Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

TITAS® FOOTWEAR

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جو مسلمان فوت ہوتا ہے، اور اسکے جنازے پر
ایسے چالیس آدمی (نماز کیلئے) کھڑے ہوتے ہیں
جو اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے
تو اللہ اسکے بارے میں انکی سفارش قبول کرتا ہے
صحیح مسلم حدیث نمبر: 2199

Pages-08 ● 231:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Saturday, 29th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ بمطابق ۱۵ ربیع الاول ● ۲۰۲۶ء ● سنیچر ۲۹/اگست ● کلکتہ

نیپال بحران: مردہ خانوں میں نہیں بچی جگہ، لاشوں کی شناخت بھی مشکل، اب تک 600 لاشیں برآمد، 93 ہزار افراد مدد کے منتظر

کٹھمنڈو، 28/اگست: نیپال میں سیلاب کے بعد صورت حال بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے۔ اب تک 600 اموات کی تصدیق ہوچکی ہے۔ حالانکہ غیر مصدقہ خبروں میں بتایا جارہا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد ہزاروں میں پہنچ چکی ہے۔ تشویش ناک حالات کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مسلسل ملبوں سے لاشیں نکلنے کے سبب نیپال کے مردہ خانوں میں جگہ نہیں بچی ہے۔ نئی برآمد لاشوں کو محفوظ رکھنے کے لیے الگ سے انتظامات کیے جارہے ہیں۔ ان حالات میں لوگوں کو اہل خانہ کی لاشوں کی شناخت کرنے میں بھی دشواری پیش آرہی ہے۔ بھوٹے کوشی سیلاب میں بہہ جانے والے لوگوں کی لاشیں دریا کے بہاؤ کی سمت کافی دور مل رہی ہیں، جس سے حکام کے سامنے انہیں رکھنے اور ان کی شناخت کرنے کا چیلنج بڑھ گیا ہے۔ رسوا اور نواکوٹ سے بہہ کر آنے والی لاشیں نواکوٹ کے ساتھ ساتھ چتوان، تنہوں، نول پراسی اور دیگر علاقوں میں بھی ملی ہیں۔

نواکوٹ، دھادینگ اور نول پراسی کے مردہ خانوں میں جگہ کم پڑنے کے باعث کچھ لاشوں کو پڑوسی اضلاع میں بھیجا گیا ہے۔ چتوان میں بھی برآمد کی گئی لاشوں کی تعداد اسپتال کی گنجائش سے زیادہ ہوگئی ہے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حکام ایک عارضی سہولت مرکز بنارہے ہیں۔ پوکھرا کے اسپتالوں نے بھی بتایا ہے کہ کئی اضلاع سے لاشیں آنے کے بعد ان کے مردہ خانے بھر رہے ہیں۔ چتوان میں برآمد کی گئی لاشوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو سنبھالنے میں اسپتالوں کو ہورہی پریشانی کے بعد حکام بھرت پور میں لاشیں رکھنے کے لیے ایک عارضی مرکز تیار کررہے ہیں۔

بتایا جارہا ہے کہ بھرت پور میٹروپولیٹن سٹی-10 میں ودیوت روڈ پر واقع 'انڈسٹریل انٹرپرائز ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ' کی ایک خالی پڑی عمارت کو لاشیں رکھنے کے مقصد سے عارضی سہولت مرکز میں تبدیل کیا جائے گا۔ جمعرات کو چتوان کے چیف ڈسٹرکٹ افسر گنیش آریال کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں اس مرکز کو شروع کرنے کا فیصلہ لیا گیا۔ جمعرات کی صبح 30:9 بجے تک تریشولی اور نارائنی ندیوں کے چتوان والے حصے میں فشلنگ سے لے کر گولا گھاٹ تک 137 لاشیں برآمد کی جاچکی تھیں۔ لاشوں کی برآمدگی جمعہ کے روز بھی جاری ہے۔ آریال نے بتایا کہ چتوان کے اسپتالوں کے مردہ خانوں میں ایک ساتھ

(باقی صفحہ 5 پر)

نیپال نے ''ہند-چین'' کی امداد کو خارج کردیا
600 لوگوں کی ہلاکت پر غیر ملکی امداد پر اعتراض

کاٹھمنڈو، 28/اگست: نیپال میں قدرتی سیلاب سے اب تک 600/لوگ ہلاک ہوچکے ہیں۔ ہزاروں سے زیادہ لاپتہ ہیں۔ خوفناک قدرتی آفات سے تبت کا سرحدی علاقہ نیپال تو برباد ی کے باوجود گرراجی بالندر حکومت کسی مدد کی روادار نہ ہورہی ہے۔ صاف لفظوں میں بتادیا گیا ہے کہ خوفناک ہڑپا سیلاب سے اگر

(باقی صفحہ 5 پر)

"میرے 14,100 کروڑ روپے پہلے ہی برآمد کیے جاچکے ہیں—" مالیا نے بھی سبھاش چندر کے راستے پر چلتے ہوئے قرض کی معافی مانگی!

28/اگست: زی گروپ کے سابق سربراہ اور راجیہ سبھا کے سابق رکن پارلیمنٹ سبھاش چندرا کو قرض کے ڈیفالٹ کیس میں اہم راحت ملی ہے۔ کیا وجے مالیا بھی اسی طرح کی راحت کی امید کررہے ہیں؟ جس طرح سے مفرور قرض نادہندہ نے اس خبر کو کھوج لگایا— کہ سبھاش چندر کی مختلف کمپنیوں میں؟ 22,000 کروڑ کے قرضے صرف 6.5 کروڑ کے عوض معاف کیے گئے— اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایسا ہے۔ مالیا نے طنزیہ لہجے میں سبھاش چندر کو- جسے وہ "دوست" کہتے تھے-کو "مبارکباد" پیش کی۔ ساتھ ہی پوچھا کہ میرا جرم کیا ہے؟

وجے مالیا نے لکھا، "اگر یہ خبر سچ ہے، تو میرے دوست سبھاش کو میری مبارکباد۔ اس دوران، بینکوں اور حکومت نے پہلے ہی تسلیم کرلیا ہے کہ میرے

(باقی صفحہ 5 پر)

''اگر میں چاہوں تو ایک پوری لائبریری بناسکتی ہوں''
ممتا اسمبلی کی کتابوں کو چوری کرنے کے الزامات پر چراغ پا

کولکاتا: 28 اگست (عوامی نیوز سروس) قانون ساز اسمبلی کی لائبریری سے تعلق رکھنے والے رابندر ناتھ ٹیگور کی انیس کتابیں مبینہ طور پر سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی تحویل میں ہیں۔ الزام ہے کہ انہوں نے آخری تاریخ گزرنے کے باوجود کتابیں واپس نہیں کیں۔ اگرچہ واضح طور پر نہیں کہا گیا ہے، لیکن یہ الزام مؤثر طریقے سے ممتا بنرجی کے خلاف چوری کے الزام کے برابر ہے۔ ممتا نے آج اس

(باقی صفحہ 5 پر)

''ہم نیتن یاہو کو جہنم میں بھیج دیں گے''
ایران کی پابندیوں پر امریکی حملے کی دھمکی

تہران، 28 اگست: ہتھیاروں کی دوڑ میں غالب آنے سے قاصر، امریکہ ایران کو مالی طور پر معذور کرنے کے لیے پرعزم ہے، اس اقدام کو اسرائیل کی حمایت حاصل ہے۔ ان پیش رفت کے درمیان ایران نے امریکہ اور اسرائیل دونوں کو سخت وارننگ جاری کی ہے۔ ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری میجر جنرل محسن رضائی نے خبردار کیا کہ امریکہ کی طرف سے ناکہ بندی ایک تباہ کن جنگ کو جنم دے گی، ایران مشرق وسطیٰ میں تمام امریکی اڈوں پر حملے شروع کردے گا۔ مزید برآں، رضائی نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کو جہنم میں بھیجنے کی دھمکی دی۔

ایران کے سرکاری میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے رضائی نے کہا کہ

(باقی صفحہ 5 پر)

'شہباز حکومت عمران خان کو جان سے مارنے کی کوشش کررہی'، عمران کے بیٹوں کا سنگین الزام
انگلینڈ-پاکستان میچ کے درمیان عمران خان کے بیٹوں کا انٹرویو نشر، ناراض پاکستان کرکٹ بورڈ نے میچ سے ہٹنے کی دی دھمکی

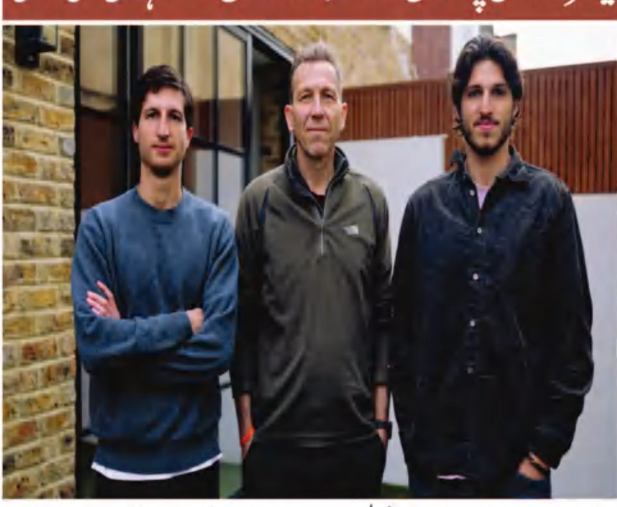

کراچی، 28/اگست: پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور سابق کرکٹ کپتان عمران خان کے بیٹوں قاسم اور سلیمان خان نے پاکستان حکومت پر ایک انتہائی سنگین الزام عائد کیا ہے۔ دونوں نے دعویٰ کیا ہے کہ حکومت جیل میں بند ان کے والد کو مارنے کی کوشش کررہی ہے۔ 'دی ٹیلی گراف' کی رپورٹ کے مطابق عمران خان کے بیٹوں نے اپنے والد کی سلامتی اور جیل میں ان کے ساتھ کیے جانے والے سلوک کو لے کر تشویش ظاہر کی ہے۔ ان کا الزام ہے کہ پاکستان کی شہباز حکومت ان کے والد کے ساتھ مسلسل ایسا رویہ اختیار کررہی ہے، جس سے ان کی جان کو خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ دراصل 73 سالہ عمران خان 3 سال سے جیل میں ہیں۔ اگست 2022 میں وزیر اعظم کے عہدے سے ہٹائے جانے کے بعد ان کے خلاف کئی قانونی مقدمات سامنے آئے۔ اس کے بعد سے وہ مختلف مقدمات میں جیل میں رہے ہیں۔ عمران خان کے بیٹے قاسم اور سلیمان، ان کی سابق اہلیہ جمائما گولڈ اسمتھ کے بیٹے ہیں۔ دونوں طویل عرصہ سے

(باقی صفحہ 5 پر)

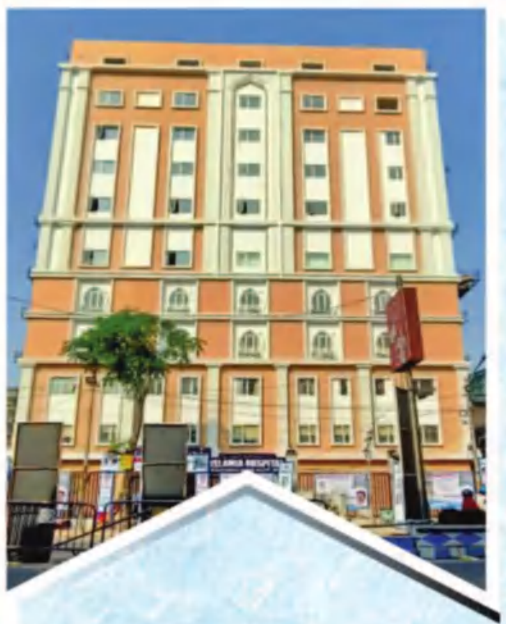

IH
ISLAMIA HOSPITAL
اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سُپر اسپیشلیٹی اسپتال
73۔ چترنجن ایونیو، کولکاتا۔ 700012

A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)

DEPARTMENT AVAILABE
- GENERAL MEDICINE
- CHEST MEDICINE
- DIABETIC
- DIABETIC FOOT CARE
- CARDIOLOGY
- SURGERY (GENERAL & LAP)
- GASTROENTEROLOGY
- NURSERY
- ORTHOPAEDIC
- UROLOGY
- GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
- NEUROLOGY & NEUROSURGERY
- NEPHROLOGY
- CANCER SURGERY
- CANCER MEDICINE
- PAEDIATRICS
- DENTISTRY
- OPHTHALMOLOGY
- ENT
- DERMATOLOGY
- PLASTIC SURGERY

PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)

- PATHOLOGY
- DIALYSIS
- CT SCAN
- X-RAY
- ECG
- ECHOCARDIOGRAPHY
- ENDOSCOPY
- PHYSIOTHERAPY
- ULTRASONOGRAPHY WITH
- COLOUR DOPPLER

24x7 EMERGENCY SERVICE

FIRHAD HAKIM
President
AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary
Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

حَیَّ عَلَی الصَّلاۃ
الصَّلاۃُ خَیرٌ مِنَ النَّوم
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
29 / اگست 2026

فجر	3 بج کر 55 منٹ
طلوعِ آفتاب	5 بج کر 18 منٹ
ظہر	11 بج کر 38 منٹ
عصر	4 بج کر 08 منٹ
مغرب	6 بج کر 02 منٹ
عشاء	7 بج کر 14 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

شبھیندو ادھیکاری ''سماجی ہم آہنگی، اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دینے کیلئے 'راکھی اتسو' میں شریک ہوئے''

کولکاتا: 28 اگست (عوامی نیوز سروس) راکھی بندھن اتسو کے موقع پر آج صبح سے ہی کئی پروگراموں میں حصہ لیتے ہوئے سوبیندو ادھیکاری نے سب سے پہلے اپنے ہی اسمبلی حلقہ بھوانی پور کا دورہ کیا جہاں انہوں نے ایک اجتماع میں حصہ لیا اور یہاں تک کہ کچھ لوگوں کے ساتھ کرتل (ڈھول) بھی بجایا۔ بعد میں، انہوں نے ایک اور راکھی اتسو میں شرکت کی، جس کا اہتمام ریاست کے کھیل اور نوجوانوں کے امور کے محکمے نے نذر منچہ میں کیا تھا۔

اس موقع پر بات کرتے ہوئے شبھیندو ادھیکاری نے زور دیا کہ راکھی کا تہوار مذہبی حدود سے بالاتر ہو کر ''سماجی ہم آہنگی، اتحاد، بھائی چارے اور قوم پرستی'' کو فروغ دینے کے لیے منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے 25 لاکھ سے زیادہ راکھیوں کو متحرک کیا ہے اور اس کا مقصد ریاست کی تمام میونسپلٹیوں، گرام پنچایتوں اور بلاکوں میں ایک کروڑ سے زیادہ شہریوں کو شامل کرنا ہے۔ مرکزی اسٹیج سے، انہوں نے شہر بھر میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا پیغام پھیلانے کے لیے کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام ایک خصوصی موبائل راکھی ٹیبلو کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔

اپنے حلقہ انتخاب میں خطاب کرتے ہوئے شبھیندو ادھیکاری نے کہا کہ ''جب میں کولکاتا کی سڑکوں پر 'آزادی، آزادی' کے نعروں کو سنتا ہوں تو دکھ ہوتا ہے۔ کس چیز سے آزادی، بھائی؟ ہمیں اپنے آزادی پسندوں کی قربانیوں، نیتا جی کی جدوجہد اور منگنی ہزارا کی شہادت کو یاد رکھنا چاہیے۔ ہندوستان نے 1947 میں آزادی واپس حاصل کی تھی۔''

اس کے بعد انہوں نے واضح طور پر جادب پور یونیورسٹی کا نام لیا اور ریمارکس دیئے کہ ''یہ یونیورسٹی ایک سنٹر آف ایکسیلنس ہے، پھر بھی کیا آپ اس کی دیواروں پر کشمیر کی آزادی کا مطالبہ لکھیں گے؟ یہ بہت بدقسمتی کی بات ہے کہ یہ وہی کشمیر ہے جس پر ہم نے پاکستان کے ساتھ اتنی جنگیں لڑی ہیں؟ یہ تکلیف دہ ہے، آپ نے بھی کشن جی کو سرخ سلام لکھ کر فاؤنڈیشن کی نئی نسل کو کیا سکھا رہے ہیں؟'' زور دیا۔

مقتول ماؤسٹ لیڈر کشن جی کے حوالے سے وضاحت کرتے ہوئے شبھیندو ادھیکاری نے کہا کہ ''کشن جی کہتے تھے، انتخابات کا بائیکاٹ کرو، ووٹ نہ دو!، آئین کو جلا دو۔ ہندوستان کو گومتی سے گوداوری تک تقسیم کرو'، اور اس پر سخت تنقید کی۔

انہوں نے قومی گیت وندے ماترم کے مکمل ورژن گانے پر اٹھائے گئے اعتراضات پر بھی سوال اٹھایا۔ ''وندے ماترم کسی سیاسی رہنما نے نہیں لکھا تھا، اسے ادبی دیو بنکم چندر چٹوپادھیائے نے لکھا تھا۔ اس میں اعتراض کرنے کی کیا بات ہے؟'' اس تناظر میں، انہوں نے 'کوڑا کرکٹ' صاف کرنے کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے بیرون ملک اپنے دشمنوں کے سامنے اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ ''تاہم، ہمیں یہ عہد بھی کرنا چاہیے کہ دھیرے دھیرے صاف کردیں گے۔ جیسا کہ گھر کے کچرے کو صاف کرنا ہے، جو ملک کے اندر حب الوطنی، قوم پرستی، وندے ماترم، اور جنا گنا منا ادھینایکا پر حملہ کرتے ہیں۔''

شبھیندو ادھیکاری نے ملک کے نوجوانوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنی خاندانی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ملک کو مضبوط بنانے میں اپنا حصہ ڈالیں۔ اسرائیل کی مثال دیتے ہوئے، انہوں نے ریمارکس دیے، ''اسرائیل میں، ہر ایک کو بنیادی فوجی تربیت سے گزرنا پڑتا ہے۔

ہندوستان ایک لبرل جمہوری ملک ہے، اور مجھے امید ہے کہ ایسا ہی رہے گا۔''

اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے مستقبل قریب میں ہر کالج اور اسکول میں این سی سی کی تربیت کو لازمی بنانے کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ریاست میں 'جے ہند باہنی' کے حق میں این سی سی کی تربیت پہلے ہی بند کردی گئی تھی، اس اقدام کو وہ غلط سمجھتے تھے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ این سی سی کیڈٹس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔

اتفاق سے، شبھیندو ادھیکاری نے راکھی بندھن کی تقریبات کا آغاز اپنی رہائش گاہ سے کیا جہاں بیدھا نگر پولیس کمشنریٹ کے ڈی سی (نیوٹاؤن) ایشوریہ ساگر نے انہیں راکھی باندھی۔ ان کے ساتھ باگوئیٹی آئی سی سنجے گھوش اور کئی لیڈی پولیس اہلکار بھی تھیں۔ اس کی کلائی پر راکھی بندھی۔ اس کے فوراً بعد چنگری گھاٹہ کراسنگ پر اسے کچھ اور خواتین نے بھی راکھی باندھ دی۔ شہر کے مختلف حصوں بشمول بھابانی پور میں اپنے انتخابی حلقہ اور نذرل منچ میں کئی دیگر پروگراموں میں حصہ لینے کے بعد، وزیر اعلیٰ نے ایک اجتماعی راکھی اتاو میں پارک لیا، جس میں 10,000 سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی۔ یہ پہلا موقع ہے جب مغربی بنگال حکومت سرکاری طور پر راکھی بندھن اتسو کو ریاستی تہوار کے طور پر منا رہی ہے۔ یہ اقدام 4,000 عوامی مقامات پر پھیلا ہوا ہے جس کا ریاستی بجٹ نو کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔

ٹی ایم سی پی کے یومِ تاسیس پر ممتا کا بی جے پی پر حملہ
ہاکروں کے روزگار اور پولیس کارروائی پر اٹھائے سوال

کولکاتا: 28 اگست (نور عالم) ترنمول کانگریس کے طلبہ ونگ ترنمول چھاترا پریشد (TMCP) کے یوم تاسیس کے موقع پر کولکاتا میں منعقدہ پروگرام سیاسی طور پر خاصا اہم رہا، جہاں پارٹی سپریمو ممتا بنرجی اور پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے بی جے پی حکومت اور انتظامیہ کے خلاف سخت لہجہ اختیار کیا۔ رکشا بندھن کے موقع پر منعقدہ اس پروگرام میں ممتا بنرجی نے ہاکروں، پولیس کارروائی، اسمبلی لائبریری کی کتابوں اور پارک اسٹریٹ کے معاملے سمیت کئی موضوعات پر اپنا موقف پیش کیا۔ ممتا بنرجی نے ایویکشن ڈرائیو کے دوران مبینہ طور پر روزگار سے محروم ہونے والے 10 ہاکروں کو اسٹیج پر مدعو کیا اور ان کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا۔ پروگرام میں TMCP کارکنوں نے ہاکروں کی کلائی پر راکھی باندھی اور انہیں مالی مدد بھی فراہم کی۔ ممتا بنرجی نے کہا کہ روزگار کے لیے جدوجہد کرنے والے لوگوں کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ممتا بنرجی نے گزشتہ روز کیمک اسٹریٹ میں واقع پارٹی دفتر سے متعلق پولیس کارروائی پر بھی سوال اٹھائے اور اسے غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ریاستی پولیس کی مبینہ زیادتیوں کے خلاف پارٹی عدالت کا رخ کرے گی۔ رکشا بندھن کے موقع پر انہوں نے کہا کہ وہ ریاست بھر میں پولیس کی مبینہ زیادتیوں کے خلاف قانونی راستہ اختیار کرنے کا عزم کرتی ہیں۔ اسمبلی لائبریری کی کتابوں کے معاملے پر بھی ممتا بنرجی نے بی جے پی کے الزامات کو مسترد کیا۔ حالیہ دنوں اسمبلی لائبریری سے لی گئی کتابوں کو واپس نہ کرنے کے معاملے پر سیاسی تنازع پیدا ہوا تھا۔ ممتا بنرجی کا کہنا تھا کہ کتابیں ان کے گھر پر نہیں بلکہ چیف منسٹر کے چیمبر میں موجود ہیں۔ پارک اسٹریٹ میں ایک خاتون کے ساتھ پیش آئے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے ممتا بنرجی نے انتظامیہ کی کارروائی پر بھی اعتراض کیا اور حکومت سے خواتین کے وقار اور حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا۔ دوسری جانب ابھیشیک بنرجی نے اپنے خطاب میں بی جے پی کو سخت سیاسی پیغام دیتے ہوئے کہا، ''جب تک میں مرا نہیں، تب تک میں ہارا نہیں۔ لڑائی تو ہوگی۔'' انہوں نے مرکزی ایجنسیوں کے ممکنہ استعمال کے حوالے سے بھی بی جے پی کو چیلنج کیا اور کارکنوں سے سیاسی جدوجہد جاری رکھنے کی اپیل کی۔ پروگرام میں ترنمول کانگریس کے رکنِ پارلیمنٹ کلیان بنرجی نے بھی بی جے پی اور منحرف ارکانِ پارلیمنٹ کے معاملے پر سخت موقف اختیار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ پارٹی ان 20 منحرف ارکانِ پارلیمنٹ کی نااہلی کے لیے قانونی اور آئینی راستہ اختیار کرے گی اور ان نشستوں پر ایک سال کے اندر دوبارہ انتخابات کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ قابلِ ذکر ہے کہ 20 باغی TMC ارکانِ پارلیمنٹ کے خلاف نااہلی کی درخواست کے معاملے میں لوک سبھا سکریٹریٹ نے حال ہی میں نوٹس جاری کر کے ان سے سات دن کے اندر جواب طلب کیا ہے۔

یہ پیش رفت سپریم کورٹ میں ابھیشیک بنرجی کی جانب سے کارروائی میں تیزی لانے کی درخواست کے بعد سامنے آئی۔ اس بار TMCP کا یوم تاسیس ایک اور وجہ سے بھی اہم رہا۔ تنظیم کے دو دھڑوں نے الگ الگ پروگرام منعقد کیے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے دونوں گروپوں کو 28 اگست کو علیحدہ مقامات پر پروگرام کرنے کی اجازت دی تھی، جبکہ روایتی میو روڈ پر کسی بھی گروپ کو پروگرام کی اجازت نہیں دی گئی۔ ممتا بنرجی سے وابستہ گروپ کا پروگرام کیتھیڈرل روڈ پر منعقد ہوا، جبکہ دوسرے گروپ کو رانی رشمنی روڈ پر پروگرام کی اجازت دی گئی۔ یوں TMCP کے یوم تاسیس کا یہ پروگرام محض طلبہ تنظیم کی سالانہ تقریب تک محدود نہیں رہا، بلکہ ہاکروں کے روزگار، پولیس کارروائی، سیاسی کشیدگی، باغی ارکانِ پارلیمنٹ اور ریاستی سیاست کے مستقبل پر ترنمول کانگریس کی حکمتِ عملی اور جارحانہ سیاسی تیور کا پلیٹ فارم بھی بن گیا۔

اعتماد کے بندھن میں بندھا لال بازار، کولکاتا پولیس نے منایا رکشا بندھن اتسو

کولکاتا: 28 اگست (عوامی نیوز سروس) لال بازار پولس ہیڈ کوارٹر میں آج محبت، اعتماد اور باہمی اتحاد کی خوبصورت مثال اس وقت دیکھنے کو ملی، جب کولکاتا پولیس کے کمیونٹی پولیسنگ ونگ کی جانب سے خصوصی رکشا بندھن اتسو کا انعقاد کیا گیا۔

تقریب میں پرانام کے 50 اراکین اور نباد یشا و برہما کماریز کے 110 بچوں نے شرکت کی۔ بچوں اور دیگر شرکاء نے کولکاتا پولیس کے اہلکاروں کی کلائی پر راکھی باندھ کر رکشا بندھن کی روایت کو پولیس اور عوام کے درمیان اعتماد، محبت اور مضبوط رشتے کے اظہار میں تبدیل کر دیا۔

اس موقع پر کولکاتا پولیس کے کمشنر اجے نند، آئی پی ایس سمیت پولیس کے کئی سینئر افسران بھی موجود رہے اور انہوں نے تقریب کی خوشی اور گرمجوشی میں شرکت کی۔

یہ تقریب اس پیغام کا مظہر رہی کہ پولیس اور عوام کا رشتہ صرف فرائض اور ذمہ داریوں تک محدود نہیں، بلکہ باہمی اعتماد اور تعاون سے بھی مضبوط ہوتا ہے۔ ڈیوٹی سے آگے، رکاوٹوں سے پرے، اعتماد کی بنیاد پر قائم ایک مضبوط رشتہ۔

سڑکوں کی خستہ حالی پر ہوڑہ میں ترنمول کانگریس کی رکن اسمبلی کے خلاف لگا پوسٹر ''پریا پال آپ کہاں ہیں؟''

ہوڑہ: 28 اگست (محمد شبیب عالم) سڑکوں کی خستہ حالی کو لے کر ہوڑہ کے سنکرائل اسمبلی حلقے کی ترنمول کانگریس کی رکن اسمبلی پریا پال کے خلاف پوسٹر لگائے جانے سے علاقے میں سیاسی ہلچل مچ گئی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ دھولا گوری علاقے کے مختلف مقامات پر یہ پوسٹر دیکھے گئے ہیں جن پر بڑے بڑے حروف میں لکھا ہے ''سنکرائل کی سڑکوں کی خستہ حالی، پریا پال آپ کہاں ہیں؟''

تاہم، یہ پوسٹر کس نے لگائے ہیں اس بارے میں ابھی تک کوئی واضح معلومات سامنے نہیں آئی ہے۔ مقامی لوگوں کے ایک طبقے کا الزام ہے کہ دھولا گوری صنعتی علاقے اور اس سے متصل وسیع علاقوں میں کئی سڑکوں کی حالت کافی عرصے سے خراب ہے۔ سڑکوں پر بڑے بڑے گڑھوں کے باعث گاڑیوں کی آمد و رفت میں مشکلات کے ساتھ ساتھ دھول، کیچڑ اور برسات کے موسم میں پانی جمع ہونے جیسے مسائل سے بھی عام لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

سڑکوں اور نکاسی آب کے نظام کو لے کر ماضی میں بھی مختلف اوقات میں شکایات سامنے آتی رہی ہیں۔ اسمبلی انتخابات سے قبل جنوبی سنکرائل، کانڈوا، ماسیلا، آندول سمیت مختلف علاقوں میں ترقیاتی کاموں اور سڑکوں کی صورتحال کو لے کر اپوزیشن جماعتوں کو بھی آواز اٹھاتے دیکھا گیا تھا۔ ایسے ماحول میں دھولا گوری میں رکنِ اسمبلی کے خلاف پوسٹر سامنے آنے کے بعد ایک بار پھر سیاسی بحث شروع ہو گئی ہے۔

اگرچہ ابھی تک اس بات کی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ ان پوسٹروں کے پیچھے کسی سیاسی جماعت کا ہاتھ ہے یا نہیں۔ پوسٹر کو لیکر جب ان سے بات کی گئی تو رکن اسمبلی پریا پال نے کہا ''میں کہیں نہیں گئی ہوں۔ میں علاقے میں ہی موجود ہوں اور عوام کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتے ہوئے روزانہ خدمات انجام دے رہی ہوں۔ میں کام کر رہی ہوں۔''

انہوں نے دعویٰ کیا کہ کئی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے ضروری فنڈ ابھی تک مختص نہیں کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق رقم مختص ہوتے ہی ضرورت کے مطابق سڑکوں کا کام شروع کیا جائے گا۔

واضح رہے کہ رکن اسمبلی کے خلاف کھلے عام پوسٹر لگائے جانے کے بعد معاملہ سیاسی طور پر بھی موضوعِ بحث بن گیا ہے۔ پوسٹر کس نے لگائے اور اس کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد کارفرما ہے یا نہیں، اس کو لے کر علاقے میں مختلف قیاس آرائیاں جاری ہیں۔

دھنیا کھالی میں ایک ہی خاندان کے تین افراد کی خودکشی، چار افراد حراست میں
خودکشی سے قبل لکھے گئے نوٹ میں چار افراد کے نام درج ہونے کا دعویٰ، تین مکان مالک کے اہلِ خانہ

ہگلی: 28 اگست (محمد شبیب عالم) ہگلی ضلع کے دھنیہ کھالی تھانہ علاقے میں ایک افسوسناک واقعے میں ایک ہی خاندان کے تین افراد نے مبینہ طور پر پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ واقعے کے بعد پولیس نے جائے وقوعہ سے مبینہ خودکشی نوٹ برآمد کیا ہے، جس میں چار افراد کے نام درج ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ پولیس نے چاروں افراد کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔

پولیس ذرائع کے مطابق جمعہ کی صبح تقریباً ساڑھے دس بجے دھنیا کھالی تھانہ پولیس کو اطلاع ملی کہ سومیس پور دولے پاڑہ گاؤں میں رہنے والے ایک خاندان کے تین افراد گھر کے اندر موجود ہیں، لیکن کسی کی جانب سے کوئی جواب نہیں دیا جا رہا ہے اور مکان اندر سے بند ہے۔ اطلاع ملنے کے بعد دھنیا کھالی تھانے کی پولیس ٹیم موقع پر پہنچی۔ پولیس نے گھر کا تالا توڑ کر اندر داخل ہو کر دیکھا کہ ایک کمرے میں تین افراد پھانسی کے پھندے سے لٹکے ہوئے ہیں۔ پولیس کے مطابق تینوں کی شناخت اتم جین (52)، ان کی اہلیہ روپا جین (45) اور بیٹی انکیتا جین (17) کے طور پر ہوئی ہے۔

پولیس کے مطابق یہ خاندان اصل میں دھنی روڈ، بھدوا، گھوش پاڑہ، پوسٹ آفس مولا بر تھانہ ڈانکونی، ضلع ہگلی کا رہنے والا تھا اور گزشتہ تقریباً چھ ماہ سے سومیس پور دولے پاڑہ میں ایک مکان میں کرائے پر رہ رہا تھا۔ واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس نے لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لئے دھنیا کھالی رورل اسپتال بھیج دیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جائے وقوعہ سے مبینہ خودکشی نوٹ بھی برآمد ہوا ہے، جس میں چار افراد کے نام درج ہیں۔ ان چاروں کو حراست میں لے کر معاملے کی چھان بین اور پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

حراست میں لئے گئے افراد میں سے تین افراد مکان مالک کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی شناخت مدھومیتا سنگھورائے (32)، ان کے شوہر جے سنگھورائے (36) اور مدھومیتا کی والدہ اندرانی سنگھورائے (50) کے طور پر ہوئی ہے۔ چوتھے شخص کی شناخت رابن مرمو (65) کے طور پر ہوئی ہے، جو سومیس پور دولے پاڑہ کا رہنے والا بتایا گیا ہے۔

ابتدائی معلومات کے مطابق رابن مرمو کے سونے کے زیورات مبینہ طور پر چوری ہونے کی بات بھی سامنے آئی ہے، جس کے سلسلے میں پولیس تمام پہلوؤں کی جانچ کر رہی ہے۔ ایک ہی خاندان کے تین افراد کی موت سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ پولیس نے واقعے کی مکمل تفتیش شروع کر دی ہے اور خودکشی کے اصل اسباب اور مبینہ خودکشی نوٹ میں درج ناموں کے حوالے سے تمام پہلوؤں کی جانچ کی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق تحقیقات کی بنیاد پر قانون کے مطابق ضروری کارروائی کی جائے گی۔

پوربی ریلوے

ای-ٹنڈر اعداد 208_27-2026، 209_27-2026 اور 210_27-2026، بتاریخ: 27.07.2026 مندرجہ ذیل ای-ٹنڈر آن لائن سے مطلوب ہے بذریعہ سینئر ڈویژنل انجینئر / 2، پوربی ریلوے، ہوڑہ، نیو ڈی آر ایم بلڈنگ، نزد ریلوے میوزیم، ہوڑہ-711101 سے تجربہ کار ٹنڈر گزاروں سے جن کو کام کی اچھی صلاحیت کے ساتھ ان کے پاس مالی گنجائش بھی ہو۔ بشمول ان کے رجسٹرڈ ہوں آپاشی/سی پی ڈبلیو/ایس ای بی/ایم ای ایس یا کسی بھی پبلک سیکٹر سے مندرجہ ذیل کام کے ماتحت، **سینئر ڈین/2/ہوڑہ، سلسلہ نمبر-1: ای ٹنڈر نمبر 208_27-2026، کام کی تفصیلات:** آغاز فولنگ مارکس، غلاظت اخراج، سڑکیں، نالیوں کی ترقیاتی کام بھٹہ نگر، جنائی روڈ، ڈانکونی (پسنجر لائن) میں ماتحت حلقہ برائے اے ای این / ڈانکونی زیر تحت سینئر ڈین / 2 ہوڑہ کے، **تخمینہ لاگت:** 3,64,97,656.29 روپے، **زر بیعانہ:** 7,30,000.00 روپے، **ٹنڈر فارم کی لاگت:** صفر، **پورا ہونے کی مدت:** 12 مہینے، **سلسلہ نمبر-2: ای-ٹنڈر نمبر: 209_27-2026، کام کی تفصیلات:** آغاز فولنگ مارک، گندگی اخراج، سڑکیں، نالیوں کے کاموں کی بہتری ڈانکونی (پسنجر لائنز) میں ماتحت حلقہ برائے اے ای این / ڈانکونی میں زیر تحت سینئر ڈین/2/ہوڑہ، **تخمینہ لاگت:** 9,94,77,765.43 روپے، **زر بیعانہ:** 19,89,600.00 روپے، **ٹنڈر فارم کی لاگت:** صفر، **پورا ہونے کی مدت:** 12 مہینے، **سلسلہ نمبر-3: ای-ٹنڈر نمبر: 210_27-2026، کام کی تفصیلات:** آغاز معذوروں کے لئے سہولیات کے 20 عدد اسٹیشنوں میں اہلیت کے تحت اور مقررہ اصولیات کے زیر تحت اے ای این/ ڈانکونی میں ماتحت حلقہ برائے سینئر ڈین 2 / ہوڑہ کے، **تخمینہ لاگت:** 1,91,34,023.05 روپے، **زر بیعانہ:** 3,82,700.00 روپے، **ٹنڈر فارم کی لاگت:** صفر، **پورا ہونے کی مدت:** 12 مہینے کا، اگر ٹنڈر نوٹس طلبی کے لئے مذکورہ بند کی تاریخ و وقت میں کوئی چھٹی/بند/ اسٹرائیک ہو جائے کسی وجہ سے تو ایسی حالت میں آن لائن سے ٹنڈر بند کی تاریخ میں کوئی بھی تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ ہی آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ سے بھی اس کی اجازت ہوگی تو ایسے میں آن لائن سے ٹنڈر کھلے گا دوسرے دن کام کے اوقات میں، **ٹنڈر بند کی تاریخ و وقت:** 17.09.2026 کو 14.00 بجے، ٹنڈر کی تفصیلات ویب سائٹ پر دستیاب ہوگی: www.ireps.gov.in، ٹنڈر گزاروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی پیشکش کو آن لائن سے ہی ڈالیں مذکورہ ویب سائٹ کے ذریعہ، دستی پیشکش قبول نہیں کی جائے گی۔

HWH-310/2026-27

ٹنڈر نوٹس دستیاب ہے ویب سائٹ پر بھی:
www.er.indianrailways.gov.in/www.ireps.gov.in

Follow us at : @EasternRailway
@easternrailwayheadquarter

مسلم انسٹی ٹیوٹ میں کوچنگ کا آغاز

کولکاتا: 28 اگست (پریس ریلیز) مسلم انسٹی ٹیوٹ میں مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لئے کوچنگ اور بنگلہ و انگریزی زبانوں کے کلاسز کیلئے 27 اگست کی شام ایک افتتاحی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ مسلم انسٹی ٹیوٹ کے اعزازی جنرل سیکرٹری ڈاکٹر نعیم انیس، ایجوکیشن سیکرٹری محمد شمس الصالحین اور کوچنگ کے ٹیچر ثاقب حق نے کوچنگ کے تعلق سے تفصیلی گفتگو کی۔ لٹریری سیکرٹری ڈاکٹر جاوید اختر نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔ مجلس انتظامیہ کے ممبران شمیم عالم صدیقی اور ڈیبیٹ سکریٹری ساجد پرویز بھی تقریب میں موجود رہے۔

عید میلاد النبی کے موقع پر جلوس میں دیکھے جاسکتے ہیں عفان علی۔ محمد ثاقب۔۔ فیصل افرین۔ محمد شمیم و دیگر

عید میلاد النبی ﷺ کے پرنور ولادت باسعادت کے موقع پر فیروز آباد میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ کل ہند تحریک خاکساران حق اور فیروز آباد کے پولس والوں نے مل کر جلوس محمدی ﷺ نکالا گیا۔ تصویر میں کل ہند تحریک خاکساران حق کے مرکزی سالار خاکسار محمد حنیف اور رضا کار کے فیروز آباد کے پولس والے دیکھے جاسکتے ہیں۔

وقت کب کسکو بادشاہ بنا دے اور کب کسکو زمیں بوس کر دے کچھ پتہ نہیں، کیونکہ جس طرح بنگال اور کولکاتا و ان سے جڑے ہوئے علاقوں کے وارڈ میں بی جے پی اپنی پکڑ مضبوط کرتی نظر آ رہی ہے، جس سے یہ اندازہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے کہ آگے اور بھی بہت کچھ نظر آنے والا ہے، بہرحال آج بی جے پی کے نئے نویلے نوجوان لیڈر محمد فیروز کی قیادت میں راکھی بندھن کا پروگرام وارڈ نمبر 62 کے حاجی محمد محسن اسکوائر (عرفات ہوٹل) کے موڑ پر کیا گیا جس میں بی جے پی کے کئی لیڈران و کارکنان کی شرکت میں خواتین نے عام لوگوں کے ہاتھوں پر راکھی کا بندھن باندھ کر دعائیں حاصل کی، ساتھ ہی وارڈ 62 کے محمد ماجد، پولو بھائی، اور دیگر مقامی نوجوان بھی ایک دوسرے کی مدد کرتے نظر آ رہے تھے۔ (رپورٹ: ابرار احمد)

جنوبی بنگال کے پانچ اضلاع میں مزید بارش کا امکان

کولکاتا، 28 / اگست: (عوامی نیوز سروس) علی پور محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ شمالی اور جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں موسلا دھار بارش ہو سکتی ہے۔ باقی اضلاع میں بھی ہلکی سے درمیانی بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ پیش گوئی کے مطابق شام کو بارش سے کئی علاقے جل تھل ہو گئے۔ واضح ہو کہ خلیج بنگال پر بننے والا کم دباؤ کا علاقہ مغرب کی جانب بڑھ گیا ہے۔ اس وقت سمندر میں کوئی نیا کم دباؤ یا طوفان نہیں ہے۔ تاہم بارش ابھی کم نہیں ہو رہی ہے۔ سوموار اور منگل کو کولکاتا، ہوڑہ، ہگلی میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ یہ سنیچر سے شمالی 24 پرگنہ، جنوبی 24 پرگنہ، پرولیا میں جاری رہے گا۔ سوموار سے بانکوڑہ، جھاڑگرام، مغربی مدنا پور، مشرقی مدنا پور اور جنوبی 24 پرگنہ میں موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 20 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں بھی چل سکتی ہیں۔ تاہم منگل کے بعد جنوبی بنگال میں کہیں بھی موسم کی وارننگ نہیں ہے۔ اس سے قبل تمام اضلاع میں کسی حد تک بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ شمالی بنگال میں کچھ مقامات پر موسلا دھار بارش جاری رہے گی۔ سنیچر سے بدھ تک جلپائی گوڑی اور علی پور دوار میں موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ سوموار کو کوچ بہار اور دارجلنگ میں اور سنیچر کو کالمپونگ میں تیز بارش ہو سکتی ہے۔ اگرچہ شمالی دیناج پور، جنوبی دیناج پور، مالدہ میں فی الحال بھاری بارش کا کوئی امکان نہیں ہے، لیکن ان اضلاع میں سنیچر سے منگل تک بارش جاری رہے گی۔

وزیراعلیٰ کا جادب پور یونیورسٹی میں بائیں بازو کے طلبہ گروپوں پر شدید تنقید

کولکاتا ، 28/اگست : (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے جمعہ کو جادب پور یونیورسٹی (جے یو) میں بائیں بازو کے طلبہ گروپوں پر شدید تنقید کی۔ انہوں نے ان فورسز کو یونیورسٹی کیمپس سے ہٹانے کا مطالبہ کیا جو کشمیر آزادی مانگتا ہے جیسے نعرے لگاتے ہیں یا مقتول ماؤسٹ لیڈر کوٹیشور راؤ عرف کشن جی کی حمایت میں نعرے لکھتے ہیں، جو نومبر 2011 میں مغربی بنگال میں ایک پولس مقابلے میں مارے گئے تھے۔ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے جمعہ کی سہ پہر جنوبی کولکاتا میں اپنے حلقہ انتخاب بھوانی پور میں رکھشا بندھن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے دکھ ہوتا ہے جب کولکاتا کی سڑکوں پر آزادی کے نعرے لگتے ہیں۔ آزادی کیا ہے؟ ملک نے بہت پہلے آزادی حاصل کی تھی۔ ریڈ سلیوٹ کشن جی یونیورسٹی کی دیوار پر لکھا گیا ہے؟ یہ کشن جی کون ہیں جو ہندستان کے آئین کو نہیں مانتے تھے، ہمیں اسے اپنے گھر کے کوڑے کی طرح باہر پھینکنے کا عزم کرنا چاہیے۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ ان لوگوں سے ہوشیار رہیں جو ملک کو اندر سے کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بیرونی دشمنوں سے نمٹنے کے لیے ہمارے پاس ہندستانی فوج ہے، ہندستانی فضائیہ نے انہیں ختم بھی کر دیا ہے۔ لیکن ملک کے اندر بہت سے ایسے لوگ ہیں جو ملک کو اندر سے کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں ان سے ہوشیار رہنا چاہیے اور انہیں ختم کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ میں جے یو جاؤں گا اور ایک پروگرام میں شرکت کروں گا جہاں 10000 لوگ مل کر وندے ماترم کا مکمل ورژن گائیں گے۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ جن کے پاس وقت ہے اس تقریب میں شرکت کریں۔ اس سے پہلے جمعہ کو وزیر اعلیٰ ادھیکاری نے پولس اہلکاروں کے ساتھ رکھشا بندھن منایا۔

☆

کانگریس کا طلبہ یونین کے انتخابات اور روزگار کے مسائل پر زور

کولکاتا ، 28/اگست : (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال پردیش چھاترا پریشد کا 73 واں یوم تاسیس جمعہ 28 اگست 2026 کو کولکاتا کے تاریخی مہاجتی سدن میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں طلبہ کی جمہوریت کی بحالی، روزگار، اور بھرتی کے عمل میں شفافیت جیسے مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس تقریب میں کانگریس قائدین اور طلبہ کے نمائندوں نے ریاست کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں طویل عرصے سے زیر التوا طلبہ یونین کے انتخابات کے انعقاد کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے نوجوانوں کے لیے منصفانہ اور شفاف بھرتی کے عمل کو یقینی بنانے پر بھی زور دیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے راجیہ سبھا کے سابق رکن پارلیمنٹ اور کانگریس کے سینئر لیڈر پردیپ بھٹاچاریہ نے تعلیمی اداروں میں طلبہ یونین کے انتخابات نہ ہونے پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کالج اور یونیورسٹیاں جمہوری سرگرمیوں کے اہم مراکز ہیں اور طلبہ کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کا حق ہونا چاہیے۔ انہوں نے ریاست میں طلبہ یونین کے انتخابات جلد از جلد شروع کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس تقریب میں اساتذہ کی بھرتی سے متعلق مسائل جیسے کہ SSC اور TET پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ مقررین نے بھرتی کے عمل میں تاخیر اور مبینہ بے ضابطگیوں پر سوال اٹھایا اور اہل امیدواروں کی جلد تقرری کا مطالبہ کیا۔ کانگریس قائدین نے کہا کہ بھرتی کے عمل میں طویل تاخیر سے تعلیم یافتہ نوجوانوں میں مایوسی بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے بھرتی کے نظام کو شفاف بنانے اور اہل امیدواروں کو بروقت ملازمت فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ پروگرام نے ریاست کی حکمراں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) اور مرکزی بی جے پی حکومت پر سیاسی حملہ بھی کیا۔ کانگریس قائدین نے الزام لگایا کہ طلبہ اور نوجوانوں سے متعلق روزگار اور تعلیم کے مسائل کو مناسب ترجیح نہیں دی جا رہی ہے۔ مقررین نے بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور تعلیم کی بڑھتی ہوئی تجارتی کاری پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس طلبہ ونگ طلبہ کے مفادات سے متعلق مسائل پر آنے والے دنوں میں اپنی تحریک کو تیز کرے گی۔ یوم تاسیس کی تقریبات میں، ریاستی کانگریس قیادت نے ریاست بھر کے طلبہ کے نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ ضلعی سطح پر تنظیم کو مضبوط کریں۔ نمائندوں پر زور دیا گیا کہ وہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تشدد سے پاک اور جمہوری ماحول کو یقینی بنانے میں فعال کردار ادا کریں۔ قائدین نے طلبہ کونسل کی تنظیم کو وسعت دینے اور نوجوانوں میں اس کی سیاسی رسائی کو بڑھانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ پروگرام کا آغاز پرچم کشائی اور چراغاں سے ہوا، جس کے بعد طلبہ تحریک سے وابستہ سرکردہ قائدین کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ کانگریس کے سینئر قائدین، طلبہ کے نمائندوں اور نوجوان کارکنوں نے باری باری خطاب کیا۔ تقریب کے اختتام پر، طلبہ کونسل کے نمائندوں نے طلبہ کی جمہوریت، روزگار، اور تعلیم سے متعلق مسائل پر آنے والے دنوں میں ریاست گیر مہم شروع کرنے کا عہد کیا۔

آر جی کار عصمت دری اور قتل کیس: 3 ہفتوں میں تفتیش مکمل کی جائے: ہائی کورٹ

کولکاتا ، 28/اگست : (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے آر جی کار میڈیکل کالج اور اسپتال میں ڈیوٹی پر موجود ایک خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کے معاملے میں سی بی آئی کی جانچ کے دوسرے مرحلے کے لیے وقت کی حد مقرر کی ہے۔ جمعہ کو بند کمرے کی سماعت میں جسٹس شمپا سرکار اور تیرتھنکر گھوش کی ڈویژن بنچ نے حکم دیا کہ نئی تحقیقاتی ٹیم اگلے تین ہفتوں کے اندر مزید تفتیش مکمل کرے۔ اگلی سماعت 24 ستمبر کو ہوگی۔ سی بی آئی نے جمعہ کو عدالت کو آر جی کار کیس کی جانچ کے دوسرے مرحلے کی پیش رفت کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ متاثرہ خاندان کی جانب سے کل 54 معاملات کی تحقیقات کی درخواست کی گئی تھی۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی نے عدالت کو بتایا کہ ان میں سے اب تک 16 معاملات کی جانچ کی جا چکی ہے۔ ذرائع کے مطابق سی بی آئی کی نئی تحقیقاتی ٹیم نے جانچ کے دوسرے مرحلے میں جن مسائل کی جانچ کی وہ بھی عدالت کے سامنے پیش کیے گئے ہیں۔ واقعے کی رات آر جی کار اسپتال کے ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے والے ڈاکٹروں کے لیے کھانا لانے والے ڈیلیوری ورکر سے بھی پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ سی بی آئی نے عدالت کو بتایا کہ واقعہ کی رات متاثرہ کے ساتھ کھانا کھانے والے چار ڈاکٹروں سے بھی باز پرس کی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعے کے وقت اسپتال کے ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں موجود لوگوں کے کردار اور ان کے پاس موجود معلومات کا بھی دوبارہ جائزہ لیا جا رہا ہے۔ نئی تحقیقاتی ٹیم نے باقی تفتیش مکمل کرنے کے لیے عدالت سے مزید چار ہفتے کا وقت مانگا تھا۔ تاہم ڈویژن بنچ نے اس درخواست کو منظور نہیں کیا۔ اس کے بجائے عدالت نے تین ہفتوں کی ڈیڈ لائن مقرر کی۔ بنچ 24 ستمبر کو کیس کی دوبارہ سماعت کرے گا۔ غور طلب ہے کہ کولکاتا پولس نے ابتدائی طور پر آر جی کار میں ایک خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کی جانچ کی تھی۔ تحقیقات کی بنیاد پر سنجے رائے کو گرفتار کیا گیا۔ بعد میں کیس کی تحقیقات سی بی آئی کو سونپ دی گئی۔ مرکزی تفتیشی ایجنسی کی چارج شیٹ میں سنجے رائے کا ذکر واحد ملزم کے طور پر کیا گیا تھا۔ بعد میں سیالدہ کی عدالت میں سنجے رائے کو قصوروار ٹھہرایا گیا اور انہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ تاہم متاثرہ کے اہل خانہ شروع سے ہی تحقیقات کی رفتار پر عدم اطمینان کا اظہار کر رہے تھے۔ ان کی عرضی کی بنیاد پر کلکتہ ہائی کورٹ نے سی بی آئی کو نئے سرے سے تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ اس حکم کے بعد سی بی آئی نے ایک نئی اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی۔ اس ٹیم کی تحقیقاتی رپورٹ گزشتہ سماعت میں عدالت میں پیش کی گئی تھی۔ لیکن ڈویژن بنچ تحقیقات کی پیش رفت سے مطمئن نہیں تھا۔ عدالت نے آبزرویشن دی کہ پرانی تفتیش نئی تفتیش پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ جس کے بعد عدالت نے تفتیش کا دائرہ مزید وسیع کرنے کا حکم دیا۔ کہا گیا کہ واقعہ کی رات سے لے کر شمشان گھاٹ تک کی نئی تحقیقات کرائی جائیں۔ عدالت کے حکم کے بعد سی بی آئی کی نئی تحقیقاتی ٹیم بھی آر جی کار اسپتال گئی۔ اب ہائی کورٹ نے تحقیقات کے دوسرے مرحلے کو تیزی سے مکمل کرنے کے لیے تین ہفتوں کی ڈیڈ لائن مقرر کی ہے۔ سی بی آئی کو 24 ستمبر کو ہونے والی سماعت میں تحقیقات کی پیشرفت اور باقی مسائل پر عدالت میں رپورٹ پیش کرنی پڑ سکتی ہے۔ جس کے نتیجے میں متاثرہ خاندان اور پوری ریاست اگلی سماعت کے منتظر ہیں۔

ہائی کورٹ کا ترنمول بورڈ تنازعہ میں مداخلت سے گریز

کولکاتا، 28/اگست : (عوامی نیوز سروس) ہائی کورٹ نے کولکاتا میں کامک اسٹریٹ پر واقع اپنے دفتر سے ترنمول کانگریس کے بل بورڈ کو ہٹانے کے معاملے میں مداخلت نہیں کی۔ ابھی تک، ترنمول کانگریس کو اس معاملے میں عبوری تحفظ نہیں ملا ہے۔ جمعہ کو، جسٹس راجہ باسو چودھری نے مشاہدہ کیا، 'ذخیرہ اندوزی پہلے ہی ہٹا دی گئی ہے۔ تازہ عبوری تحفظ فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کالی گھاٹ ترنمول کولکاتا میں کامک اسٹریٹ پر ابھیشیک بنرجی کے دفتر سے بل بورڈ ہٹائے جانے پر ہائی کورٹ پہنچی۔ ترنمول کے وکیل کشور دتہ نے جمعہ کی صبح عدالت کی توجہ اس معاملے کی طرف مبذول کرائی۔ راجہ باسو چودھری نے مقدمہ درج کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ترنمول کے وکیل نے آج عدالت میں کہا کہ شام 4 بجکر 45 پر کولکاتا کارپوریشن کے کارکن ترنمول کے دفتر گئے اور بل بورڈ کو اکھاڑنا شروع کر دیا۔ جمعرات کو ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس کو اس کی اطلاع دی گئی۔ چیف جسٹس نے اس بنچ کی توجہ مبذول کرنے کو کہا۔ اس کے بعد ترنمول کے وکیل نے ایک اضافی فہرست پیش کی اور کیس کی جلد سے جلد سماعت کرنے کی درخواست کی۔ جسٹس رائے چودھری نے ترنمول کے وکیل کو مقدمہ درج کرنے اور اس کا نمبر لانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک کیس نمبر نہیں پڑھا جائے گا میں اس کی سماعت نہیں کر سکوں گا، کیس نمبر آنے کے بعد ہی سماعت ہوگی، اس سے پہلے ممکن ہے آپ نمبر لے آئیں آج سماعت ہوگی۔ انہوں نے معاملے کے دوسرے فریق کو بھی اس معاملے سے آگاہ کرنے کو کہا۔ ابھیشیک بنرجی کا کامک اسٹریٹ پر ایک دفتر ہے، جس کا رقبہ 3000 مربع فٹ سے زیادہ ہے۔ ترنمول دور میں اس دفتر سے مختلف ہدایات ضلعی لیڈروں کو بھیجی گئیں۔ اس گھر کی چھت پر 'آل انڈیا ترنمول کانگریس' لکھا ہوا ایک سائن بورڈ چمکتا تھا۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن نے جمعرات کی شام سائن بورڈ کو گرا دیا۔ تاہم کام بغیر کسی رکاوٹ کے نہیں ہوا۔ ابھیشیک بنرجی گرما گرم بحث میں پڑ گئے۔ پولس اور میونسپل کارکنوں کی ترنمول لیڈروں اور وہاں موجود کارکنوں کے ساتھ ہاتھا پائی ہوگئی۔ ترنمول راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ڈیرک اوبرائن اور دیگر نے سیڑھیوں پر لیٹ کر پولس اور میونسپل کارکنوں کو روکنے کی کوشش کی۔ یہ بھی الزام ہے کہ کئی پولس والوں کو دھکے دیے گئے۔ تاہم آخر میں کسی رکاوٹ کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ انہوں نے بل بورڈ ہٹا دیا۔ تاہم، مختصر وقفے کے بعد، ترنمول نے دوبارہ بل بورڈ لگا دیا۔ اس واقعہ میں پولس اور کارپوریشن کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے الزام میں 13 لوگوں کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے۔

ابھیشیک اور ڈیرک کے خلاف ایف آئی آر درج، 13 گرفتار

کولکاتا، 28/اگست : (عوامی نیوز سروس) ترنمول کانگریس پارٹی کے جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی، راجیہ سبھا ایم پی ڈیرک اوبرائن، اور پارٹی کے دو دیگر لیڈروں کے خلاف کولکاتا میں کمک اسٹریٹ پر واقع ٹی ایم سی کے دفتر میں ایک دن پہلے ہوئی جھڑپ کے سلسلے میں تین ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ کولکاتا پولس نے اس واقعے کے سلسلے میں 13 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ واضح ہو کہ جمعرات کو ابھیشیک بنرجی کے دفتر کے پرائیویٹ سیکورٹی گارڈز، ان کے حامیوں اور پارٹی کے کچھ لیڈروں کی پولس اور کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے افسران کے ساتھ جھڑپ ہوئی۔ وہ افسران کو کامک اسٹریٹ پر واقع عمارت میں داخل ہونے اور ایک غیر قانونی ذخیرہ اندوزی کو ہٹانے سے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایک سینئر افسر کے مطابق، شیکسپیئر سرانی تھانے میں پولس اور کے ایم سی کے اہلکاروں کو ان کے کام میں رکاوٹ ڈالنے، ان پر حملہ کرنے اور غیر قانونی اجتماع میں شامل ہونے کے الزام میں مقدمات درج کیے گئے تھے۔ کولکاتا پولس کے ایک اہلکار نے کہا کہ ٹی ایم سی کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی، ڈیرک اوبرائن، اور دیگر کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ایک ایف آئی آر کے ایم سی کے ایڈورٹائزنگ ڈپارٹمنٹ کے ایک افسر کی شکایت پر درج کی گئی تھی، جبکہ دوسری شہری ادارے کی درخواست پر درج کی گئی تھی۔ ایک پولس افسر کے مطابق، تیسری ایف آئی آر پولس سارجنٹ کی شکایت کی بنیاد پر درج کی گئی جس میں الزام ہے کہ نامعلوم افراد نے ملازمین کے کام میں رکاوٹ ڈالی اور حکومت کی طرف سے انہیں فراہم کی گئی واکی ٹاکی بھی چھین لی گئی۔ کولکاتا پولس کے اے سی پی (ڈیٹیکٹو ڈیپارٹمنٹ) کنال اگروال نے کہا کہ پولس نے اس معاملے میں اب تک 13 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ تحقیقات جاری ہیں۔ افسر نے مزید کہا کہ افسران ویڈیو فوٹیج اور جائے وقوعہ پر موجود لوگوں کے بیانات کی جانچ کر رہے ہیں تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ دفتر میں تصادم کیسے شروع ہوا اور ایف آئی آر میں نامزد افراد کے کردار کیا تھے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ جمعرات کو کولکاتا میں ٹی ایم سی کے کامک اسٹریٹ آفس سے آل انڈیا ترنمول کانگریس کے بل بورڈ کو ہٹانے کے دوران ہنگامہ ہوا تھا۔ اس کارروائی کے دوران جو پولس کی موجودگی میں کی گئی، ٹی ایم سی قائدین اور پولس میں جھڑپ ہوئی۔ اس کے بعد ٹی ایم سی اور پولس دونوں نے ایک دوسرے پر ہاتھا پائی کا الزام لگایا۔

سنگرامی گن منچ کا ریاست میں ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کیلئے ایس آئی آر کے خلاف احتجاجی ریلی کی کال

کولکاتا، 28/اگست : (عوامی نیوز سروس) شہری تنظیم سنگرامی گن منچ نے ریاست میں ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کے لیے اسپیشل انٹینسیو ریویژن یا ایس آئی آر کے خلاف احتجاجی ریلی اور مظاہرے کے پروگرام کی کال دی ہے۔ تنظیم نے اس احتجاج کو منظم کرنے کی اجازت اور قانونی تحفظ کا مطالبہ کرتے ہوئے فوری طور پر مقدمہ درج کرنے کی درخواست کے ساتھ کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ جمعہ کو یہ معاملہ جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ کی بنچ میں اٹھایا گیا اور فوری بنیادوں پر درخواست داخل کرنے کی اجازت مانگی گئی۔ سماعت کے دوران جج نے کیس کی عجلت کے بارے میں جاننا چاہا۔ اس کے جواب میں تنظیم کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ 2 ستمبر کو ایس آئی آر کے خلاف ایک بڑے احتجاجی ریلی کے پروگرام کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ احتجاجی پروگرام میں 5 ہزار سے زائد لوگ شرکت کرنے جا رہے ہیں۔ چونکہ پروگرام کا دن قریب آ رہا ہے اس لیے جلد مقدمہ درج کر کے عدالت سے اجازت اور ضروری ہدایات حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ عدالت جاننا چاہتی ہے کہ کیا اس تنظیم نے پہلے اپنا پروگرام ملتوی کیا تھا؟ جواب میں وکیل نے واضح کیا کہ یہ بالکل مختلف تنظیم کا معاملہ ہے جس کا ایس آئی آر کے حوالے سے اس احتجاج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سماعت کے دوران جج نے سوال کیا کہ اگر 2 ستمبر کا پروگرام پہلے سے طے تھا تو تنظیم نے 5 دن پہلے عدالت میں درخواست کیوں نہیں دائر کی؟ تاہم آخر میں شہری تنظیم کے بیان اور ریلی کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے عدالت نے مقدمہ درج کرنے کی اجازت دے دی۔ عدالت نے کہا کہ اس سلسلے میں کیس کی سماعت سوموار کو ہوگی۔ خیال رہے کہ الیکشن کمیشن کی ہدایات پر ووٹر لسٹ کو درست کرنے کے لیے مغربی بنگال سمیت ملک کی مختلف ریاستوں میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کرایا جا رہا ہے۔ لیکن اس عمل نے عام لوگوں کے ایک حصے میں طرح طرح کے تنازعات اور الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔

پولس کا انسانی چہرہ تھا، لیکن بھاجپا نے انہیں راکشس بنا دیا: ممتا

کولکاتا ، 28/اگست : (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی نے ریاست کی حکمراں بی جے پی حکومت اور پولس انتظامیہ پر سخت حملہ کیا ہے۔ ٹی ایم سی چھاترا پریشد کے یوم تاسیس کے موقع پر کولکاتا میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، ممتا بنرجی نے کہا کہ ٹی ایم سی کے دور حکومت میں پولس کا انسانی چہرہ تھا، لیکن اقتدار میں آنے کے بعد، بی جے پی نے پولس فورس کو عفریت میں تبدیل کر دیا ہے۔ واضح ہو کہ رکھشا بندھن کے موقع پر ممتا بنرجی نے اپنے کارکنوں سے وعدہ کیا کہ وہ ٹی ایم سی کے حامیوں کے خلاف پولس کے مظالم کو ہر قیمت پر روکیں گی۔ انہوں نے بی جے پی پر مغربی بنگال میں تقسیم کی سیاست کرنے اور لوگوں میں خوف پھیلانے کیلئے پولس فورس کا غلط استعمال کرنے کا الزام لگایا۔ ریاست میں ٹی ایم سی لیڈروں پر مبینہ حملوں کو نشانہ بناتے ہوئے سابق وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ وہ جلد ہی اضلاع کا دورہ شروع کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر انتظامیہ نے ان کے جلسوں کی اجازت نہ دی تو وہ سڑکوں پر مارچ کریں گی۔ ممتا نے کہا کہ میں یہ بھی دیکھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کتنی اینٹیں اور انڈے محفوظ کیے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ ریلیوں کی اجازت کے لیے بار بار عدالت سے رجوع کر کے عدالت کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی۔ اب سے ٹی ایم سی عوام کی براہ راست اجازت طلب کرتے ہوئے مخصوص مقامات پر عوامی میٹنگیں کرے گی۔ ممتا بنرجی نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے گزشتہ اسمبلی انتخابات میں مینڈیٹ کو ہائی جیک کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کا استعمال کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ووٹر لسٹوں سے لاکھوں نام غیر قانونی طور پر نکالے گئے جس کے نتیجے میں ووٹوں میں دھاندلی ہوئی۔ اس کے علاوہ ریاست میں سڑک پر ہاکروں کے خلاف جاری بے دخلی مہم چلائی گئی جس سے لاکھوں لوگ بیکار ہو گئے۔ شوبھندو ادھیکاری حکومت پر حملہ کرتے ہوئے ممتا نے کہا کہ انہیں فٹ پاتھ سے ہاکروں کو ہٹانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے، بشرطیکہ ان کی مناسب بحالی ہو۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اگر حکومت بازآبادکاری فراہم نہیں کر سکتی تو ان ہاکروں کو ماہانہ 25,000 روپے معاوضہ دیا جائے۔ اسی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ٹی ایم سی ایم پی ابھیشیک بنرجی نے بالواسطہ طور پر مرکز کی این ڈی اے حکومت کو نشانہ بنایا۔ UG-NEET 2026 پیپر لیک تنازعہ اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفی کے اردگرد ہونے والے مظاہروں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کے طلبہ نے دہلی کے جاگیرداروں کو نوجوانوں کی طاقت کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ مزید برآں، منحرف لیڈروں کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے، ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ ٹی ایم سی چھوڑنے والے کسی بھی غدار کو پارٹی میں واپس نہیں لیا جائے گا۔ اپنی پچھلی حکومت کی اسکیموں کا موازنہ کرتے ہوئے ابھیشیک بنرجی نے کہا کہ ممتا بنرجی کی حکومت نے مغربی بنگال کی 25 ملین خواتین کو 'لکشمی بھنڈار' اسکیم کا فائدہ پہنچایا تھا، جب کہ موجودہ بی جے پی حکومت 'انا پورنا یوجنا' کا فائدہ محض 15 ملین خواتین کو فراہم کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی بنگال کی موجودہ بی جے پی حکومت نے اہل خواتین کو 3,000 کی ماہانہ امداد فراہم کرنے کے لیے TMC حکومت کی لکشمی بھنڈار اسکیم کو انا پورنا یوجنا سے بدل دیا ہے۔

☆

کولکاتا کے رانی راش مونی ایونیو میں پچھم بنگا ترنمول چھاترا پریشد کی تقریب میں ریتابرتا گروپ کی میٹنگ کا منظر۔

جیوتی نگر کالونی: پانچ ہزار اقلیتیں ایک ماہ سے پانی کیلئے مجبوراً گنگا پر منحصر

کولکاتا ، 28/اگست : (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کے کوسی پور علاقے کی جیوتی نگر کالونی کے تقریباً 5,000 رہائشی، جن میں سے زیادہ تر اقلیت ہیں، تقریباً ایک ماہ سے پانی کی باقاعدہ فراہمی کے بغیر جدوجہد کر رہے ہیں، اور خاندان بنیادی ضروریات کے لیے گنگا پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق رہائشیوں نے الزام لگایا ہے کہ اس بحران کا فرقہ وارانہ اور سیاسی جہت ہے، جس نے مقامی بی جے پی ایم ایل اے رتیش تیواری کے پہلے ریمارکس کی طرف اشارہ کیا کہ وہ ان اقلیتوں کے لیے کام نہیں کریں گے جنہوں نے انہیں ووٹ نہیں دیا۔ واضح ہو کہ جیوتی نگر کولکاتا میونسپل کارپوریشن (KMC) کے وارڈ 6 کے تحت آتا ہے اور اس کی اکثریت مسلم آبادی کی وجہ سے مقامی طور پر ملا پاڑہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کالونی میں اکثریتی آبادی بھی کم ہے، جہاں کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ دونوں برادریوں نے تاریخی طور پر علاقے میں زندگی کی مشکلات کا اشتراک کیا ہے۔ رہائشیوں کے مطابق کے ایم سی کے کارکنوں نے 27 جولائی کو پانی کی پائپ لائن کی مرمت کی، جس کا کام دو دن بعد مکمل ہوا۔ تاہم پانی کی سپلائی مبینہ طور پر 29 جولائی کو رات 11.30 بجے کے قریب منقطع ہوگئی تھی۔ رہائشیوں نے دعویٰ کیا کہ اسی سڑک کے ساتھ واقع اکثریتی محلوں میں پانی آتا رہتا ہے، جب کہ ان کے علاقے کو بعد میں بجلی میں بھی خلل پڑا۔ قلت نے بچوں اور خاندانوں کے لیے سنگین خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ رہائشیوں نے بتایا کہ بچوں کو گنگا میں نہانے اور پانی جمع کرنے پر مجبور کیا گیا ہے، جن میں سے متعدد کے دریا میں گرنے کی اطلاعات ہیں۔ والدین نے حفاظت اور حفظان صحت سے متعلق خدشات کی وجہ سے کچھ بچوں کو اسکول بھیجنا بھی بند کر دیا ہے۔ اس بحران نے مقامی جامع مسجد کو بھی متاثر کیا ہے جہاں مبینہ طور پر وضو کے لیے پانی منقطع کر دیا گیا ہے۔ مکینوں کا کہنا تھا کہ وہ وضو کرنے کے لیے گندا پانی استعمال کرنے یا لمبی دوری کا سفر کرنے پر مجبور ہیں۔ کاشی پور-بیل گچھیا حلقہ سے جیتنے کے بعد تیواری سے منسوب تبصروں کی وجہ سے ان الزامات کو فرقہ وارانہ اہمیت حاصل ہوئی ہے۔ ایک بڑے پیمانے پر گردش کرنے والی ویڈیو میں، بی جے پی ایم ایل اے کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ وہ ان اقلیتوں کے لیے کام نہیں کریں گے جنہوں نے ان کی حمایت نہیں کی تھی۔ رہائشیوں نے ان تبصروں کو موجودہ صورتحال سے جوڑ دیا ہے اور حکام پر الزام لگایا ہے کہ وہ جان بوجھ کر اپنے پڑوس کو ضروری خدمات سے محروم کر رہے ہیں۔ انہوں نے بی جے پی کے مقامی کارکنوں سے مبینہ طور پر بے دخلی کی دھمکیوں کی بھی اطلاع دی ہے۔ دعوے حقیقت کے طور پر قائم نہیں ہوئے ہیں۔ پھر بھی، طویل خلل نے رہائشیوں میں خوف میں اضافہ کر دیا ہے جن کا کہنا ہے کہ سرکاری حکام بار بار شکایات کے باوجود دیرپا حل فراہم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ سی پی آئی (ایم) اور انین بستی پچھم بنگا سمیتی ہر تین یا چار دن بعد KMC کے پانی کے ٹینکروں کا بندوبست کر رہے ہیں۔ تاہم، رہائشیوں اور مقامی سی پی آئی (ایم) لیڈروں کا کہنا ہے کہ ایک ٹینکر کی قیمت تقریباً 700 روپے ہے جو کہ 5000 کی آبادی کے لیے بالکل ناکافی ہے۔ سی پی آئی (ایم) کی مقامی شاخ کے سکریٹری عالمگیر بسواس نے کہا کہ حکام کو تقریباً ایک ماہ قبل مطلع کیا گیا تھا اور پولس اور کارپوریشن دونوں کو شکایات موصول ہوئی تھیں۔ پارٹی نے 26 اگست کو کالونی میں اسٹریٹ لائٹس کی بجلی بحال کرنے کا کام بھی کیا۔ دریں اثنا، رہائشیوں نے ترنمول کانگریس کے وارڈ 6 کے کونسلر سمن سنگھ پر بحران کے دوران ناقابل رسائی ہونے کا الزام لگایا ہے۔ پچھم بنگا بستی اتین سمیتی نے بھی بے دخلی کے خدشے پر عدالت سے رجوع کیا ہے۔ سی پی آئی (ایم) لیڈر شمیم احمد، جو اس کیس کی پیروی کر رہے ہیں، نے کہا کہ بے دخلی کے خلاف حکم امتناعی حاصل کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود قانونی تحفظات کے باوجود، جیوتی نگر میں پانی کا بحران حل نہیں ہوا ہے، جس سے رہائشی یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ ایک بنیادی عوامی خدمت اتنی طویل پریشانی کا باعث کیوں بن گئی ہے۔

ترنگا کی ایک الگ اور منفرد پہچان ہے

بیتام گیلانی

موجودہ حکومت ہند نے جو یہ تصور کر رکھا ہے کہ ہندوستان ہماری جاگیر ہے اور سارے ہندوستانی ہمارے غلام ہیں۔ یہ کچھ اور نہیں منوسمرتی کی تعلیم کا شاخسانہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ وہ جو چاہتی ہے وہ بلا خوف وخطر کر گزرتی ہے۔ گرچہ حقیقت یہ ہے کہ حکمراں جماعت خود ہی آر ایس ایس کی غلام ہے۔ اس ملک کی ساری منصوبہ سازی آر ایس ایس ہی کیا کرتی ہے۔ وہ خواہ سیاسی ہو، اقتصادی ہو معاشی ہو یا معاشرتی ہو۔ اگر یہ کہا جائے تو شاید غلط نہیں ہوگا کہ اب ہندوستان کے مقدر کا فیصلہ آر ایس ایس سرسنگھ سنچالک شری موہن بھاگوت ہی کرتے ہیں۔ یہ دیگر امر ہے کہ ظاہرا وہ کچھ نہیں کرتے۔ ان کا سارا عمل پس پردہ ہی ہوا کرتا ہے۔ وہ اپنی تنظیم آر ایس ایس کے تعلق سے کہتے نہیں تھکتے ہیں کہ آر ایس ایس کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ ایک تمدنی وثقافتی تنظیم ہے۔ یہ آر ایس ایس کو ہندو دھارمک تنظیم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ شاید اس کا سبب ہندوستان کا آئینی طور پر ایک جمہوری اور غیر جانبدار ملک ہونا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ آئین ہند کی تمہید سے لفظ سوشل اور سیکولر کو خارج کرانا چاہتے ہیں لیکن یہ اتنی آسانی سے ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ آئین ہند کے بنیادی دفعات میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب حکومت ہند کو دو تہائی اکثریت حاصل ہو۔ لیکن مستقبل قریب میں تو یہ ممکن ہوتا نہیں معلوم ہوتا ہے۔ تاہم اتنا تو کہنا ہی ہوگا کہ اس جانب حکومت ہند برق رفتاری سے پیش رفت کرتی نظر آرہی ہے۔ ناچیز کے خیال سے آر ایس ایس واقعی کوئی دھارمک تنظیم نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے زیر اثر جتنے منادر منہدم کیے گئے ہیں اتنے تو اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں بھی منہدم نہیں کیے گئے تھے۔ موجودہ مرکزی حکومت کے عہد میں ہی رام مندر جیسے پوتر مقام پر زبردست لوٹ کا معاملہ روشنی میں آیا۔ جتنے بھی اراکین ایوان نمائندگان ہیں کسی کو پوجا پاٹھ سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ بہر کیف یہ لوگ فتنہ ساز تو معلوم ہوتے ہیں لیکن دھارمک انسان نہیں۔ کیونکہ دھارمک انسان کافی حساس ہوتا ہے۔ اسے موت سے خوف ہوتا ہے۔ اسے اس امر کا یقین بھی ہوتا ہے کہ بعد از مرگ مجھے اپنے اعمال وکردار کا حساب دینا ہوگا۔ لیکن آر ایس ایس کے ایجنڈے میں تو صرف مسلمانوں کا قتال اور معاشرے کی رگوں میں زہر گھولنا ہے۔ ایسا انسان دھارمک پابند ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر بھی کچھ لوگ اپنی بربریت اور غیر انسانی کردار کے بل پر ہندو ہردیے سمراٹ تو کوئی جوگی تو کوئی سادھو سنت بنا بیٹھا ہے۔

آر ایس ایس یا بی جے پی کے حالات بھی سدا یکساں نہیں رہتے ہیں۔ زیر وزبر تو سبھوں کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ لیکن عام انسان خود میں تبدیلی لا کر اپنے حالات کو بدلتا ہے۔ وہ خود احتسابی سے کام لیتا ہے اور جو ناگوار اعمال وکردار ہوتے ہیں انہیں ترک کر کے راہ راست اختیار کرتا یعنی خود کی اصلاح کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے اور قبول کرتا ہے کہ ہم سے غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ لیکن جو متکبر اور خود ساختہ خدا ہوتا ہے وہ اپنی غلطی کبھی تسلیم نہیں کرتا ہے۔ اس کی فہم کے مطابق ساری دنیا اس کے زیر نگیں ہے۔ دنیا کی ساری اشیا صرف اور صرف اس کے لئے ہیں اور دنیا میں جتنے انسان ہیں وہ اس کے پیچھے دم ہلانے کے لئے ہیں۔ یہ خوش گمانی آر ایس ایس کو بہت ہی گراں گزر رہی ہے۔ آج کا ہندوستان کوئی 3000 سالوں کا پرانا والا ہندوستان نہیں ہے جب شودر سر جھکا کر تمام مظالم کو گوارا کرلیتے تھے۔ کیونکہ ان کے پاس علم تھا نہ سرمایہ تھا اور نہ حربے ہتھیار تھے۔ ان کے سامنے بس یہی پیچ تھا کہ وہ دو وقت کی روٹی کس طرح حاصل کریں۔ اس دو وقت کی روٹیوں کے لئے انہیں سورنوں کے دربار میں سر بہ سجود ہونا پڑتا تھا۔ شودر سورنوں کے دربار میں سر بہ سجود ہوتے تھے اور سورنوں وبرہمنوں کی سجدہ ریزی کو مجبور تھے۔ کیوں کہ ان کے دھارمک عقیدوں کے مطابق اس کے سوا ان کے پاس کوئی

چارہ کار نہیں تھا۔ ان کے دھارمک گرنتھوں کے مطابق برہمن روئے زمین پر سبھوں سے اعلیٰ ہے۔ خواہ دوسرا شاہ وقت ہی کیوں نہ ہو۔ یہ برہمن انہیں بھی اپنے قدموں میں جھکنے کو مجبور کیے تھے۔ یہ ابھی بھی اپنی قدیم روش پر قائم ودائم ہیں اور آج بھی کسی نہ کسی طرح اقتدار پر حاوی نظر آتے ہیں اور یہ آج بھی سناتنوں کے دیگر تمام ورنوں سے اپنی پوجا کرواتے ہیں۔ اب یہ دیگر امر ہے کہ سناتن کے ویشیہ اور شودر ورنوں میں رفتہ رفتہ بیداری آرہی ہے اور لوگ برہمنوں کی سازشوں کو سمجھ رہے ہیں اور قدیم روایات سے بغاوت کرتے ہوئے برہمنوں کی قائم کردہ کچھ دھارمک رسوم سے احتراز برت رہے ہیں۔

موجودہ مرکزی حکومت یعنی برہمنی سرکار اپنے قدیم رویے پر آج بھی قائم ہے۔ وہی غرور وتکبر، وہی ناانصافی، وہی استحصال واستبداد، وہی جابرانہ حکومت، وہی خوف ودہشت کا ماحول بنائے رکھنا اور وہی جبریہ حکومت کرنا۔ اس حکومت سے کسی مثبت عمل کی امید رکھنا ہی نادانی ہوگی۔ اس نے یعنی آر ایس ایس نے کبھی اپنی تاریخ میں کوئی مثبت کام انجام دیا ہی نہیں ہے۔ معلوم نہیں اسے مسلمانوں سے کیسی عداوت ہے کہ انہیں دیکھنا بھی گوارہ نہیں ہے۔ اسے اس امر کا افسوس تو ہے کہ سناتن اتنا قدیم دھرم ہونے کے باوجود ہندوستان تک محدود رہا اور اسلام آج دنیا کے نصف حصے میں پھیلا ہوا ہے۔ سناتنیوں کے سینے پر اسی محرومی کا سانپ لوٹتا رہتا ہے۔ چنانچہ یہ آر ایس ایس والے اپنے سناتنی سماج میں اسی طرح کی ذہن سازی میں مصروف ہیں کہ اگر بی جے پی کی حکومت چلی جاتی ہے تو ملک پر اسلام حاوی ہو جائے گا اور ہم لوگ محکوم وغلام ہو کر رہ جائیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آر ایس ایس نے ذہن سازی پر بہت محنت کی ہے اور اس کی مسلسل محنت کامیاب بھی ہوئی جس کے باعث کچھ نوجوان گمراہ ہوئے اور ہندوستان کی پرامن فضا مکدر ہوئی ہے۔ لیکن یہ تبدیلی محدود پیمانے پر عمل پذیر ہوئی ہے۔ آج جو کچھ گمراہ نوجوان نظر آرہے ہیں اور بھگوا پرچم بردار بنے بیٹھے ہیں۔ دراصل یہ گمراہ نہیں ہیں بلکہ زر خرید غلام ہیں۔ انہیں آر ایس ایس تنظیم والے باضابطہ ماہانہ تنخواہ ادا کرتے ہیں۔ ورنہ عام نوجوان ارض ہند پر مذہبی منافرت کے باعث قتل وغارتگری کا حامی نہیں ہے۔ ہاں ان زر خرید غلاموں کے علاوہ بھی نوجوانوں کا مزید ایک طبقہ ہے جو ان نوجوانوں کی صحبت کے زیر اثر نشے کا عادی ہو چکا ہے اور اسے ہر حال میں نشہ آور اشیاء چاہئیں۔ ورنہ ان کی موت بھی عمل پذیر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایسے کچھ بگڑی صحبت کے پروردہ بھی گمراہ ہو گئے ہیں جن کے باعث ماحول بد سے بدتر ہوتا جارہا ہے۔ وہ صرف اس لئے بھگوا ٹولی میں شامل ہیں کہ انہیں نشہ آور اشیاء بہ آسانی دستیاب ہو جاتی ہیں۔ اس طرح معاشرے کی تباہی و بربادی میں بھگوا ٹولی اپنا اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس طرح آر ایس ایس اور بی جے پی والے سمجھتے ہیں کہ وہ اپنا ووٹ بینک مضبوط کر رہے ہیں۔ کاش کوئی انہیں بتانے والا ہوتا ہے کہ ملک کا ماحول خراب کر کے اور انسانوں کا مستقبل برباد کر کے حب الوطنی کا ثبوت نہیں پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بھگوا ٹولی اسی کو حب الوطنی تصور کرتی ہے نیز ملک کے ماحول وفضا کو پراگندہ کرنے کو دیش بھکتی تصور کرتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اندھ بھکت کے باہم بھارت بھاگیہ ودھاتا بھی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ہی سماج دشمن عناصر کو ہندو ہردیے سمراٹ بھی کہا جارہا ہے۔ اب اسے ملک کی کم نصیبی نہ کہی تو اور کیا کہا جائے۔ بہر کیف وقت سبھوں کا بہت دنوں تک یکساں نہیں رہتا ہے مقبولیت کا گراف زیر وبم ہوتا رہتا ہے۔ اب بھگوا دھاریوں کے زوال کا وقت آگیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بہت قبل بھی یہ اپنی مقبولیت کے گراف کی آزمائش کے طور پر (عہد کورونا میں) کبھی تھالی اور کبھی تالی بجاؤ پروگرام ترتیب دیتے رہے ہیں۔ پھر ایک دفعہ کہا کہ شب کے 9 بجے موبائل کا ٹارچ جلاؤ۔ بھائی یہ کون تسلیم کریگا کہ تالی اور تھالی بجانے سے کورونا جیسی مہلک وبا دور ہو سکتی ہے۔ لیکن اندھ بھکتوں نے تالی بھی بجائی اور تھالی بھی۔ اسی کے باہم موبائل کا ٹارچ بھی جلایا لیکن ہنوز مصیبت ہے کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے۔

اس دفعہ وطن عزیز کے 80 ویں یوم آزادی سے قبل ہی بذریعہ حکومت ہند " گھر گھر ترنگا " کا نعرہ دیا گیا تھا۔ لیکن تغیر زمانہ تو دیکھئے کہ اس نعرے کا کوئی اثر ہوتا نظر نہیں آیا۔ ناچیز کا مسکن خالص ہندو محلے میں ہے۔ یہاں واحد مسلم گھر راقم الحروف کا ہی ہے۔ چونکہ یہ قدیم مکان ہے۔ اس کے علاوہ اپنے ہی کیمپس میں خاندانی مسجد وقبرستان بھی ہے اس لئے یہاں سے کہیں منتقل ہونا کار سہل نہیں ہے۔ مجبوری میں صدیوں سے یہ خاندان قائم ودائم ہے۔ اب قابل غور امر یہ ہے کہ اس پورے محلے یا بازار کہ لیں صرف ایک مکان کی چھت پر ترنگا نظر آیا ان کہ پورا محلہ کی بی جے پی کا حامی ہے۔ اب اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ ناچیز کے خیال سے جس طرح لوگ ان سے کچھ قبل مودی کے حکم پر سنجیدگی سے عمل پیرا ہوتے تھے۔ اب وہ بات نہیں رہی۔ یعنی مودی کی مقبولیت زوال پذیر ہوئی ہے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ اس زوال پذیری سے مودی غافل ہیں۔ اس زوال پذیری کی حقیقت سے مودی کی بخوبی آشنا ہیں۔ یہی سبب ہے کہ امروز پی ایم او میں زیادہ ہی ہلچل نظر آرہی ہے۔ چونکہ لوگوں کے سامنے بالکل ہی بے یقینی کا عالم ہے چنانچہ مودی کے علاوہ دیگر تمام ذمہ داران وافسران کے پیش نگاہ اپنی اپنی بدعنوانیوں اور جرائم کی برہنہ تصویریں آتی رہتی ہیں۔ جن سے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں نیز ذہن انتشار کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ سبھوں کے گناہ ان کے سروں پر سایہ فگن نظر آتے ہیں۔ اب پوری حکومت اور حکومت سے منسلک تمام محکمہ جات کے افسران کی جان گلے میں اٹکی ہے۔ اب تو کتنے ہی بی جے پی لیڈران استعفیٰ دے کر اپنی جان چھڑا رہے ہیں۔ انہیں یہ علم ہے کہ ان کے بلند قد لیڈران نے کیسے کیسے ملک کو بیچا ہے۔ کیسے کیسے، کہاں کہاں اور کتنے کی بدعنوانی کی ہیں۔ چنانچہ چھوٹے قد کے لیڈران نے ان بڑے لیڈران سے دامن چھڑانے میں ہی بہتری تصور کرتے ہیں۔ ورنہ جو کے ساتھ گھن کے بھی پس جانے کا اندیشہ غالب ہے۔ کیا یہاں لیڈران کے باہمی بے اعتمادی کا اظہار نہیں ہے۔

درج بالا سطور سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بی جے پی میں بھی کسی کو کسی پر بھی اعتماد نہیں رہا ہے۔ یہی عالم عوامی طور پر بھی یہی عالم ہے۔ مودی جی اپنی حکومت کے عہد آغاز میں جو کہتے تھے اس پر عمل یا دری کو سناتن اپنا دھارمک فریضہ تصور کرتے تھے۔ لیکن عوام الناس کے ساتھ بے انتہا فریب وکذب گوئی سے کام لیا ہے چنانچہ عوام ان کے مکر وفریب سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب پہلے والی بات نہیں رہی ہے۔ اب عوام مودی جی کے تمام احکامات اور وعدوں کو محض جملہ بازی ہی تصور کرتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اس دفعہ گھر گھر ترنگا والا پروگرام اپنے حصول مقاصد میں ناکام رہا۔

☆☆☆

کیا زبانیں کسی کی میراث ہیں؟

زبان محبت کی پہچان ہے یا نفرت کی دیوار۔۔۔؟

محمد مسلم کبیر، لاتور

زبان کیا ہے؟ صرف چند الفاظ، کچھ آوازیں، ایک رسم الخط اور قواعد کا مجموعہ؟۔۔۔۔نہیں!

زبان انسان کے وجود کی آواز ہے۔ یہ اس کی ماں کی لوری ہے، باپ کی نصیحت ہے، دادی اور نانی کی کہانی ہے، گاؤں کی بولی ہے، شہر کا لہجہ ہے، شاعر کا تخیل ہے، ادیب کا احساس ہے اور ایک پوری نسل کی یادداشت ہے۔ اسی لیے زبان کو صرف "بول چال کا ذریعہ" سمجھنا اس کی وسعت کو محدود کرنا ہے۔ لیکن آج ایک سوال پہلے سے زیادہ اہم ہو گیا ہے: کیا زبانیں کسی کی میراث ہیں؟ کیا کوئی زبان کسی ایک قوم، مذہب، ذات، علاقے یا سیاسی جماعت کی ملکیت ہو سکتی ہے؟ کیا کسی زبان کو بولنے والا دوسروں سے زیادہ محب وطن، زیادہ مہذب یا زیادہ "اصل" ہندوستانی قرار دیا جا سکتا ہے؟ اور کیا اپنی زبان سے محبت کا مطلب دوسری زبان سے نفرت کرنا ہے؟ ان سوالوں پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

@ زبان کسی کی جاگیر نہیں۔۔۔۔۔

دنیا کی کوئی بھی زندہ زبان کسی ایک شخص نے ایجاد نہیں کی۔ زبانیں صدیوں کے انسانی میل جول، تجربات، ہجرت، تجارت، جنگ، محبت، ثقافتی تبادلے اور سماجی ارتقا سے تشکیل پاتی ہیں۔ آج کی اردو ہو، ہندی ہو، مراٹھی ہو، بنگالی ہو، پنجابی ہو یا کوئی دوسری زبان — ان میں مختلف ادوار اور مختلف معاشروں کے اثرات موجود ہیں۔ زبانیں ایک دوسرے سے الفاظ لیتی ہیں، نئے الفاظ قبول کرتی ہیں، پرانے الفاظ چھوڑتی ہیں اور وقت کے ساتھ نئی شکل اختیار کرتی ہیں۔ اس لیے کسی زبان کو مکمل طور پر "خالص" اور کسی دوسری زبان کو "غیر" قرار دینا تاریخ زبان کے ساتھ انصاف نہیں۔ زبانیں دروازے ہیں، دیواریں نہیں۔

@ ہندوستان: زبانوں کا ایک عظیم گھر۔۔۔۔

ہندوستان کی سب سے بڑی خوبصورتی اس کا لسانی تنوع ہے۔ یہاں زبان صرف ریاست کے نام سے نہیں پہچانی جاتی بلکہ ہر ریاست کے اندر بھی مختلف زبانیں، بولیاں، لہجے اور لسانی برادریاں موجود ہیں۔ 2011 کی مردم شماری میں مادری زبانوں کا وسیع ڈیٹا ریاست، ضلع، تحصیل اور شہری و دیہی سطح تک درج کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستانی سماج ایک ہی زبان کا نہیں بلکہ بے شمار لسانی روایتوں کا مجموعہ ہے۔ آئین ہند کے آٹھویں شیڈول میں اس وقت 22 زبانیں شامل ہیں، جن میں ہندی، اردو، مراٹھی، بنگالی، گجراتی، پنجابی، تمل، تیلگو، کنڑ، ملیالم، کشمیری، سندھی، کونکنی، میتھلی، نیپالی، سنسکرت، سنتالی اور دیگر زبانیں شامل ہیں۔ لیکن ہندوستان کی لسانی حقیقت صرف ان 22 زبانوں تک محدود نہیں۔ ہزاروں مقامی بولیاں، قبائلی زبانیں اور علاقائی لہجے بھی اس ملک کی تہذیبی دولت ہیں۔ لہٰذا ہندوستان کو سمجھنا ہو تو صرف اس کے نقشے کو دیکھنا کافی نہیں؛ اس کی زبانیں سننا بھی ضروری ہے۔

@ زبان کی پہچان اور انسان کی پہچان۔۔۔۔۔

زبان انسان کی شناخت کا اہم حصہ ہو سکتی ہے، مگر انسان کی مکمل شناخت نہیں۔ ایک مراٹھی بولنے والا صرف مراٹھی بولنے والا نہیں؛ وہ ایک مکمل انسان ہے۔ ایک اردو بولنے والا صرف اردو بولنے والا نہیں۔ ایک ہندی بولنے والا صرف ہندی بولنے والا نہیں۔ زبان انسان کی شناخت میں رنگ بھرتی ہے، مگر اس کی پوری شخصیت کو ایک ہی رنگ میں قید نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان جیسے ملک میں کسی شہری کی حب الوطنی کو اس کی زبان سے ناپنا خطرناک رویہ ہے۔

وطن سے محبت کسی ایک زبان کی جاگیر نہیں۔ جو شخص ہندی بولتا ہے وہ بھی ہندوستانی ہے، جو مراٹھی بولتا ہے وہ بھی، جو اردو بولتا ہے وہ بھی، جو تمل، بنگالی، کشمیری، پنجابی یا کوئی قبائلی زبان بولتا ہے وہ بھی۔

@ اردو اور مراٹھی: مقابلہ نہیں، مکالمہ۔۔۔۔۔۔

اب ہماری ریاست مہاراشٹر کی مثال ہی لیجیے۔ مراٹھی اس خطے کی اہم ترین تہذیبی اور ادبی زبان ہے۔ اس کی اپنی عظیم ادبی روایت ہے۔ سنتوں کا ادب، لوک ادب، شاہیری روایت، جدید مراٹھی شاعری اور نثر — یہ سب مہاراشٹر کی تہذیبی شناخت کا حصہ ہیں۔ لیکن اسی مہاراشٹر میں اردو نے بھی صدیوں سے اپنے نقوش چھوڑے ہیں۔ اردو صحافت، شاعری، غزل، نثر، مذہبی ادب اور تعلیمی روایت نے یہاں اپنی جگہ بنائی ہے۔ کیا مراٹھی اور اردو ایک دوسرے کی دشمن ہیں؟ ہرگز نہیں۔۔۔ بلکہ دونوں زبانوں کے درمیان ایک طویل تہذیبی مکالمہ موجود ہے۔ مراٹھی نے اردو سے الفاظ لیے اور اردو نے مراٹھی سمیت مختلف ہندوستانی زبانوں سے الفاظ اور اسلوب قبول کیے۔ یہی زبان کی فطرت ہے۔ زبانیں ملتی ہیں تو تہذیبیں وسیع ہوتی ہیں۔

@ بولی کو کمتر سمجھنا بھی تعصب ہے۔۔۔۔۔

زبانوں کے درمیان تعصب کے بعد ایک اور خطرناک مسئلہ ہے: بولیوں کے ساتھ تعصب۔ کسی دیہی انسان کے لہجے پر ہنسنا۔ کسی مزدور کے الفاظ کو "گنوار" کہنا۔ کسی علاقے کی بولی کو "خراب زبان" کہنا۔ کسی بچے کے تلفظ کا مذاق اڑانا۔ یہ سب بظاہر معمولی باتیں محسوس ہوتی ہیں، لیکن ان کے پیچھے ایک گہرا سماجی تعصب چھپا ہو سکتا ہے۔ بولی بھی انسان کی تاریخ ہے۔ ایک بولی میں کھیتوں کی خوشبو ہو سکتی ہے، دوسری میں پہاڑوں کی گونج، تیسری میں صحراؤں کی خاموشی اور چوتھی میں سمندر کی آواز۔ اس لیے بولیوں کا مذاق اڑانے کے بجائے ہمیں ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

@ زبان پر فخر: خوبصورت جذبہ یا خطرناک غرور؟۔۔۔۔۔

اپنی زبان پر فخر کرنا بری بات نہیں۔ بلکہ ضروری ہے۔ جو قوم اپنی زبان، ادب اور تہذیب سے محبت نہیں کرتی، وہ اپنی تاریخی یادداشت بھی کھو سکتی ہے۔ مسئلہ فخر میں نہیں، فخر کے غرور میں تبدیل ہو جانے میں ہے۔ جب کوئی کہتا ہے: "میری زبان سب سے عظیم ہے۔" تو یہ محبت ہو سکتی ہے۔ لیکن جب وہ کہتا ہے: "اس لیے دوسری زبانیں کمتر ہیں۔" تو یہی جذبہ تعصب بن جاتا ہے۔ اور جب وہ یہ کہنے لگے: "جو ہماری زبان نہیں بولتا، اسے یہاں رہنے کا حق نہیں۔" تو زبان محبت کا ذریعہ نہیں رہتی، نفرت کا ہتھیار بن جاتی ہے۔

@ زبان کے نام پر ظلم۔۔۔۔۔

تاریخ میں زبان کو اقتدار کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ کبھی کسی زبان کو دبایا گیا، کبھی کسی زبان کو زبردستی مسلط کیا گیا، کبھی زبان کی بنیاد پر روزگار یا تعلیم میں رکاوٹیں پیدا کی گئیں اور کبھی زبان کو سیاسی شناخت کا ہتھیار بنایا گیا۔ یہاں ایک بنیادی اصول یاد رکھنا چاہیے: ریاست کی انتظامی ضرورت اپنی جگہ، شہری کی لسانی عزت اپنی جگہ۔ کسی ریاست کو انتظام کے لیے سرکاری زبان درکار ہو سکتی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوسری زبان بولنے والے شہری اپنی زبان، ادب اور ثقافت سے محروم ہو جائیں۔ خود حکومت ہند کے مطابق آئین کے آرٹیکل 29 اور 30 میں لسانی اقلیتوں کے مفادات کے تحفظ کی گنجائش موجود ہے۔

لہٰذا زبان کے مسئلے کو صرف جذباتی نعرے کے ذریعے نہیں بلکہ آئینی اور جمہوری اصولوں کے تحت سمجھنے کی ضرورت ہے۔

@ ہندی کا فروغ، اردو کا تحفظ اور علاقائی زبانوں کا احترام۔۔۔۔۔۔

ہندی ہندوستان کی ایک بڑی زبان ہے۔ اس کا فروغ کوئی مسئلہ نہیں۔ مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی زبان کا فروغ دوسری زبانوں کے خاتمے کا ذریعہ بن جائے۔ اسی طرح اردو کی ترقی بھی کسی دوسری زبان کے خلاف مہم نہیں ہونی چاہیے۔

زبان کو زندہ رکھنے کا بہترین راستہ یہ ہے کہ: اس زبان میں پڑھا جائے، لکھا جائے، اس میں تحقیق کی جائے، نئی نئی کتابیں، نئے اسلوب میں شائع ہوں، ڈیجیٹل دنیا میں زبانوں کا استعمال بڑھے اور نئی نسل کو زبانوں سے جوڑا جائے۔

اردو، مراٹھی، ہندی کے لیے بھی یہی اصول ہے۔ تمل، بنگالی، پنجابی، گجراتی، کنڑ، تیلگو، ملیالم، کشمیری اور دوسری زبانوں کے لیے بھی یہی اصول ہے۔ زبان کو بچانے کا راستہ دوسری زبان کو مٹانا نہیں؛ اپنی زبان کو مضبوط بنانا ہے۔

@ کیا زبان اور مذہب کو ایک کر دیا جائے؟۔۔۔۔۔

ہندوستان میں بعض اوقات زبان کو مذہبی شناخت کے ساتھ جوڑنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔ یہ ایک خطرناک سادگی ہے۔ زبان کسی ایک مذہب کی ملکیت نہیں۔ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں۔ مراٹھی صرف مراٹھوں کی زبان نہیں، ہندی صرف ہندوؤں کی زبان نہیں۔ سنسکرت صرف کسی ایک طبقے کی ملکیت نہیں۔ پنجابی صرف سکھوں کی زبان نہیں۔ زبانیں مذہبی سرحدوں سے بہت بڑی ہوتی ہیں۔ اردو میں غیر مسلم شعرا نے لکھا، ہندی میں مسلمانوں نے لکھا، مراٹھی میں مختلف مذہبی پس منظر رکھنے والے ادیبوں نے اپنی تخلیقات پیش کیں۔ یہی ہندوستان کی تہذیبی حقیقت ہے۔

@ تین زبانیں سیکھنے والا بچہ، تین دنیاؤں سے جڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہندوستان میں کثیر لسانی ہونا کمزوری نہیں، طاقت ہے۔ مردم شماری نے ہندوستان میں دو لسانی اور تین لسانی استعمال کے اعداد وشمار بھی مرتب کیے ہیں۔ ایک بچہ اگر گھر میں اردو، اسکول میں مراٹھی اور وسیع تر رابطے کے لیے ہندی یا انگریزی سیکھتا ہے تو وہ اپنی شناخت کھو نہیں رہا؛ وہ اپنی دنیا وسیع کر رہا ہے۔ اس لیے زبانیں جتنی زیادہ، رابطے اتنے زیادہ۔ الفاظ جتنے زیادہ، خیالات اتنے وسیع۔ اور مکالمے جتنے زیادہ، تعصب کے امکانات اتنے کم۔

@ سوشل میڈیا کے دور میں لسانی ذمہ داری۔۔۔۔۔

آج زبان کا مسئلہ صرف گلی، محلے، بازار یا سیاسی جلسے تک محدود نہیں۔ سوشل میڈیا نے ہر شخص کو ناشر بنا دیا ہے۔ ایک جملہ چند سیکنڈ میں ہزاروں لوگوں تک پہنچ سکتا ہے۔ ایک زبان کے خلاف مذاق، ایک علاقے کے لہجے کی توہین یا کسی لسانی گروہ کے خلاف نفرت انگیز تبصرہ چند لمحوں میں وائرل ہو سکتا ہے۔ اس لیے آج ہمیں صرف آزادی؟ اظہار کی بات نہیں کرنی چاہیے؛ ہمیں ذمہ داری؟ اظہار کی بات بھی کرنی چاہیے۔ ہمیں یہ طے کرنا ہوگا کہ ہمارے الفاظ لوگوں کو جوڑیں گے یا توڑیں گے۔

@ زبان کے نام پر سیاست کب خطرناک ہو جاتی ہے؟۔۔۔۔

جب زبان عوام کی خدمت کے بجائے سیاسی شناخت کا ہتھیار بن جائے، تب مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر زبان کے نام پر کسی کو روزگار سے محروم کیا جائے، کسی شہری کو "باہر والا" کہا جائے، کسی کے لہجے کی بنیاد پر اس کی حب الوطنی پر سوال اٹھایا جائے یا کسی زبان کو بولنے والے پورے طبقے کو شک کی نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ زبان کی خدمت نہیں۔ یہ زبان کے نام پر انسان کی تقسیم ہے۔ زبان کا سوال ہمیں جوڑنے والا ہونا چاہیے، توڑنے والا نہیں۔

@ اصل سوال زبان کا نہیں، ذہن کا ہے۔۔۔۔۔

آخر میں مسئلہ یہ نہیں کہ کون سی زبان بڑی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہماری سوچ کتنی بڑی ہے؟ اگر سوچ وسیع ہے تو ہم اپنی زبان سے محبت کرتے ہوئے دوسری زبان کا احترام کر سکتے ہیں۔ اگر سوچ محدود ہے تو اپنی زبان کا فخر بھی نفرت میں بدل سکتا ہے۔ ہمیں بچوں کو یہ نہیں سکھانا چاہیے: "ہماری زبان سب سے اچھی ہے، باقی سب خراب ہیں۔" بلکہ یہ سکھانا چاہیے: "ہمیں اپنی زبان سے محبت ہے اور ہمیں دوسری زبانوں کا بھی احترام ہے۔" یہی لسانی تہذیب ہے۔

@ زبانیں میراث نہیں، امانت ہیں۔۔۔۔۔

زبانیں کسی ایک نسل کی جاگیر نہیں ہوتیں۔ ہم انہیں اپنے بزرگوں سے حاصل کرتے ہیں اور آنے والی نسلوں کے حوالے کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے زبان ہماری ملکیت نہیں، امانت ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اسے زندہ رکھیں، سنواریں، اس میں علم پیدا کریں، ادب تخلیق کریں اور نئی نسل تک منتقل کریں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں کہ جس طرح ہمیں اپنی زبان عزیز ہے، اسی طرح دوسرے انسان کو بھی اپنی زبان عزیز ہے۔

میری اردو میری محبت ہے؛ کسی دوسرے کی مراٹھی اس کی محبت ہے؛ کسی کی ہندی اس کی شناخت ہے؛ کسی کی پنجابی اس کی روح کی آواز ہے؛ کسی کی تمل، بنگالی، گجراتی، تیلگو یا کشمیری اس کی تہذیبی یادداشت ہے۔ ہم اپنی زبان کو بلند کرنے کے لیے دوسروں کی زبان کو نیچا کیوں کریں؟

زبان اگر انسان کو انسان سے ملائے تو نعمت ہے۔ زبان اگر علم کے دروازے کھولے تو روشنی ہے۔ زبان اگر تہذیب کو نسل در نسل منتقل کرے تو امانت ہے۔ لیکن زبان اگر نفرت، تعصب، ظلم اور تقسیم کا ذریعہ بن جائے تو مسئلہ زبان میں نہیں، اسے استعمال کرنے والی ذہنیت میں ہے۔

اس لیے آج ہمیں زبانوں کے درمیان جنگ نہیں، مکالمہ چاہیے۔ اجارہ داری نہیں، احترام چاہیے۔ تعصب نہیں، تہذیبی شعور چاہیے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ — زبان کسی کی میراث نہیں؛ زبان انسانیت کی مشترکہ امانت ہے۔ اپنی زبان سے محبت کیجیے، مگر دوسری زبان سے نفرت نہ کیجیے۔ زبانیں بچائیے، انسانوں کو تقسیم نہ کیجیے۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | سنیچر، ۲۹، اگست ۲۰۲۶ء

آسماں سے آتی ہے جو بھی بلا
وہ پوچھتی ہے مجبوروں کے گھر کا پتہ

بنگال کے ووٹروں کو پہلے SIR نے دھچکا پہنچایا اور اس وقت 2027 کے لئے جو مردم شماری (Census) کا کام جاری ہے اور جس میں سوالات کے بوچھار ہیں اور لوگوں نے SIR کے ذریعہ چوٹ کھانے کے بعد ہر طرح کے حالات کا سامنا کرنے کے لئے خود کو تیار کرلیا اور Census کا کام کرنے والے رضا کار جو زیادہ تر اسکولوں کے اساتذہ ہیں اور انہیں اسکول کی پڑھائی کو یکسر بند کر کے مردم شماری کے کاموں میں لگا دیا گیا جو گلی گلی محلے محلے پریشان حال، دھوپ اور بارش اور شدید گرمی کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے فرائض منصبی کو کسی طرح سے نبھا رہے ہیں اور ہر ممکنہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے اور نہ ہی وہ اسے برداشت کریں گے کہ کوئی ان کی شکایت اوپر تک پہنچائے، لیکن ایسے محلوں، گلی کوچے میں جہاں کی بستی ترقی اور تعلیم سے کوسوں دور ہے ان علاقوں میں کام کرنے والے رضا کاروں کو صحیح معنوں میں کام کرنے میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جیسے وہ رضا کار ان سے پوچھتے ہیں تعلیم کہاں تک ہے تو وہ ہنس کر کہتے ہیں اس بستی سے آج تک کوئی اسکول نہیں گیا۔ اس سوال پر کہ گھر میں رکھے رسوئی گیس سلنڈر ہیں تو وہ طنزیہ انداز میں پوچھتے ہیں...... ایک بھی سلنڈر نہیں، کیا تم لوگ گیس سلنڈر اور کنکشن دلا دوگے۔ اب بھلا وہ رضا کار ان سے کیا کہے اور وہ جیسے تیسے فارم کی خانہ پری کر کے چل دیتا ہے کیوں کہ ان کو کسی بھی سوال کا جواب ڈھنگ سے نہیں ملتا۔ اس وقت پورے کولکاتا شہر کی یہ حالت ہے کہ تمام فٹ پاتھوں کو صاف کیا جارہا ہے اور وہاں اسٹال لگانے والے یا وہاں شب بسری کرنے والوں کو مکمل طور پر اجاڑ کر رکھ دیا گیا ہے۔ کولکاتا کی سڑکوں پر، فٹ پاتھوں پر اگر اسٹال (ڈالا) لگانے والوں کی تعداد معلوم کی جائے تو پتہ چلے گا کہ کولکاتا شہر کی نصف آبادی انہی فٹ پاتھوں پر اسٹال لگاتی ہے اور رات کو اسی فٹ پاتھ پر تار پولین کے نیچے شب بسری کرتی ہے، دوسرے ہر اسٹال میں کام کرنے والے کم از کم تین چار ورکر ہوتے ہیں اور صبح سے لے کر اندھیرا ہونے تک وہ اسی کھانے پینے کے اسٹال یا کپڑوں، لیڈیز گارمنٹس اور سلیپر، جوتے کے اسٹال وغیرہ میں کام کرتے ہیں اور ایک اسٹال والا جس کا اسٹال دو گز سے تجاوز نہیں کرتا، لیکن وہی اسٹال کا مالک کم از کم تین چار ورکروں کے گھروں کی کفالت کرتا ہے، اب ایسی صورت میں اسٹال والے تو دربدر بنے اور ہر اسٹال سے کم از کم تین ورکرس نفسی نفسی کی حالت میں مدغم ہو گئے، اب وہ کہاں سے اپنے گھر والوں کے لئے رات کے کھانے کا انتظام کرے۔ یہ ٹھیک ہے کہ فٹ پاتھ لوگوں کے چلنے پھرنے کے لئے وہاں غیر قانونی طور پر اسٹال بنالینا بالکل غلط ہے لیکن ان اسٹال والوں کے ذریعہ تو حکمراں جماعت اپنے ووٹ بینک کو بہتر بناتی ہے اور اگر کسی علاقے میں غیر قانونی طور پر اسٹال لگانے والے مقامی لوگوں کے لئے مصیبت بن جائیں اور وہ حکمراں جماعت کے متعلقہ وزیر تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہو جائے اور اپنی بپتا سنائے تو اس وزیر کی زبان سے یہی نکلے گا "دیکھ چی" "بھائی چی" "کوریو" کورتے پاری تمی امیکا کرو"۔

ابھی تو بنگال میں نئی حکومت بنی ہے اور حکومت کا ہر وزیر اپنے رپورٹ کارڈ کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہے، ہر ایک کی زبان پر بلند وبانگ دعوے ہیں اور اگر نئی حکومت کے تمام وزرا اسی طرح سے کام کرتے ہوئے اپنا رپورٹ کارڈ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے تو اس سے بڑھ کر اچھی بات کیا ہوگی۔ ابھی نئی حکومت نے اپنے 100 دنوں کی تکمیل کا رپورٹ کارڈ منکشف کیا اور اس سے کس کو فائدہ پہنچا اور کون لوگ محروم رہے اس کی یاد دہانی کرانا بھی غیر ضروری ہے کیوں کہ "اب کس کو کیا ملا یہ مقدر کی بات ہے" کہ مصداق فائدہ اٹھانیوالے ہر طرح سے اور ہر صورت حال میں اپنے فائدے کی راہ ڈھونڈ نکالتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کا دامن پکڑ کر آگے بڑھنا چاہیے بھلے ہی انا کو ٹھیس پہنچے چاہے عزت وناموس کو دھچکا پہنچے لیکن ترقی تو ہو ہی جائے گی۔ البتہ اس زمرے میں سبھی آتے ہیں سوائے مسلمان کے، اس ملک کے مسلمانوں کی یہ بدقسمتی ہے کہ آزادی کے 79 سال گزر جانے کے بعد بھی وہ حکمراں وقت کی نظروں میں کھٹکتے رہے۔ اگر ایسی بات نہ ہوتی تو سرکاری زمروں میں مسلمانوں کی تعداد 2% سے آگے بڑھتی لیکن اب تو 1.5% ہو کر رہ گئی ہے۔ موجودہ حکومت سے اگر مسلمانوں کو کوئی امید نہیں ہے تو اس ریاست میں کانگریس، بایاں محاذ اور ترنمول کانگریس نے 78 برسوں تک حکومت کی اور کسی بھی حکومت میں سرکاری زمروں میں مسلمانوں کی تعداد 2% سے آگے نہیں بڑھی۔ کانگریس سچر کمیٹی کی سفارشات بھی بے معنی اور فضول رہی البتہ اس سچر کمیٹی رپورٹ کو منظر عام پر لانے کا کریڈٹ بہت سارے لوگوں نے لیا۔ مسلمان ہر دور میں صرف ووٹ بینک بنے رہے۔ جب الیکشن کا وقت آتا ہے تو چند ٹوپی اور داڑھی والے بھی اچانک مسلمانوں کا ہمدرد بن کر سامنے آجاتے ہیں اور مسلمانوں کے سیکولر ووٹوں کا بٹوارہ کر کے اپنی ہر دلعزیزی سے شاباشی کے نام اٹیچی بھی حاصل کرلیتے ہیں اور اب تو اٹیچی کا بوجھ بھی اٹھانا ضروری نہیں بس انگلیوں کی جنبش اور موبائل کے ذریعہ منی ٹرانسفر اور "رند کے رند رہے......" دلچسپی کی بات ہے کہ الیکشن آتے ہی کچھ ناقدین کو خیال آتا ہے مسلمانوں کو جگایا جائے اور پھر وہ دھڑلے سے اخباروں میں مسلمانوں کے اندر بیداری لانے کا کام شروع کردیتے ہیں اور اخبار میں بس "پھٹا پوسٹر نکلا ہیرو" کی جگہ پروبلین ہی باہر نکلتا ہے۔

(ح الف ف)

پنڈ یشور: ریاست کا پہلا ایس این جی پلانٹ کی تعمیر، 13,052 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری

آسنسول: 28 / اگست، (عوامی نیوز سروس): صاف توانائی کی طرف ایک اہم قدم میں، ریاست کے پہلے مصنوعی قدرتی گیس (SNG) پلانٹ کو جھسول موضع میں، ECL کے سون پور بازاری کول فیلڈ کے اندر قائم کرنے کی تیاریاں شروع ہوگئی ہیں۔ مجوزہ پروجیکٹ میں تقریباً 13,052 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری شامل ہوگی۔ کول انڈیا اور گیل کے مشترکہ منصوبے کول گیس انڈیا لمیٹڈ (سی جی آئی ایل) کی تین رکنی ماہر ٹیم نے پروجیکٹ سائٹ کا تین روزہ ابتدائی سروے مکمل کرلیا ہے۔ سی جی آئی اے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر پیوش کمار کی قیادت میں ایک سروے کے بعد، مجوزہ جگہ کو ایس این جی پروجیکٹ کے لیے منظور کیا گیا۔ گیس فی کیشن ٹیکنالوجی پر مبنی اس منصوبے کو تقریباً 190 ایکڑ اراضی پر تیار کرنے کا منصوبہ ہے۔ پلانٹ کو سالانہ تقریباً 1.93 ملین میٹرک ٹن کوئلے کی ضرورت ہوگی جو سون پور بازاری پروجیکٹ سے فراہم کی جائے گی۔ مجوزہ پلانٹ کا ہدف تقریباً 1.83 ملین میٹرک میٹر روزانہ اور تقریباً 633.66 ملین کیوبک میٹر مصنوعی قدرتی گیس سالانہ ہے۔ ماحولیاتی اور سماجی منظوری کے عمل کے ایک حصے کے طور پر اس منصوبے کو 21 ستمبر کو عوام کے دیکھنے کے لیے پیش کیا جائے گا۔ ایک سماعت منعقد کی جائے گی جہاں مقامی باشندے اور دیگر اسٹیک ہولڈرز اس منصوبے پر اپنی رائے، تجاویز اور اعتراضات پیش کرسکیں گے۔ سون پور بازاری ایریا آفس کے کانفرنس روم میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر پیوش کمار نے مجوزہ پروجیکٹ کے بارے میں تفصیلی جانکاری فراہم کی۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کو اگلے پانچ سالوں میں مرحلہ وار نافذ کرنے کا منصوبہ ہے۔ ڈاکٹر کمار کے مطابق، ایس این جی پروجیکٹ ماحول دوست توانائی کی پیداوار کو فروغ دے گا جبکہ آلودگی کو کم کرنے میں مدد کرے گا۔ مزید برآں، اس منصوبے سے خطے میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہونے کی امید ہے۔

کنتی اپارٹمنٹس کی تعمیر پر سوال، تحقیقات کا مطالبہ، رہائشیوں کا رجسٹریشن نہ ہونے کا الزام

آسنسول: 28 / اگست، (عوامی نیوز سروس): رانی گنج پنچایت کے تحت صاحب گنج بائی پاس کے قریب واقع کنتی اپارٹمنٹس کی تعمیر نے تنازعہ کو جنم دیا ہے۔ مقامی رہائشیوں نے اپارٹمنٹس کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ رہائشیوں کا الزام ہے کہ اپارٹمنٹ کے مالک اشوک ہیلا جو کہ آگرہ گرام پنچایت کے سابق رکن ہیں، نے مکمل ادائیگی حاصل کرنے کے باوجود ابھی تک فلیٹ کا اندراج نہیں کرایا ہے۔ مکینوں کا کہنا ہے کہ شکایت کرنے پر انہیں دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ڈپارٹمنٹ میں رہنے والی جھمپا چٹرجی نے کہا کہ اپارٹمنٹ کے مالک اشوک ہیلا نے فلیٹ کے لیے تمام رقم لے لی اور ابھی تک اسے رجسٹر نہیں کرایا اس نے اس واقعہ کے بارے میں پولیس کمشنر کو تحریری شکایت درج کرائی ہے انہوں نے مزید کہا کہ تمام رقم ادا کرنے کے باوجود انہیں ابھی تک اپنا فلیٹ نہیں ملا۔ وہ کرائے کے مکان میں رہنے پر مجبور ہے۔ فلیٹس میں رہائش پذیر لوگوں کا کہنا تھا کہ یہاں حفاظتی انتظامات نہیں، لفٹ کا کوئی انتظام نہیں، اس محکمے میں رہنے والے تمام لوگوں کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے ٹی ایم سی کے دور میں اشوک ہیلا کو علاقے میں ایک طاقتور لیڈر کے طور پر جانا جاتا تھا۔ دھوکہ دے کر کروڑوں کا مالک بن گیا ہے۔ اس نے علاقے میں غیر قانونی طور پر ایک بڑا ہوٹل بھی بنا رکھا ہے۔ اپارٹمنٹس میں رہنے والے لوگوں کا کہنا تھا کہ اپارٹمنٹس میونسپل کارپوریشن اور پنچایت کے اصولوں کے مطابق نہیں بنائے گئے ہیں اور نہ ہی یہاں حفاظتی انتظامات ہیں اس معاملے میں آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ میں شکایت درج کرائی گئی ہے اس سلسلے میں انسانی حقوق کمیشن کے اہلکار جے دیپ مکھرجی نے بتایا کہ اپارٹمنٹ کے دستاویزات کی جانچ کی جائے گی تعمیرات میں جو بھی اہلکار قصوروار پایا گیا اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

☆

آسنسول-درگاپور پولس کمشنریٹ کے پولس کمشنر نے خصوصی موبائل فرانسک وین کو ہری جھنڈی دکھائی

آسنسول: 28 / اگست، (عوامی نیوز سروس): آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ (ADPC) کے اندر جرائم کی تحقیقات کو زیادہ سائنسی اور موثر بنانے کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے پولیس کمشنر ڈاکٹر پرناو کمار نے خصوصی موبائل فرانزک وین کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر سینئر پولیس افسران کے علاوہ مختلف تھانوں کے انسپکٹرز بھی موجود تھے۔ اہلکاروں کے لیے موبائل فرانزک وین پولیس افسران کے ساتھ مختلف تھانوں کے آئی سیز اور او سیز بھی موجود تھے۔ افسران کو موبائل فرانزک وین کی صلاحیتوں اور جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرنے کے لیے مختلف کٹس کے درست استعمال، ان کے تحفظ اور ابتدائی تفتیش کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا گیا۔ موبائل فرانزک وین میں کل 14 خصوصی فرانزک کٹس فراہم کی گئی ہیں۔ ان میں ایک عام ثبوت جمع کرنے کی کٹ، ایک DNA نمونہ جمع کرنے کی کٹ، ایک خون کی جانچ کی کٹ، اور جرم کے مقام سے اہم ثبوت اکٹھا کرنے کے لیے ضروری دیگر سامان شامل ہیں یہ وین پولیس کو جائے وقوعہ پر ابتدائی سائنسی تحقیقات کرنے اور اہم شواہد کو محفوظ طریقے سے جمع کرنے کے قابل بنائے گی اس سے تفتیشی عمل کو تیز کرنے اور شواہد پر مبنی تحقیق کو تقویت دینے کی توقع ہے اے ڈی پی سی کا یہ اقدام سنگین جرائم کی تفتیش میں جدید فرانزک تکنیک کے استعمال کو فروغ دے گا اور پورے پولیس کمشنریٹ کے علاقے میں سائنسی تفتیشی نظام کو مزید مضبوط کرے گا۔

کلٹی فیکٹری پر کنٹریکٹ ورکرز مشتعل، دروازے بند، بڑے احتجاج کا انتباہ

آسنسول: 28 / اگست، (عوامی نیوز سروس): کلٹی کول گروتھ ورکس (کلٹی کارخانہ) میں صبح مرکزی تنخواہ کے ڈھانچے کے تحت کم از کم ماہانہ 26,000 روپے کی تنخواہ کی مانگ کو لے کر کشیدگی پھیل گ۔ سینکڑوں کنٹریکٹ ورکرز، روپے سے کم اجرت پر کام کررہے ہیں فیکٹری کے مین گیٹ پر شدید احتجاج کیا اور انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی کی۔ مشتعل کارکنوں کا الزام ہے کہ وہ برسوں سے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال کر فیکٹری کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں اس کے باوجود انتظامیہ ان کی اجرت بڑھانے سے مکمل طور پر لاتعلق ہے۔ کارکنوں کے مطابق، وہ پہلے بھی کئی بار پرامن طریقے سے اجرت میں اضافے کا مطالبہ کر چکے ہیں، لیکن ہر بار انہیں صرف خالی یقین دہانیاں ہی ملیں۔ یہ اچانک احتجاج جو صبح شروع ہوا، توقع ہے کہ فیکٹری کے انتظامی اور آپریشنل کاموں میں خلل پڑے گا احتجاج کرنے والی یونینوں اور کارکنوں نے واضح طور پر خبردار کیا ہے کہ وہ اس بار پیچھے نہیں ہٹیں گے اگر انتظامیہ نے مرکزی تنخواہ کے ڈھانچے کے مطابق 26,000 پے اسکیل کو لاگو کرنے کے بارے میں فوری طور پر کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں لیا، تو آنے والے دنوں میں ایک بڑا اور زیادہ جارحانہ احتجاج شروع کیا جائے گا، جس میں روڈ بلاک بھی شامل ہے۔

درگاپور فائر ڈپارٹمنٹ کو کثیر المنزلہ عمارتوں میں آگ بجھانے کیلئے جدید ترین سیڑھی فراہم

آسنسول: 28 / اگست، (عوامی نیوز سروس): کثیر المنزلہ عمارتوں میں آگ لگنے کے واقعات سے نمٹنے کے لیے درگاپور کا فائر ڈپارٹمنٹ اب اور بھی مضبوط ہوگیا ہے پہلی بار، درگاپور فائر ڈپارٹمنٹ کو ایک جدید ترین بڑی سیڑھی ملی ہے فائر ڈپارٹمنٹ کے ذرائع کے مطابق یہ سیڑھی کثیر المنزلہ یا بلند و بالا عمارتوں میں لگی آگ کو جلد بجھانے اور پھنسے ہوئے لوگوں کو بحفاظت باہر نکالنے میں اہم کردار ادا کرے گی درگاپور انڈسٹریل ایریا میں گزشتہ چند برسوں کے دوران کثیر المنزلہ رہائشی عمارتوں میں آگ لگنے کے کئی واقعات پیش آئے ہیں۔ اس وقت فائر فائٹرز کو اونچی منزلوں تک پہنچنے، آگ پر قابو پانے اور لوگوں کو بچانے میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ چونکہ درگاپور فائر ڈپارٹمنٹ کے پاس اپنی بڑی سیڑھی کی کمی تھی، اس لیے اسے جب بھی ضرورت پڑی قریبی انڈال ہوائی اڈے یا درگاپور اسٹیل پلانٹ سے سیڑھی لانی پڑتی تھی جس کی وجہ سے جائے وقوعہ پر سیڑھیوں کی آمد میں تاخیر ہوتی جس سے تشویشناک صورتحال پیدا ہو جاتی۔ درگاپور فائر ڈپارٹمنٹ طویل عرصے سے اپنی بڑی سیڑھی کا مطالبہ کررہا ہے آخر کار، یہ مطالبہ پورا ہوگیا ہے، جس سے کثیر المنزلہ رہائشی، تجارتی، یا بلند و بالا عمارتوں میں آگ لگنے کی صورت میں تیزی سے بچاؤ اور آگ بجھانے کی صلاحیت میں اضافہ متوقع ہے۔ درگاپور ایسٹ کے ایم ایل اے چندر شیکھر بندیوپادھیائے نے درگاپور فائر اسٹیشن کا دورہ کرکے نئی سیڑھی کا معائنہ کیا انہوں نے فائر حکام سے بات کی اور نئے انفراسٹرکچر کے بارے میں تفصیل سے معلومات حاصل کیں فائر حکام کا کہنا تھا کہ اس سیڑھی کے آنے سے کام میں کافی آسانی ہوگی۔

روپنارائن پور: ٹوٹو سروس کی دکان میں زوردار دھماکہ، مالک جھلسا

آسنسول: 28 / اگست، (عوامی نیوز سروس): روپنارائن پور کے اڈنگا موڑ کے قریب سمدی روڈ پر ٹوٹو سروس کی دکان میں دوپہر ایک زوردار دھماکے نے بڑے پیمانے پر خوف و ہراس پھیلا دیا۔ دھماکے کے بعد دکان میں زبردست آگ لگ گئی۔ اطلاع کے مطابق یہ واقعہ دوپہر 12 بجے کے قریب پیش آیا۔ اطلاعات کے مطابق اڈنگا کراسنگ پر واقع ما اے آٹوموبائل ٹوٹو سروس کی دکان میں ٹوٹو کی بیٹری اچانک پھٹ گئی۔ اس کے بعد آگ پوری دکان میں پھیل گئی اور وہاں رکھی دوسری بیٹریاں بھی یکے بعد دیگرے پھٹ گئیں۔ مسلسل دھماکوں سے آس پاس کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ حادثے میں دکان کے مالک سبھاش پال شدید جھلس گئے یہ سن کر آس پاس کے لوگ جائے وقوعہ پر پہنچے اور کسی طرح اسے دکان سے باہر نکالا۔ اس کے بعد اسے فوری طور پر ضلع اسپتال لے جایا گیا، جہاں اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی دو فائر انجنوں نے روپنارائن پور میں آگ پر قابو پالیا تھانے کی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ آگ کی شدت کو دیکھتے ہوئے چترنجن اور آسنسول سے دو فائر انجنوں کو بلایا گیا فائر فائٹرز نے کافی کوشش کے بعد آگ پر قابو پالیا۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔ ابتدائی تحقیقات میں دھماکے اور آگ لگنے کی ممکنہ وجہ بیٹری میں شارٹ سرکٹ بتائی گئی ہے۔ تاہم حادثے کی اصل وجہ کا تعین تفصیلی تحقیقات کے بعد ہی ہوسکے گا۔

آسنسول کارپوریشن کے سائن بورڈ پر اردو کو دوبارہ جگہ دینے کی مانگ پر انجمن ترقی اردو ہند کی ضلعی کمیٹی کا کمشنر کو عرضداشت

آسنسول: 28 / اگست، (عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن کی عمارت کی پیشانی پر واقع کارپوریشن کے سائن بورڈ پر ایک زمانے سے بنگلہ، ہندی اور انگریزی کے علاوہ اردو کو بھی جگہ دی گئی تھی مگر گذشتہ دنوں اچانک اس بورڈ کو ہٹا کر نیئر نگ کا نیا بورڈ لگایا گیا اور حیرت انگیز طور پر اس نئے بورڈ سے اردو حذف کردی گئی اس خبر کے منظر عام پر آتے ہی پوری اردو آبادی میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ کارپوریشن کے سائن بورڈ سے اردو کے ہٹائے جانے کو لسانی تعصب کی بو محسوس کی جانے لگی سوشل میڈیا پر زوردار بحث شروع ہوگئی مرکز علم وادب نامی ایک نوزائیدہ تنظیم نے سب سے پہلے اردو کو دوبارہ شامل کئے جانے کا تحریری مطالبہ کارپوریشن انتظامیہ سے کیا اب انجمن ترقی اردو ہند ضلع پچھم بردوان آسنسول نے بھی اسی مطالبے کی حمایت میں نہ صرف آواز اٹھائی بلکہ انجمن کے جنرل سکریٹری ماسٹر محمد سلیمان کی قیادت میں انجمن کی ایک وفد نے کارپوریشن کے کمشنر کو عرضداشت سونپا ہے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے ماسٹر محمد سلیمان نے کہا کہ ایک زمانے سے آسنسول کارپوریشن کے سائن بورڈ پر دیگر زبانوں کے ساتھ اردو کو بھی جگہ دی گئی تھی مگر اب اچانک کارپوریشن کی تشکیل شدہ بورڈ انتظامیہ نے سائن بورڈ سے اردو ہٹا کر اردو دشمنی کا ثبوت پیش کیا ہے انجمن اس سائن بورڈ پر دوبارہ اردو شامل کئے جانے کا پرزور مطالبہ کرتی ہے موصوف نے آسنسول کارپوریشن علاقے کے اہل علم وادب اور دیگر علمی وادبی تنظیموں کے ذمہ داران سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مطالبے کی حمایت میں سامنے آئیں اور زیادہ سے زیادہ عرضداشت پیش کرکے کارپوریشن انتظامیہ کو اپنے فیصلے پر نظرثانی کرنے پر مجبور کریں۔

☆

براکر: مسروقہ تقریبا 250 گرام چاندی اور 6-7 گرام سونا برآمد

آسنسول: 28 / اگست، (عوامی نیوز سروس): براکر شہر کے وارڈ نمبر 68 کے کریم ڈانگا علاقے میں پنکج سریواستو کے گھر میں چھ دن تک جاری رہنے والی چوری کی واردات میں براکر پولیس نے ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس نے ایک لاکھ روپے سے زائد مالیت کے چوری شدہ سونے اور چاندی کے زیورات برآمد کر لیے ہیں۔ اس معاملے میں دو افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ایک 17 سالہ مقامی نابالغ، جس کی شناخت چوری کے مرکزی ملزم کے طور پر کی گئی ہے، کو جوینائل ہوم بھیج دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں براکر پھانڑی میں آسنسول-درگاپور پولس کمشنریٹ کے کلٹی اے سی پی ایم ڈی جاوید حسین کی قیادت میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کے دوران پولیس افسران نے پورے واقعہ کی تفصیلات فراہم کیں۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر اشوک سنگھ مہاپاترا، براکر پھانڑی اسٹیشن ہاؤس آفیسر انجن راجک، اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر عاصم چکرورتی موجود تھے۔ پولیس نے بتایا کہ نیرسا کے رہنے والے رنتو ماجھی کو بگونیا درگا مندر کے قریب اس کی دکان سے چوری کے زیورات خریدنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: نیپال بحران: مردہ خانوں

30 سے 50 لاشیں رکھی جاسکتی ہیں۔ موجودہ گنجائش پر پہلے ہی دباؤ ہونے کے باعث امید ہے کہ عارضی مرکز میں تقریباً 250 لاشیں رکھنے کی جگہ مل جائے گی۔ اگر یہ گنجائش بھی کم پڑ جاتی ہے تو حکام نے اضافی متبادل کے طور پر دیوگھاٹ میں واقع برقی شمشان گھاٹ کا استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بھرت پور میٹروپولیٹن سٹی اس عارضی سہولت مرکز کی مرمت کرے گا اور اسے ضروری سہولتوں سے لیس کرے گا۔ حکام کا منصوبہ کمروں کے اندر درجہ؟ حرارت کو کنٹرول کرنے، ایئر کنڈیشنر لگانے اور لاشوں کے گلنے سڑنے کے عمل کو سست کرنے کے لیے خشک برف کا استعمال کرنے کا ہے۔

بتایا جارہا ہے کہ چتوان ایسوسی ایشن آف انڈسٹریز، چتوان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور رتن نگر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری خشک برف کا انتظام کرنے پر رضامند ہوگئے ہیں۔ لاپتہ افراد کی تلاش میں خاندان چتوان پہنچ رہے ہیں۔ جیسے جیسے لاشیں مل رہی ہیں، سیلاب کے بعد سے لاپتہ افراد کے رشتہ دار رسوا، نواکوٹ، گورکھا اور دیگر اضلاع سے چتوان پہنچنے لگے ہیں۔ جمعرات کو جب ملازمین عارضی مرکز تیار کررہے تھے، تب رشتہ دار لاپتہ اہل خانہ کے افراد کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے وہاں پہنچ رہے تھے۔ یمن بانو چلچلاتی گرمی میں ایک خیمے کے سائے میں بیٹھی اپنی 2 دادی یا نانی کی خبر کا انتظار کررہی تھیں، جو نواکوٹ کے تریشولی بازار میں رہتی تھیں اور سیلاب کے بعد سے ان سے کوئی رابطہ نہیں ہو پایا تھا۔ اس درمیان ایک فکر انگیز خبر یہ سامنے آرہی ہے کہ تقریباً 93 ہزار افراد نیپال میں مدد کے منتظر ہیں۔ جمعہ کے روز 'ریڈ کراس' کے ایک افسر کے مطابق کم از کم 93 ہزار لوگ ایسے ہیں جو نیپال میں سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور انھیں فوری مدد کی ضرورت ہے۔ 'ریڈ کراس' نے دوسری بار سیلاب آنے کے خطرہ کو دیکھتے ہوئے انتہائی تشویش کا اظہار بھی کیا ہے۔ ایک افسر نے کہا کہ ممکنہ دوسرے سیلاب کو لے کر بے حد محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

بقیہ: نیپال نے ہند-چین

برباد ہو بھی گیا ہے تو غیر ملکی مدد لینے کے وہ روادار نہیں۔ اس غدر کے بعد ہی ہر طرف شور وغل کا ماحول تیار ہوگیا۔ اس انکار کے بعد اب ہمالیہ پربت میں کس کی کارستانی کام کررہی ہے۔ جمعہ کو نیپال کے وزیر خارجہ کے ترجمان لوک بہادر چھتری نے یہ بیان دیا کہ ایسے نازک حالات میں غیر ملکی مدد کا آنا تو کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن ہمارے فوجی گارڈ یہ کام بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ سردست غیر ملکی مدد کی حاجت نہیں ہے۔ بتایا تو یہ بھی گیا ہے کہ اس نازک صورت حال میں نیپال کو بھارت، چین، امریکہ، جاپان، سری لنکا و دکھن کوریا، بنگلہ دیش نے پوری مدد دینے کی بات کہی تھی مگر اس تجویز کو نیپال نے خارج کردیا ہے۔ امدادی اشیاء نہ لینے کے بعد انسانیت کا جو تقاضا ہے وہ تو پورا ہونا چاہیے اور ہندستان نے 5 . 7 4 ٹنا نسانیت کی مدد کی ہے۔ 10 لاکھ ڈالر دکھن کوریا نے دینے کی پہل کی ہے مگر نیپال ان امداد کو خاطر میں نہیں لا رہا ہے۔

بقیہ: میرے 14,100 کروڑ روپے

6203؟ کروڑ کے قرض کے بدلے 14,100؟ کروڑ کی وصولی ہوچکی ہے۔ بہت سے دوسرے قرض دہندگان نے اپنے قرضوں کا تصفیہ کرلیا ہے اس ایپ کو قرض کی کل رقم کی ادائیگی کے ذریعے صرف ایک حصہ ادا کیا گیا ہے۔ ہندوستانی عدالتی نظام بھی اس پر کوئی سوال نہیں اٹھاتا۔ درحقیقت، مالیا کی پوسٹ مبارکباد کے نیچے طنزیہ طنز پر مشتمل ہے۔ وہ بالواسطہ طور پر سوال کرتا ہے کہ کوئی اتنا بڑا قرضہ معمولی رقم کے عوض معاف کیسے کر سکتا ہے، جب کہ اس کے قرض کی کل رقم تقریباً دوگنی وصولی کے بعد بھی اسے رہائی سے انکار کیا جاتا ہے۔ دراصل، صرف ایک دن پہلے، سبھاش چندر کو قرض معافی کے معاملے میں نیشنل کمپنی لا ٹریبونل (NCLT) سے بڑی راحت ملی تھی۔ ان کی مختلف کمپنیوں پر کل 22,006 کروڑ روپے کے بقایا قرض تھے، اور کمپنیاں انہیں ادا کرنے سے قاصر تھیں۔ سبھاش چندر ان قرضوں کے ضامن تھے۔ تاہم، اس بڑے قرض کی ادائیگی میں ناکام ہونے کے باوجود، سابق بی جے پی حمایت یافتہ رکن اسمبلی کو زیادہ پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کے بجائے، کمپنی لا ٹریبونل نے اس کے لیے سودے کی قیمت پر قرض کا تصفیہ کرنے کا ایک طریقہ فراہم کیا ہے۔ وہ اپنے ذاتی اثاثوں سے صرف 6.5؟ کروڑ ادا کرنے پر ذمہ داری سے بری ہوجائے گا۔ تاہم، سبھاش کا دعویٰ ہے کہ قرض کی اصل رقم 4,000؟ کروڑ کے قریب ہے، نہ کہ 22,000؟ کروڑ کے قریب۔ ان کے حساب کے مطابق، لیا گیا کل قرض 46,000؟ کروڑ تھا۔ اس قرض کا تقریباً 90 فیصد پہلے ہی مختلف اداروں کی فروخت اور دیگر ذرائع سے ادا کیا جاچکا ہے۔ نیشنل کمپنی لا ٹریبونل نے چار ہزار کروڑ کے بقیہ قرض کے سلسلے میں مداخلت کی ہے۔

بقیہ: ہم نیتن یاہو کو

اگر کشیدگی دوبارہ بڑھی تو ہم اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کو جہنم میں بھیج دیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نیتن یاہو کے اقدامات نے صیہونی حکومت کے وجود کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ مزید برآں، ایک ایرانی اہلکار نے واضح کیا کہ ایران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو قتل کرنے کی سازش نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ نیتن یاہو ٹرمپ کو ڈرانے کے لیے غلط معلومات پھیلا رہے ہیں۔ ایک انٹرویو میں رضائی نے کہا کہ اگر کشیدگی دوبارہ بڑھی تو ہم اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کو جہنم میں بھیج دیں گے۔ ایرانی فوجی عہدیدار نے ہرمز اور لبنان کے مسائل کے حوالے سے بھی امریکہ کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ رضائی نے ریمارکس دیئے، "اگر آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی جاری رہی تو یہ امریکہ کے ساتھ تباہ کن تنازعے کا باعث بنے گا۔ جنگ بندی کی مدت کے دوران، ایران نے 70-80 ملین بیرل تیل برآمد کیا۔ اگر امریکہ نے ہرمز کی ناکہ بندی کی تو ہم پوری طاقت سے امریکی اقتصادی مفادات پر حملہ کریں گے۔" لبنان کے بارے میں، انہوں نے کہا، "دحیہ اور بیروت اسرائیل کی 'سرخ لکیریں' ہیں۔ 'اسرائیل کو لبنان کے زیر قبضہ علاقوں سے انخلا کرنا چاہیے، مستقبل کی کوئی بھی جنگ پہلے جیسی نہیں ہوگی۔

دریں اثنا، وائٹ ہاؤس نے اعلان کیا ہے کہ فی الحال ایران کے ساتھ کوئی بات چیت جاری نہیں ہے۔ سابق پریس سکریٹری کیرولین لیویٹ نے کہا کہ ایران کی فوجی طاقت کو 'آپریشن ایپک فیوری' کے ذریعے تباہ کیا گیا تھا اور اب اس کی معیشت کو 'آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ' کے ذریعے ختم کیا جائے گا۔ اس اقدام کے تحت، امریکہ نے 24 اگست کو تقریباً 60 اداروں اور جہازوں پر نئی پابندیاں عائد کیں۔ سفاک آمریت (ایران) سے بھاری قیمت چکانا اس کے لیے آپ کا شکریہ۔"

بقیہ: اگر میں چاہوں

معاملے پر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ چھاترا پریشد کے یوم تاسیس کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، کالی گھاٹ سے ترنمول سپریمو نے کہا، ''بغیر ثبوت کے الزامات مت لگائیں، اگر میں چاہتی تو میں خود ایک لائبریری بنا سکتی تھی۔'' اصل معاملہ کیا ہے؟ ریاستی لائبریری خدمات کے وزیر گوری شنکر گھوش نے حال ہی میں دعویٰ کیا کہ اسمبلی لائبریری سے رابندر ناتھ ٹیگور کی 19 کتابیں — جن میں *رابندر رچنابالی* اور *سنچایتا* کی 18 جلدیں شامل ہیں۔ ممتا بنرجی کی تحویل میں ہیں۔ مقررہ تاریخ گزر جانے کے باوجود انہوں نے انہیں واپس نہیں کیا۔ اسمبلی لائبریری کے عملے نے مبینہ طور پر ممتا سے رابطہ کیا، لیکن انہوں نے بتایا کہ کتابیں نہ تو ان کے پاس تھیں اور نہ ہی ان کے گھر پر۔ بلکہ، وہ اسمبلی کے اندر وزیراعلیٰ کے لیے نامزد کردہ چیمبر میں تھیں۔ ایک دفتر جو فی الحال شبھیندو ادھیکاری کے پاس ہے۔ پیچیدگی یہ ہے کہ اگر کتابیں اسمبلی میں وزیراعلیٰ کے دفتر میں جسمانی طور پر موجود ہوں، تب بھی انہیں سرکاری طور پر 'واپس' کے طور پر ریکارڈ نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ وہ جسمانی طور پر لائبریری میں واپس نہ آجائیں۔ اس معاملے میں ممتا کو کیا سزا ہوسکتی ہے؟ لائبریری کے وزیر نے کہا تھا کہ ادھار کتاب کو وقت پر واپس کرنے میں ناکامی پر ایک عام قاری کے خلاف اٹھائے گئے وہی اقدامات ممتا بنرجی پر بھی لاگو ہوں گے۔ ممتا نے آج اس معاملے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ الزام بے بنیاد ہے۔ کیتھیڈرل روڈ پر ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جھوٹے الزامات مت لگائیں کیا آپ کے پاس ثبوت ہیں میں خود کتابیں لکھتی ہوں اگر میں چاہوں تو ایک پوری لائبریری بنا سکتی ہوں۔

بقیہ: شہباز حکومت عمران

پاکستان میں اپنے والد کی صورتحال اور ان کی سلامتی کو لے کر تشویش کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ تازہ الزامات نے ایک بار پھر عمران خان کی جیل میں صورتحال کو لے کر بین الاقوامی سطح پر سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ عمران خان پاکستان کرکٹ کے سب سے معروف چہروں میں سے ایک رہے ہیں۔ ان کی کپتانی میں پاکستان نے 1992 میں کرکٹ ورلڈ کپ جیتا تھا۔ بعد میں انہوں نے سیاست میں قدم رکھا اور پاکستان کے وزیراعظم بنے۔ یہی وجہ ہے کہ عمران خان معاملہ میں پاکستانی سیاست کے ساتھ ساتھ کرکٹ نظام بھی سرخیوں میں ہے۔ وزیراعظم کے عہدہ سے ہٹائے جانے کے بعد عمران خان کے خلاف کئی مقدمات درج ہوئے۔ ان کے حامیوں اور پارٹی 'پاکستان تحریک انصاف' (پی ٹی آئی) کا کہنا ہے کہ ان کے خلاف کی جانے والی قانونی کارروائی سیاسی طور پر محرک ہے۔ دوسری جانب پاکستانی حکومت ان مقدمات کو قانونی کارروائی کا حصہ قرار دیتی رہی ہے۔ بہرحال، عمران خان کے بیٹوں کے تازہ الزامات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں، جب ان کے والد کی طویل عرصے سے جاری قید اور ان کی صحت و سلامتی کو لے کر تشویش برقرار ہے۔ ان کے الزامات نے پاکستان حکومت پر ایک بار پھر بین الاقوامی دباؤ بڑھا دیا ہے۔ لارڈس میں جمعرات سے انگلینڈ اور پاکستان کے درمیان دوسرا ٹیسٹ شروع ہوا، جس کے پہلے دن براڈکاسٹر نے عمران خان کے بیٹوں کا انٹرویو نشر کیا۔ عمران اس وقت پاکستان واقع اڈیالہ جیل میں ہیں، جن کی صحت کو لے کر ان کے بیٹوں نے اس انٹرویو میں تشویش ظاہر کی اور کہا کہ انہیں اپنے والد کی زندگی کے بارے میں بھی خوف ہے۔ اس انٹرویو کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) ناراض ہوگیا ہے۔ اس نے براڈکاسٹر 'اسکائی اسپورٹس' کے خلاف باقاعدہ شکایت بھی درج کرائی ہے۔ 'کرک انفو' کی ایک رپورٹ کے مطابق لارڈس ٹیسٹ کے دوران عمران خان کے بیٹوں کے انٹرویو سے پاکستان کرکٹ بورڈ اتنا ناراض ہوگیا کہ اس نے احتجاج کے طور پر وقفہ کے بعد ٹیم کو میدان میں نہ بھیجنے کے متبادل پر بھی غور کیا تھا۔ مبینہ طور پر انہوں نے خبردار کیا تھا کہ اگر انٹرویو نشر کیا گیا تو لنچ کے بعد ان کی ٹیم میدان میں نہیں اترے گی۔ اس دوران 'اسکائی اسپورٹس' نے کچھ دیر کے لیے انٹرویو روک دیا تھا، لیکن بعد میں 18 منٹ کا انٹرویو نشر کردیا۔ انٹرویو جب ختم ہوا تو پاکستان کے کھلاڑی دوسرے سیشن کے لیے میدان میں اترنے کی تیاری کر رہے تھے۔ عمران خان کے بیٹوں کا انٹرویو انگلینڈ کے سابق کپتان مائک ایتھرٹن نے کیا، جو اب بھی 'اسکائی اسپورٹس' کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس میں عمران کے بیٹوں قاسم اور سلیمان خان نے اپنے والد کی صحت کو لے کر تشویش ظاہر کی۔ عمران 3 سال سے جیل میں ہیں۔ الزام لگتے رہے ہیں کہ پاکستان کے سابق کرکٹر اور سابق وزیراعظم عمران کو جیل میں مناسب علاج نہیں ملتا۔ ان کے بیٹوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے والد کو مناسب طبی سہولت ملنی چاہیے۔ اس انٹرویو کا ٹیزر 'اسکائی اسپورٹس' پہلے ہی جاری کرچکا تھا، جس کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ نے اعتراض کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر انٹرویو نشر کیا گیا تو ان کی ٹیم لنچ کے بعد میدان میں کھیلنے نہیں آئے گی۔ اس کے بعد 'اسکائی اسپورٹس' نے انٹرویو کچھ دیر کے لیے روک بھی دیا تھا، لیکن بعد میں اسے مکمل 18 منٹ تک نشر کیا گیا۔ تاہم جب تک انٹرویو ختم ہوا، پاکستانی کھلاڑی میدان میں اترنے کی تیاری کر رہے تھے اور میچ مقررہ وقت کے مطابق ہی دوبارہ شروع ہوا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ پاکستان میں اس سیریز کی نشریات کرنے والے پی ٹی وی نے عمران خان کے بیٹوں کا انٹرویو نشر نہیں کیا۔ واضح رہے کہ پاکستان کی سپریم کورٹ نے گزشتہ ہفتہ حکم دیا تھا کہ سابق وزیراعظم کو اسلام آباد کے شفا اسپتال میں داخل کرایا جائے۔ تاہم اس کے باوجود انہیں سرکاری اسپتال لے جایا گیا اور جانچ کے کچھ ہی دیر بعد واپس جیل بھیج دیا گیا۔ عمران خان کے بیٹوں اور بہنوں نے الزام لگایا کہ یہ سپریم کورٹ کے حکم کی خلاف ورزی تھی۔ ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ عمران کو ان کے ذاتی ڈاکٹرز سے ملنے دیا جائے۔

☆

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے بچوں کے ساتھ منایا رکشا بندھن، کہا- 'راکھی کی اہمیت بھائی بہن کے رشتے سے کہیں بڑھ کر'

نئی دہلی 28 اگست: ملک بھر میں رکشا بندھن کا تہوار روایتی جوش وخروش کے ساتھ منایا جارہا ہے۔اس موقع پر صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے راشٹرپتی بھون ثقافتی مرکز میں مختلف اسکولوں اور تنظیموں سے وابستہ بچوں کے ساتھ رکشا بندھن منایا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ رکشا بندھن کی اہمیت محض بھائی اور بہن کے رشتے تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ محبت، دیکھ بھال اور باہمی ذمہ داری کے وسیع تر جذبے کی علامت ہے۔صدر جمہوریہ نے بچوں کے ساتھ منعقد خصوصی رکشا بندھن تقریب کی جھلکیاں بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کیں۔ انہوں نے کہا کہ راکھی کا مقدس دھاگا خاندان کے افراد، دوستوں اور یہاں تک کہ درختوں کو بھی باندھا جاسکتا ہے، جو محبت اور دیکھ بھال کے رشتے کی علامت ہے۔دروپدی مرمو نے اس موقع پر ماحولیات کے تحفظ کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے بچوں سے اپیل کی کہ وہ درختوں اور پودوں کی دیکھ بھال کریں اور قدرتی ماحول کے تحفظ کے لیے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ ان کے مطابق راکھی کا یہ جذبہ انسانوں تک محدود نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اسے فطرت کے ساتھ محبت اور ذمہ داری کے رشتے تک بھی وسعت دی جاسکتی ہے۔اس سے قبل رکشا بندھن کے موقع پر صدر جمہوریہ نے ملک کے عوام کے نام اپنے پیغام میں تمام شہریوں کو تہوار کی مبارکباد دی۔انہوں نے کہا کہ رکشا بندھن کی مقدس روایت قدیم زمانے سے ہی ہندوستانی عقیدے اور ثقافت کا حصہ رہی ہے۔ احترام اور عقیدت کے ساتھ ہاتھ پر باندھے جانے والے دھاگے کو حفاظت کے لیے مقدس بندھن یعنی 'رکشا بندھن' تصور کیا جاتا رہا ہے۔صدر جمہوریہ نے اپنے پیغام میں کہا کہ وقت کے ساتھ رکشا بندھن بہن کی حفاظت کے عزم کے اظہار کے لیے بھائی کے ہاتھ پر راکھی باندھنے کے جذباتی سماجی تہوار کے طور پر مقبول ہوا۔تاہم، اس تہوار کا مفہوم اس مخصوص رشتے سے کہیں وسیع ہے۔انہوں نے کہا کہ رکشا بندھن بھائی بہن کے ساتھ ساتھ دوستوں، خاندان اور معاشرے کے مختلف افراد کے درمیان اپنائیت، احترام اور ایک دوسرے کے تئیں ذمہ داری کے احساس کو مضبوط کرتا ہے۔ یہ تہوار ہمیں یاد دلاتا ہے کہ زندگی کے ہر رشتے کی بنیاد اعتماد، حساسیت اور باہمی تعاون پر قائم ہوتی ہے۔دروپدی مرمو نے کہا کہ رکشا بندھن ہمیں صرف ذاتی رشتوں کی اہمیت کا احساس نہیں دلاتا بلکہ معاشرے اور ملک کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو بھی یاد کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ اس مبارک موقع پر وہ معاشرے اور ملک کی حفاظت کے لیے عزم کریں اور اسی جذبے کے ساتھ 'وکست بھارت' کی تعمیر کی سمت آگے بڑھتے رہیں۔صدر جمہوریہ کا بچوں کے ساتھ رکشا بندھن منانے کا یہ پروگرام تہوار کے وسیع تر پیغام کو بھی اجاگر کرتا ہے، جس میں محبت، احترام، تحفظ، ذمہ داری اور فطرت کے ساتھ حساس رویے کو اہم مقام حاصل ہے۔

گیا: تیز بارش نے بھوتہی ندی پر بنی پلیا کو چوتھی بار بہادیا، 12 گاؤں کا رابطہ منقطع، عوام پریشان

گیا 28 اگست: بہار کے گیا ضلع واقع جھارکھنڈ سرحد سے ملحق علاقہ میں کئی دنوں سے ہو رہی تیز بارش نے دیہی عوام کی مشکلات کو بہت بڑھادیا ہے۔ڈمریا بلاک کی منجھولی پنچایت واقع جیواتری گاو?ں میں بھوتہی ندی پر بنی عارضی پلیا ایک بار پھر تیز پانی کے بہاو? میں ٹوٹ گئی ہے۔ دیہی عوام کے مطابق ایک سال کے اندر یہ پلیا چوتھی مرتبہ بارش کے پانی میں بہہ گئی۔ پلیا ٹوٹنے سے تقریباً 12 گاو?ں کے لوگوں کی ا?مد و رفت بری طرح متاثر ہوگئی ہے۔

جھارکھنڈ کی سرحد سے ملحق گیا کے اس علاقہ میں گزشتہ دنوں ہوئی شدید بارش کے بعد بھوتہی ندی کی ا?بی سطح اچانک بڑھ گئی ہے۔ ندی میں تیز بہاو? کے سبب ہیوم پائپ ڈال کر بنائی گئی عارضی پلیا پر پانی کا دباو? بڑھ گیا اور وہ ٹوٹ گیا۔مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ کچھ دن قبل ہی پلیا پر ہیوم پائپ ڈال کر ا?مد و رفت کی بحالی ہوئی تھی۔ لوگ امید کر رہے تھے کہ برسات کے دوران انھیں راحت ملے گی، لیکن تیز بارش نے ایک بار پھر خستہ حال نظام کی قلعی کھول دی۔ پلیا ٹوٹنے سے نظام ڈیہہ، جرواتری، ملاح ٹولہ، باگھا ڈاور اور کلامی سمیت تقریباً 12 گاو?ں کے لوگوں کی ا?مد ورفت متاثر ہوئی ہے۔ یہ راستہ دیہی عوام کے لیے بازار، اسکول، کھیت اور دیگر ضروری کاموں تک پہنچنے کا اہم وسیلہ ہے۔ پلیا ٹوٹنے کے بعد دیہی عوام کے سامنے ندی پار کرنا مشکل ہے۔ تیز بہاو? کے درمیان لوگوں کو پانی میں اتر کر مجبوری میں ا?مد ورفت کرنی پڑ رہی ہے، جس سے حادثہ کا خطرہ بھی بنا ہوا ہے۔

دِشا سالیان کیس: بامبے ہائی کورٹ میں سماعت مکمل، ایف آئی آر کے مطالبہ پر فیصلہ محفوظ

ممبئی 28 اگست:: دشا سالیان کی موت کے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ نے جمعہ کو سماعت مکمل کر لی اور ان کے والد ستیش سالیان کی جانب سے دائر اس درخواست پر فیصلہ محفوظ رکھا ہے، جس میں بیٹی کے ساتھ مبینہ عصمت دری اور قتل کا الزام عائد کرتے ہوئے ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔سماعت کے دوران عدالت نے دشا سالیان کے انکوئسٹ پنچنامہ سے متعلق متعدد سوالات اٹھائے۔ عدالت نے خاص طور پر اس بات پر سوال کیا کہ اسپتال کے پنچنامہ میں دشا کے جسم پر کپڑے نہ ہونے کا ذکر ہے تو پھر ان کے کپڑے کس نے اتارے تھے اور متعلقہ ڈاکٹر کا بیان کیوں ریکارڈ نہیں کیا گیا؟ سرکاری وکیل نے وضاحت کی کہ کپڑے نہ ہونے سے متعلق پنچ نامہ جائے وقوعہ کا نہیں بلکہ اسپتال کا ہے۔ انہوں نے عدالت میں دشا کی موت کے بعد اسپتال میں لی گئی تصاویر بھی پیش کیں، جن میں ایک تصویر میں ان کے جسم پر کپڑے ہونے کی بات سامنے آئی۔ ججوں نے تصاویر سے متعلق بھی سرکاری وکیل سے سوالات کیے۔ عدالت نے یہ بھی سوال کیا کہ اگر دشا اتنی اونچائی سے گری تھیں تو صرف منہ سے خون آنے اور چہرے پر نسبتاً کم چوٹیں نظر آنے کی کیا وجہ ہے۔ سرکاری وکیل نے کہا کہ دشا منہ کے بل گری تھیں، جس کے نتیجے میں کھوپڑی میں فریکچر اور جبڑے میں شدید چوٹ آئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ دانتوں کے فریکچر کی اطلاع بھی موجود ہے اور ہر شخص کے بلندی سے گرنے کی صورت میں چوٹوں کی نوعیت مختلف ہوسکتی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ وہ اس مرحلے پر کسی نتیجے پر نہیں پہنچ رہی، بلکہ یہ دیکھنا چاہتی ہے کہ معاملے میں واقعی کوئی ایسی بات ہے جو شک پیدا کرتی ہو۔ سماعت کے دوران 15 جنوری 2024 کو دشا کے والد کی جانب سے دیے گئے بیان کا بھی حوالہ دیا گیا۔ سرکاری وکیل نے بتایا کہ اس بیان میں ستیش سالیان نے کہا تھا کہ ان کی بیٹی کی ایک ڈیل منسوخ ہو گئی تھی اور اس کے نتیجے میں ہونے والے مالی نقصان کی وجہ سے انہیں لگتا ہے کہ اس نے خودکشی کی۔ عدالت کو بتایا گیا کہ ستیش سالیان کے بیانات اب تک 5 مرتبہ ریکارڈ کیے جاچکے ہیں اور ایک دوسرے معاملے میں بھی انہوں نے دشا کی موت پر کسی شبہ کا اظہار نہیں کیا تھا۔ سرکاری وکیل نے مزید کہا کہ میڈیکل رپورٹ میں جنسی حملے کا کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا اور ڈاکٹروں کی جانچ میں بھی ایسا کچھ نہیں ملا۔ ان کے مطابق مختلف الزامات اور جوابی الزامات کی وجہ سے معاملے کی جانچ طویل عرصے تک جاری رہی۔

گجرات میں بغیر لائسنس کاسمیٹکس کی تیاری کا انکشاف، 2.68 لاکھ روپے سے زائد کا اسٹاک ضبط

احمد آباد 28 اگست: گجرات کے احمد آباد میں غذائی وادویاتی کنٹرول انتظامیہ (ایف ڈی سی اے) نے بغیر ضروری لائسنس کاسمیٹک مصنوعات تیار کرنے اور انہیں دوبارہ پیک کرنے کے الزام میں ایک فرم کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 2.68 لاکھ روپے سے زائد مالیت کا کاسمیٹک اسٹاک، خام مال، پیکیجنگ میٹریل اور پرنٹ شدہ لیبل ضبط کیے ہیں۔ حکام کے مطابق معاملے کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔

ایف ڈی سی اے کی ٹیم نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر 25 اگست کو احمد آباد کے تراگڑ علاقے میں واقع 'آنگی ہربل' کا اچانک معائنہ کیا۔محکمہ کے مطابق ابتدائی جانچ میں سامنے آیا کہ فرم مبینہ طور پر ضروری لائسنس حاصل کیے بغیر اور معیار کی جانچ کرائے بغیر مختلف کاسمیٹک مصنوعات تیار کر رہی تھی۔ اس کے علاوہ تھوک پیک میں موجود مصنوعات کو دوبارہ پیک کیے جانے کا بھی انکشاف ہوا۔

کارروائی کے دوران حکام نے فیئرنس کریم، ڈارک سرکل کریم، شیمپو، ہیئر آئل، باڈی واش، فیس واش، اسکرب، سالڈ پرفیوم اور گلیسرین پر مبنی صابن سمیت مختلف مصنوعات کا اسٹاک ضبط کیا۔ خام مال، پیکیجنگ کا سامان اور مصنوعات پر لگانے کے لیے تیار کیے گئے پرنٹ شدہ لیبل بھی قبضے میں لیے گئے۔محکمہ کے مطابق ضبط کیے گئے سامان کی مجموعی مالیت 2.68 لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔تحقیقات کے دوران یہ بھی سامنے آیا کہ مذکورہ سرگرمی میں استعمال ہونے والا ہول سیل مال احمد آباد کے اوڈھو علاقے میں واقع 'روی مارکیٹنگ' سے خریدا گیا تھا۔ایف ڈی سی اے نے بتایا کہ شِوانتا ریگل میں واقع ایک فلیٹ میں کاسمیٹک مصنوعات کی غیر مجاز پیکیجنگ کی جا رہی تھی اور گلیسرین صابن تیار کیا جارہا تھا۔

اس معاملے کی تحقیقات کا دائرہ اب 'روی مارکیٹنگ' تک بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ حکام نے وہاں سے 10 مختلف کاسمیٹک مصنوعات کے نمونے حاصل کیے ہیں، جنہیں معیار کی جانچ کے لیے لیبارٹری بھیجا گیا ہے۔ان تجزیاتی رپورٹس کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔دریں اثنا، احمد آباد سٹی کرائم برانچ اور ایف ڈی سی اے نے جعلی بلڈ پریشر کی دوا تیار کرنے، خریدنے اور سپلائی کرنے کے الزام میں ایک بین ریاستی نیٹ ورک کا بھی پردہ فاش کیا ہے۔ اس کارروائی میں احمد آباد اور لکھنؤ سے تین افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

یہ معاملہ اس وقت سامنے آیا جب انکلیشور کی ایک دواساز کمپنی نے ایف ڈی سی اے کو 'نیکارڈیا ریٹارڈ 10' کے مبینہ جعلی ورژن کی مارکیٹ میں دستیابی سے آگاہ کیا۔ یہ دوا ہائی بلڈ پریشر کے علاج میں استعمال ہونے والی نفیڈیپائن کی سسٹینڈ ریلیز دوا ہے۔ تفتیش کے دوران نادیاد کے کشن میڈیکل اسٹور سے مشتبہ جعلی دوا کی 30 اسٹرپس برآمد ہوئیں، جبکہ بھج کے نوکار میڈیکل ایجنسی اور مہادیو میڈیکل ایجنسی سے بھی اسٹاک ضبط کیا گیا۔ حکام نے اس سپلائی کے تعلق کا سراغ جے پور کی 'اے وی آر میڈیکوز' تک پہنچنے کا دعویٰ کیا ہے۔ گرفتار افراد کی شناخت احمد آباد کے 39 سالہ دشیل سنگھوی، لکھنؤ کے 39 سالہ دیویندر یادو اور 34 سالہ امنگ رستوگی کے طور پر ہوئی ہے۔ معاملے میں کرائم برانچ نے کیس درج کرلیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

بین الاقوامی

ٹرمپ نے کناڈا کی جھیل 'لیک انٹاریو' کا نام بدل کر 'لیک امریکہ' رکھ دیا، کناڈائی وزیر اعظم کارنی کا سخت رد عمل آیا سامنے

امریکہ 28 اگست: امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کناڈا کے ساتھ جاری تجارتی کشیدگی کے درمیان ایک اور بڑا اور علامتی قدم اٹھایا ہے۔ٹرمپ نے 27 اگست کو ایک ایگزیکٹیو آرڈر پر دستخط کر کے 'لیک اونٹاریو' کا نام امریکی وفاقی استعمال کے لیے 'لیک امریکہ' کرنے کی ہدایت دی ہے۔ حالانکہ یہ حکم صرف امریکی وفاقی حکومت کے سرکاری استعمال پر نافذ ہوگا۔ کناڈا یا بین الاقوامی اداروں کو جھیل کا نام تبدیل کر کے 'لیک امریکہ' کہنے کے لیے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق وائٹ ہاؤس میں حکم پر دستخط کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ 'لیک اونٹاریو' کا نام فوری اثر سے 'لیک امریکہ' کر دیا جائے گا۔ ایگزیکٹیو آرڈر کے مطابق امریکی محکمہ داخلہ کو 30 دن کے اندر 'جی این ا?ئی ایس' (جیوگرافک نیمس انفارمیشن سسٹم) میں نام تبدیل کرنے کا عمل مکمل کرنا ہوگا۔ اس کے بعد امریکی وفاقی حکومت کے نقشوں، دستاویزات اور دیگر سرکاری مواصلات میں نئے نام کا استعمال کیا جائے گا۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ 'گریٹ لیکس' کی حفاظت اور تحفظ میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ حکم میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جھیل کا سب سے گہرا حصہ امریکی علاقے میں آتا ہے اور امریکہ جھیل کے کُل آبی حجم کے بڑے حصے پر دعویٰ کرتا ہے۔

بہر حال، ٹرمپ کے فیصلہ کے چند ہی گھنٹے بعد کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے اس قدم کو مسترد کردیا۔ انہوں نے کہا کہ کناڈا اس جھیل کو 'لیک اونٹاریو' ہی کہتا رہے گا۔ کارنی نے یہ بھی کہا کہ اس جھیل کا نام دونوں ممالک کے وجود میں آنے سے بھی پہلے کا ہے اور اس کا تعلق مقامی باشندوں کی تاریخ سے ہے۔ کناڈا کا موقف واضح ہے کہ امریکہ کا ایگزیکٹیو آرڈر اس کے سرکاری استعمال پر نافذ نہیں ہوگا۔ اسی طرح بین الاقوامی ادارے بھی امریکی حکومت کے فیصلے کو ماننے کے پابند نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ لیک اونٹاریو شمالی امریکہ کی 5 بڑی جھیلوں میں سے ایک ہے اور یہ امریکہ کی ریاست نیویارک اور کناڈا کے صوبے اونٹاریو کے درمیان واقع ہے۔ دستیاب رپورٹس کے مطابق جھیل کے تقریباً 47 فیصد حصے کا رقبہ امریکی سرحد کے اندر آتا ہے، جبکہ باقی حصہ کناڈا کی جانب ہے۔ امریکی انتظامیہ نے نام تبدیل کرنے کے حق میں جھیل کی گہرائی اور آبی حجم سے متعلق دلائل بھی دیے ہیں۔

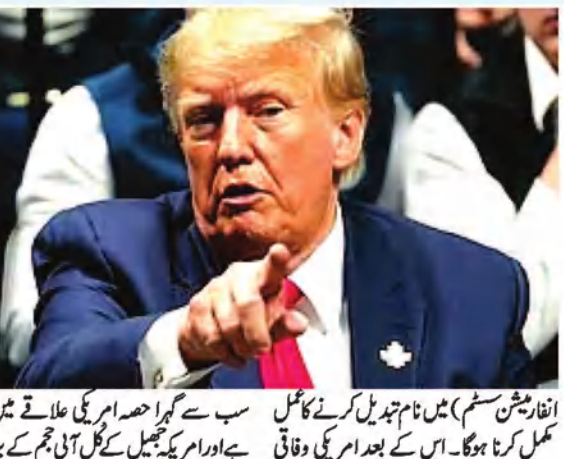

روس کے 'امور گیس کیمیکل کمپلیکس' میں خوفناک آگ لگنے سے 15 ملازمین کی موت

روس 28 اگست: روس کے 'امور گیس کیمیکل کمپلیکس' میں آگ لگنے کا واقعہ پیش ا?یا ہے، جس میں کم از کم 15 لوگوں کی موت ہوگئی۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی ویڈیوز میں کمپلیکس میں آگ لگنے کے بعد ملازمین کی بھیڑ کو محفوظ مقام کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا گیا۔امور گیس کیمیکل کمپلیکس نے ایک بیان میں کہا کہ ہلاک ہونے والے تمام لوگ پلانٹ کے ملازمین تھے۔

قابل ذکر ہے کہ یہ ا?گ امور گیس کیمیکل کمپلیکس میں رواں ہفتہ کے ا?غاز میں لگی تھی، جس کے بارے میں پلانٹ کی انتظامیہ نے جمعرات کے روز جانکاری دی۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ مرنے والوں میں ایک روسی شہری اور 14 غیر ملکی شہری شامل تھے، لیکن اس بارے میں مزید کوئی معلومات نہیں دی گئی ہے۔ اس سے قبل بدھ کو کمپنی نے اعلان کیا تھا کہ اسے ایک روسی اور 6 چینی شہریوں کی لاشیں ملی ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ چین کی سرحد کے قریب روس کے امور علاقے میں (ماسکو سے تقریباً 5,500 کلومیٹر مشرق میں) واقع امور گیس کیمیکل کمپلیکس، چین کی سرکاری تیل اور گیس کمپنی سائنوپیک اور روسی پیٹرو کیمیکل کمپنی سبور کا مشترکہ پروجیکٹ ہے۔ روس کی تفتیشی کمیٹی نے کہا ہے کہ وہ آگ لگنے کی وجوہات اور حفاظتی قوانین کی کسی بھی ممکنہ خلاف ورزی کی تحقیقات کر رہی ہے۔اس نے تخریب کاری یا کسی گڑبڑی کا کوئی اشارہ نہیں دیا۔

تبصرے کے لیے رابطہ کرنے پر سبور نے امور گیس کیمیکل کمپلیکس کی انتظامیہ کے بیان کا حوالہ دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ کمپنی نے روس کی وزارت ہنگامی حالات کے ساتھ مل کر ہنگامی بحالی کا کام شروع کر دیا ہے۔ اسی بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ آگ سے متاثر نہ ہونے والی سہولیات پر تعمیر اور تنصیب کا کام معمول کے مطابق جاری رہے گا اور ہوا کے معیار کی مسلسل نگرانی کی جارہی ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ نقصاندہ مادوں کا اخراج فی الحال زیادہ سے زیادہ قابل قبول سطح سے زیادہ نہیں ہے۔ سائنوپیک نے تبصرے کی درخواست کا فوری طور پر کوئی جواب نہیں دیا۔ چینی اخبار نے خبر دی کہ مقامی چینی قونصل خانہ نے جائے وقوع پر ایک ٹیم بھیجی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ امور گیس کیمیکل کمپلیکس اب بھی زیر تعمیر ہے اور 2027 کے آغاز میں یہاں کام شروع کرنے کا منصوبہ تھا۔ یہ خود کو پولی ایتھلین اور پولی پروپیلین کی پیداوار کے لیے دنیا کی سب سے بڑی سہولیات میں سے ایک قرار دیتا ہے، جس میں ہر سال ان دونوں پولیمرز کی مجموعی طور پر 27 لاکھ ٹن پیداوار کرنے کی صلاحیت ہے۔ ایک بیان میں کمپنی نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ آگ ایک معاون پروسیس ایریا میں لگی تھی اور کمپلیکس کے اہم آلات کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔

امریکی فوج نے ایرانی بندرگاہوں پر مکمل کنٹرول کا کیا دعویٰ، بغیر منظوری داخل ہونے والے 75 جہاز لوٹائے

امریکہ 28 اگست: ایران کے ساتھ بڑھتی کشیدگی کے درمیان امریکی فوج نے خلیجی خطے میں اپنی سرگرمیوں سے متعلق بڑا ایک دعویٰ کیا ہے۔ امریکی سنٹرل کمانڈ (سینٹ کام) کے کمانڈر ایڈمرل بریڈ کوپر نے کہا کہ بحری ناکہ بندی دوبارہ نافذ ہونے کے بعد سے امریکہ کی اجازت کے بغیر کوئی بھی جہاز ایران کی کسی بندرگاہ میں داخل یا وہاں سے باہر نہیں گیا ہے۔ کوپر نے بتایا کہ گزشتہ کئی ماہ کے دوران امریکی افواج نے تقریباً 1,500 تجارتی جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے میں مدد کی ہے۔ ان جہازوں میں تقریباً 75 کروڑ بیرل خام تیل موجود تھا، جسے دنیا کی توانائی کی منڈیوں کے لیے لے جایا جارہا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ آبنائے ہرمز میں بین الاقوامی بحری راستوں کے ذریعہ دونوں سمتوں میں جانے والے جہازوں کی آمدورفت کو الگ رکھا جاتا ہے، تاکہ سمندری آمدورفت محفوظ طریقے سے جاری رہ سکے۔ ایڈمرل کوپر کا کہنا ہے کہ پورے خطے میں تعینات تقریباً 50 ہزار امریکی فوجی ایران کے خلاف بحری ناکہ بندی نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں کی آمدورفت برقرار رکھنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکی فوجی اس مہم کو انجام دینے کے ساتھ سمندری تجارت کے بہاؤ کو برقرار رکھنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ کوپر کا کہنا ہے کہ امریکی فوج نے آبنائے ہرمز میں ایک اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ امریکی افواج نے بین الاقوامی جہازرانی کے راستوں میں بچھائی گئی بحری بارودی سرنگوں کو کامیابی سے ہٹا دیا ہے۔ امریکی کمانڈر کے مطابق یہ بحری سرنگیں کئی ماہ پہلے ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (ا?ئی ا?ر جی سی) کی جانب سے بچھائی گئی تھیں۔ لیکن اب آبنائے ہرمز کے بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ بحری راستے ایرانی بحری سرنگوں سے پاک ہیں۔ کوپر نے اس کے لیے امریکی فوج کے جوانوں کے کام کی تعریف کی اور اسے ان کی اہم کامیابی قرار دیا۔ کوپر نے بتایا کہ ناکہ بندی دوبارہ شروع ہونے کے بعد ہزاروں امریکی فوجی اس مہم میں مصروف ہیں۔ اس کے تحت 20 سے زیادہ جنگی جہاز اور سیکڑوں طیارے تعینات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکی افواج نے ناکہ بندی نافذ کرنے کی کارروائی کے دوران 75 ایسے جہازوں کو واپس بھیجا، جو ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ ہدایات پر عمل نہ کرنے والے 3 جہازوں کو ناکارہ بنادیا گیا۔ امریکی سینٹ کام کمانڈر کے مطابق ان کارروائیوں کے ذریعے امریکی فوج نے ایران پر جاری بحری ناکہ بندی نافذ کرنے اور آبنائے ہرمز میں تجارتی جہازوں کی آمدورفت برقرار رکھنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

چین میں جمعہ کی صبح ا?ئے 5.1 شدت کے زلزلہ نے نیپال کو مشکل میں ڈالا، وزیر اعظم بالین شاہ نے پورے ملک کو کیا الرٹ

چین 28 اگست: نیپال کے لیے مصیبتوں کا دور ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ چین میں جمعہ کی صبح زلزلہ آنے کے بعد ایک اور بھیانک سیلاب کا الرٹ جاری کردیا گیا ہے۔ الرٹ جاری کیے جانے کے بعد نیپال واقع دھادینگ اور نواکوٹ میں تو ریسکیو آپریشن روکا ہی گیا، ساتھ ہی تبت میں بھی نئی آفت کے پیش نظر ریسکیو آپریشن روک دیا گیا ہے۔ نئی ا?فت کے اندیشہ کو دیکھتے ہوئے نیپالی وزیر اعظم بالین شاہ نے پورے ملک کو الرٹ موڈ پر رہنے کو کہا ہے۔

دراصل چین کے سچوان صوبہ میں آج صبح تقریباً 11.30 بجے 5.1 شدت کا شدید زلزلہ آیا تھا۔ زلزلہ کے بعد چین نے نیپال کو فوراً الرٹ کیا۔ اس زلزلہ کی وجہ سے چین کی شواؤکن ندی اور پوینگ تسانگپو ندی کے سنگم پر بنی ایک بڑی جھیل ٹوٹ گئی ہے، جس سے ایک بار پھر نیپال پر بھیانک سیلاب کا خطرہ منڈلانے لگا ہے۔ فوری طور پر لوگوں کو محفوظ مقامات کا رخ کرنے کو کہا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ تبت میں سیلاب کے بعد بنی بیریئر جھیل ٹوٹ گئی ہے، جس سے بھوٹے کوشی ندی کے ذریعے نیپال کی جانب مزید ایک زوردار بہاؤ آنے کا خطرہ منڈلانے لگا ہے۔ مقامی حکام نے بھوٹے کوشی، تریشولی اور نارائنی ندیوں کے کنارے رہنے والے لوگوں سے پوری طرح مستعد رہنے کو کہا ہے۔

اس درمیان نیپال کے قومی ترجمان نے بتایا کہ وزیر اعظم بالین شاہ نے فوری طور پر پورے نیپال کو الرٹ رہنے کی ہدایت دی ہے۔ نیپالی انتظامیہ مسلسل چین کے رابطے میں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مزید ایک خوفناک سیلاب کے خطرہ کو دیکھتے ہوئے تمام سیکورٹی اہلکاروں کو فوری طور پر سرچ آپریشن روکنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ نیپال میں رسوا ضلع انتظامیہ نے دریا کے کنارے رہنے والے لوگوں سے انتہائی محتاط رہنے کو کہا ہے، کیونکہ چین کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جھیل ٹوٹ گئی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ پہلے نیپال پر زبردست خطرہ منڈلا رہا ہے۔ نیپال کے اوپر 5 ہزار کروڑ لیٹر کا ایک اور تباہ کن واٹر بم پھٹ سکتا ہے۔ نیپال میں بڑی 1500 سے زائد لوگ لاپتہ ہیں اور چین میں بھی تقریباً 600 افراد کے لاپتہ ہونے کی اطلاع ہے، جن میں 100 سے زیادہ چینی شہری ہیں، جبکہ باقی غیر ملکی سیاح ہیں۔ چینی سرکاری میڈیا نے تبت کی گیرونگ کاؤنٹی میں 3 افراد کی موت اور 558 افراد کے لاپتہ ہونے کی خبر دی ہے، جن میں 260 غیر ملکی شہری بھی ہیں۔ چین کی وزارت خارجہ نے یہ بھی کہا کہ نیپال کی جانب تقریباً 100 چینی شہری لاپتہ تھے۔

مولانا سمیع احمد قاسمی

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

مولانا سمیع احمد قاسمی (ولادت 23/مارچ 1966ء آدھار کے مطابق) بن حاجی حبیب احمد بن محمد حنیف انصاری ساکن بندھی، سرسنڈ ضلع سیتا مڑھی نے بھی داغ مفارقت دیدیا، ان کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی، وہ دل کے مریض تھے، طبیبوں کے مشورے سے یونانی طریقہ علاج کو اپنایا، یرقان کے مرض میں مبتلا ہوئے، طبیعت زیادہ بگڑی تو سیتا مڑھی کے ڈاکٹروں نے پٹنہ منتقل کرنے کو کہا، چنانچہ پٹنہ ایم آر ہسپتال میں داخل ہوئے اور یہی 17/ جولائی 2026ء مطابق 3/صفر المظفر 1448ھ روز جمعہ سوا دس بجے دن جانِ جاں آفریں کے سپرد کر دیا، جنازہ پٹنہ سے آبائی گاؤں بندھی منتقل ہوا اور اگلے دن روز سنیچر ساڑھے گیارہ بجے حضرت مولانا عبد المنان صاحب دامت برکاتہم بانی و ناظم مدرسہ امدادیہ اشرفیہ راجوپٹی سیتا مڑھی اور خلیفہ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق حقی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی، جنازہ سے قبل قاری مامون الرشید خلیفہ حضرت عبد الرشید صاحب، شیخ الحدیث بیت العلوم سرائے میر (جو مرحوم کے خالہ زاد بھائی بھی ہیں) نیز حضرت مولانا اظہار الحق صاحب مظاہری مدظلہ خلیفہ مخدوم بہار حضرت قاری محمد طیب صاحب ناظم مدرسہ اشرف العلوم کنہواں نے مرحوم کے صفات اور استحضارِ موت کے فوائد پر مختصر مگر جامع تقریر فرمائی، جنازہ میں کم وبیش پندرہ سو لوگوں کی شرکت ہوئی، جن میں علاقہ کے مدارس کے ذمہ داران، علماء، صلحاء اور صوفیاء کی کثیر تعداد موجود تھی، امارت شرعیہ کی نمائندگی قاری مشتاق احمد صاحب جنرل سکریٹری امارت شرعیہ کمیٹی ضلع سیتا مڑھی اور دیگر ارکان نے کی، پس ماندگان میں اہلیہ، پانچ لڑکے اور تین لڑکیوں کو چھوڑا، تینوں لڑکیاں اور ایک لڑکے کی شادی کر چکے تھے، دو بچے کے حافظ قرآن ہیں، مولانا کی نانی ہال باج پٹی گوٹ سیتا مڑھی اور سسرال سیمی یاہی، سرسنڈ تھی، نانا کا نام محمد پھینکو انصاری اور سسر کا نام حاجی مقیم تھا۔ مولانا مرحوم امارت شرعیہ کی تنظیم سرسنڈ بلاک کے نائب صدر اور جامعہ عربیہ طیب المدارس پر یہار کے صدر تھے، انہوں نے ابتدائی تعلیم سے عربی چہارم تک کی تعلیم مدرسہ فیض الاسلام موتی گیر پرسا نیپال میں حاصل کی،

 وہاں انہوں نے اس مدرسہ کے بانی بزرگ عالم دین اور اپنے ہم نام سے کسب فیض کیا، عربی پنجم کے سال انہوں نے بہار کے مشہور تعلیمی ادارہ جامعہ عربیہ اشرف العلوم کنہواں سیتا مڑھی میں داخلہ لیا اور ایک سال کے بعد دار العلوم دیوبند چلے گئے اور فراغت وہیں سے پائی۔

تدریسی زندگی کا آغاز انہوں نے اپنی مادرِ علمی مدرسہ فیض الاسلام موتی گیر پرسا سے کیا، وہ بانی اور ناظم کے معتمد خاص رہے، عربی درجات میں تدریس کے ساتھ ان کے ذمہ دفتری امور بھی تھے، جس کو مولانا پوری مستعدی اور تن دہی سے انجام دیتے تھے، البتہ خرابیِ صحت کا معاملہ یہاں بھی رہا، عرصہ دراز کے بعد وہ بڑوں کے مشورے سے اپنے گاؤں بندھی میں واقع بورڈ سے ملحق مدرسہ قاسم العلوم میں بحال ہو گئے اور اس کے تعلیمی منہج کو ٹھیک کرنے اور مدرسہ کو ترقی دینے میں لگا دیا، کم وبیش زندگی کے دس سال اس میں صرف ہوئے، تا آنکہ ملک الموت نے اپنا کام کر لیا۔

مولانا سے میری ملاقات اور تعلقات پرانے تھے، وہ مجھ سے بے پناہ محبت کرتے تھے، ملی کاموں میں پیش پیش رہتے تھے، اپنے مدرسہ کے جلسوں میں مجھے بھی یاد کرتے تھے، انہوں نے امارت شرعیہ اور مسلم پرسنل لاء بورڈ کی تجویز پر سی اے اے، این آر سی، تین طلاق اور وقف بچاؤ تحریک کو کامیاب کرنے کے لیے اپنے گاؤں میں بڑے تاریخی اور مثالی پروگرام کروائے، حسنِ اتفاق سے یہ سارے پروگرام میری ہی قیادت میں ہوئے اور کامیاب ہوئے، بعض پروگرام میں نامور خطیب مولانا محمد انوار اللہ فلک قاسمی بانی و معتمد ادارہ سبیل الشریعہ بھی تشریف فرما تھے، مولانا کی ضیافت بھی مشہور تھی، علماء کے بڑے قدرداں تھے، گاؤں میں کوئی پروگرام ہوتا یا کوئی عالم تشریف لاتے، عموماً ضیافت ان کے گھر ہی ہوتی، اگر کسی مصلحت سے کھانا کسی ترتیب دوسرے کے گھر ہوتی تو بھی ناشتہ وغیرہ کرانے کے لیے کوئی نہ کوئی وقت نکال ہی لیتے، میرا آخری سفر ان کے گاؤں کا وقف بچاؤ تحریک کی مناسبت سے ہوا تھا، میں شوگر کا مریض ہوں، لیکن انہوں نے ہمارے رفقاء کی آم سے ایسی تواضع کی کہ آج بھی احباب ورفقاء یاد رکھے ہوئے ہیں، ان پروگراموں میں قاری مامون الرشید اور قاری مشتاق احمد بھی ساتھ ہوا کرتے تھے، بعض جگہوں کی ترتیب میں قاری مامون صاحب پیش پیش تھے اور ان کی جدوجہد بھی تحریک کے حوالے سے پروگرام کی کامیابی کی ضمانت ہوا کرتی تھی۔

مولانا کی دوسری بڑی خوبی ان کی ذہانت، معاملہ فہمی اور بڑے سے بڑے جھگڑے اور بڑی سے بڑی الجھن کو منٹوں میں حل کرنے کی تھی، چنانچہ وہ اس قسم کے معاملات ومسائل کو حل کرنے کے لیے خاص طور سے مدعو ہوا کرتے تھے، غیر جانبدارانہ رویہ ان کا ہوتا، فریقین ان کے فیصلے کو مانتے، دلوں کی کدورت دور کرتے اور خوشی خوشی گلے مل کر واپس ہوتے۔ مولانا مرحوم خوش اخلاق، ملنسار اور خندہ رو انسان تھے، اپنی ان خوبیوں کی وجہ سے لوگوں میں وہ مقبول تھے، ان کی کوئی تحریر یا مضمون میری نظر سے نہیں گزری، لیکن وہ تقریر کرتے تھے اور مختلف موقعوں سے وہ اپنی اس صلاحیت سے کام لیا کرتے تھے، جس کے اثرات دل و دماغ پر پڑتے تھے، وہ نامور پیشہ ور خطیب نہیں تھے، لیکن اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کی ان کے اندر مضبوط صلاحیت تھی۔ مولانا کے رخصت ہو جانے سے ایک خلا پیدا ہوا ہے، وہ اس علاقہ میں ملی، تعلیمی، رفاہی اداروں اور شخصیات کے مضبوط دست و بازو تھے، اس علاقہ میں کوئی کام کرنا ہوتا تو ان کی طرف نگاہ جاتی تھی، ذرا سی گزارش کرنے پر وہ پروگرام کو کامیاب کرنے کے لیے جی جان سے لگ جاتے، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ان کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل دے، آمین یا رب العالمین وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

کمانڈمنٹ آف لیڈرشپ 2۔ مشورے ضرور دیجیے مگر اپنی اوقات کے مطابق

ڈاکٹر علیم خان فلکی

پہلے کمانڈمنٹ میں آپ نے جانا کہ "قوم کو یہ کرنا چاہیے، مسلمانوں کو وہ کرنا چاہیے"، یہ چاہیے چاہیے کہ مشورے الا اپنا بند کر دیجیے۔ دوسرا کمانڈمنٹ یہ ہے کہ جو بھی مشورہ دیں پہلے کاغذ پر اپنے مشورے کو لکھ کر اس پر کتنا خرچ آسکتا ہے، آپ کتنا Contribute کر سکتے ہیں یا کروا سکتے ہیں، اور اس مشورے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کتنے افراد درکار ہیں۔ اور اہم یہ کہ آپ خود کتنی ذمہ داری اٹھا سکتے ہیں یہ بتائیے۔ لوگ عام محفلوں یا تقریروں میں جس قسم کے بڑے بڑے مشورے دیتے ہیں، ان کی تکمیل کے لئے کروڑہا روپیہ اور سینکڑوں افراد درکار ہوتے ہیں۔ جن کا انتظام ہونا ممکن نہیں۔ اس لئے دوسرا حل یہ ہے کہ وہ مشورہ دیجئے جو آپ کی استطاعت میں ہے۔ اپنی جیب سے کتنا نکال سکتے ہیں، کتنے احباب کو جیب سے نکالنے کے لئے تیار کر سکتے ہیں۔ اور خود کتنا وقت دے سکتے ہیں یہ بتائیے۔ پھر اس کے مطابق منصوبہ بندی کیجئے۔ مثال کے طور پر اگر آپ یہ مشورہ دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو پہلے ایجوکیٹ کرنا چاہئے تاکہ ہمارے بچے بڑے بڑے عہدوں پر پہنچیں یا بڑے بزنس مین بن سکیں۔ مشورہ تو بہت پیارا ہے، لیکن ایسا ہی ہے جیسے معصوم بچہ میلے میں پلاسٹک کی موٹر یا جہاز میں بیٹھ کر کہتا ہے کہ اب ہم امریکہ جائیں گے، لندن جائیں گے۔ مسلمان بچوں کی آبادی اگر پانچ کروڑ بھی تصور کر کے چلیں تو ان کی ایجوکیشن کے لئے ہزاروں کروڑ روپے چاہئے، جس کا انتظام ناممکن ہے۔ اس لئے اپنی اور اپنے احباب کی استطاعت دیکھئے اور صرف اپنے محلّے کی ایجوکیشن کی ذمہ داری لیجئے، جو بچے میٹرک یا انٹر میں فیل ہو کر Drop-out ہو گئے، ان کو دوبارہ امتحان دلا کر انہیں کم از کم گریجویٹ بنا دیجئے، یا کوئی ٹکنیکل کورس کروا دیجئے تاکہ وہ حلال رزق کما سکیں۔ دوسرے الفاظ میں اپنی اوقات کے مطابق مشورہ دیجئے۔ حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ جب لوگوں سے کہا جائے کہ آپ کے مشورے پر عمل کرنے کے لئے پہلے آپ اس کی قیادت کی ذمہ داری لیجئے تو بڑی انکساری سے فرماتے ہیں کہ "ارے میں کیسے لیڈ کر سکتا ہوں، میں نے کبھی یہ کام کیا ہی نہیں"۔ حالانکہ شادی سے پہلے کسی نے یہ نہیں کہا کہ "ارے مجھے بچے پیدا کرنے کا کوئی تجربہ ہی نہیں، میں کیسے باپ بن سکتا ہوں؟" آپ باپ بھی بنے اور قدرت نے خود آپ کو سکھایا کہ کیسے ان کی پرورش کریں۔ لیڈر شپ بھی ایسی ہی سیکھی جاتی ہے کہ آپ ایک بار ذمہ داری قبول کر کے کام شروع کر دیجئے، آپ کی نیت سچّی اور اچھی ہو تو انشاءاللہ آپ اپنے مشن میں کامیاب ضرور ہوں گے۔ ذرا سوچئے اگر کوئی شخص بچے تو پیدا کرلے لیکن ان کی پرورش کی ذمہ داریاں اٹھانے سے بھاگ جائے تو پھر اُس کی اولاد کا کیا حشر ہوتا ہے۔ وہ یتیموں کی طرح ایک دن تعلیم چھوڑ کر میکانک، ڈرائیور، نکھٹو، چور اور پست معیارِ زندگی والے نکلتے ہیں، آپ کے بچوں کو آپ کی Biological children یعنی نسبی اولاد کہتے ہیں، اس لئے آپ اپنی اولاد کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کر کے محنت کرتے ہیں۔ آپ کی ایک اور اولاد بھی ہے جس کو آپ محسوس نہیں کرتے۔ یہ جو حالاتِ حاضرہ پر تبصرے اور مشورے آپ کے ذہن میں آ رہے ہیں۔ یہ دراصل آپ کا الہام ہے۔ آپ کے ذہن میں آنے والے سارے خیالات آپ کی فکری اولاد یعنی Intellectual children ہیں۔ یہ بھی نسبی اولاد کی طرح اللہ نے ہی آپ کے ذہن میں پیدا کئے۔ آپ پر اس سوچ اور فکر کی پرورش کرنے کی ذمہ داری بھی اتنی ہے جتنی ذمہ داری نسبی اولاد کی پرورش کرنے کی ذمہ داری۔ آپ اپنی نسبی اولاد کی پرورش تو خود کرنے کی ذمہ داری قبول کرتے ہیں، لیکن یہ مشورے جو آپ ہی کی ذہنی اولاد ہے، آپ پیدا کر کے چھوڑ دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی پرورش فلاں جماعت کرے، لیڈر کریں یا حکومت کرے۔ وہ آپ کی فکری اولاد کی پرورش کیوں کریں گے؟ اُن کے پاس خود اپنے کئی منصوبے ہیں جس پر وہ کام کر رہے ہیں، ان کو آپ کے مشوروں کی ضرورت نہیں جب تک آپ ان کے ساتھ نہ جڑیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آپ کی فکری اولادیں اسی طرح یتیم نکلتی ہیں جس طرح نسبی اولاد کی صحیح پرورش نہ کرنے کے نتیجے میں نکلتی ہے۔ اسی کی وجہ سے آج ہماری اکثریت انتہائی حقیر پیشوں سے وابستہ ہے۔ کوئی ان کی لنچنگ کر دے، کوئی ان کی مسجدوں یا بستیوں کو بلڈوز کر دے، شہریت سے خارج کرنے کی دھمکی دے تو ان میں نہ سڑک پر آنے کا شعور ہے، نہ اپنے دین، تہذیب، تاریخ، زبان وادب کو بچانے کی شعور ہے۔ اسی لئے ملک کے سب بڑے فاشسٹ نے ہمیں "پنکچر" بنانے والی قوم کہا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ آپ اپنے آپ کو تنہا عقلمند سمجھتے ہیں، اور باقی سب بے وقوف ہیں، گویا ان کے پاس دماغ نہیں ہے، وہ آپ کے دماغ میں مچھروں مکھیوں کی طرح آنے والے آئیڈیاز پر عمل کرنے دوڑیں گے، اور ایک دن جب انقلاب آ جائے گا تو سارے آپ کے گھر آ کر قدم بوسی کرتے ہوئے کہیں کہ "سرکار آپ کے دیئے ہوئے مشوروں کو ہم نے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے، آیئے اور ہمارے قائد بن جایئے"۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی: حیات، فکری جلالت اور بے مثال علمی خدمات

رازدان شاہد

برصغیر پاک و ہند کی دینی، علمی اور روحانی تاریخ میں چند ایسی نابغہ روزگار شخصیات کے نام نمایاں طور پر نظر آتے ہیں جن کی فکری بصیرت، ہمہ گیر شخصیت اور گراں قدر کارناموں نے آنے والی صدیوں تک کے لیے فکری افق کو منور کر دیا۔ ان ہی درخشاں اور عبقری شخصیات میں امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی سرفہرست ہے، جنہیں دنیا عقیدت و احترام سے "اعلیٰ حضرت" اور "مجدد دین وملت" کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ آپ ایک ایسی جامع الکمالات ہستی تھے جو بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ، متکلم، صوفی، ادیب، مایہ ناز شاعر اور اپنے دور کے ماہر فلکیات و ریاضی دان بھی تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی کتاب وسنت کی ترویج، شریعت کی پاسداری اور عقائد حقہ کے تحفظ کے لیے وقف کر دی تھی۔

خاندانی پس منظر اور ولادت باسعادت

آپ 10 شوال 1272ھ بمطابق 14 جون 1856ء کو بریلی، اتر پردیش (برصغیر پاک و ہند) کے محلے سوداگران میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق پشتون قبیلے (بریچ) سے تھا جو مغل دورِ حکومت میں ہندوستان منتقل ہوئے تھے۔ آپ کا پورا گھرانہ علم، تقویٰ، شرافت اور دین داری کے لیے پورے خطے میں معروف تھا۔ آپ کے دادا مولانا رضا علی خان اپنے وقت کے ممتاز عالمِ دین تھے، اور آپ کے والد گرامی مولانا نقی علی خان جید عالم اور فقیہ مانے جاتے تھے۔ ایسے علمی اور پاکیزہ ماحول میں آنکھ کھولنے کی وجہ سے بچپن ہی سے آپ کی تربیت دین اور شریعت کے سانچے میں ڈھل گئی۔

غیر معمولی ذہانت اور ابتدائی تعلیم

اعلیٰ حضرت بچپن ہی سے خداداد صلاحیتوں، غیر معمولی ذہانت اور قوی حافظے کے مالک تھے۔ آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے محض چار سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کر لیا تھا۔ آپ کے حافظے اور فہم و فراست کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ کی عمر صرف چھ سال تھی، تو آپ نے محفلِ میلاد کے دوران ایک بڑے مجمع کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر انتہائی فصیح و بلیغ، مدلل اور دلنشین بیان فرمایا، جسے سن کر بڑے بڑے علمائے کرام بھی دنگ رہ گئے۔

آپ نے اپنے والدِ گرامی اور اپنے وقت کے جید اساتذہ سے روایتی درسِ نظامی کے تمام مروجہ علوم حاصل کیے۔ آپ نے صرف و نحو، منطق، فلسفہ، فقہ، اصولِ فقہ، تفسیر، حدیث اور علومِ عقلیہ کی کتب کا گہرا مطالعہ کیا۔ کتابوں کے ساتھ آپ کا شغف اس حد تک تھا کہ آپ نے نوجوانی اور بچپن کے ایام میں راتوں کو اٹھ کر مطالعہ کرنے کو اپنا مستقل معمول بنا لیا تھا۔

فتویٰ نویسی کا آغاز اور کم عمری کی فقہی مہارت

آپ کی زندگی کا ایک اور حیرت انگیز باب آپ کی کم عمری میں فتویٰ نویسی کا آغاز ہے۔ آپ نے اپنی باضابطہ دینی تعلیم محض تیرہ سال (13) کی عمر میں مکمل کی۔ اسی سال (1286ھ) آپ کے والد گرامی نے ایک پیچیدہ فقہی مسئلے کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع کیا۔ آپ نے تمام معتبر کتب فقہ کی ورق گردانی کی، مسئلے کے تمام پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور ایک جامع، محققانہ اور مدلل تحریر پیش کی۔ آپ کے والد نے جب اس تحریر کا مطالعہ کیا تو نہ صرف اسے بالکل درست پایا بلکہ انتہائی مسرت کے ساتھ آپ کو باقاعدہ فتویٰ نویسی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح تیرہ سال کی عمر میں آپ نے اپنا پہلا باضابطہ فتویٰ جاری کیا اور تادمِ حیات اس منصب پر فائز رہے۔

جامع علمی خدمات اور کارنامے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات

> "اعلیٰ حضرت بچپن ہی سے خداداد صلاحیتوں، غیر معمولی ذہانت اور قوی حافظے کے مالک تھے۔ آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے محض چار سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کر لیا تھا۔ آپ کے حافظے اور فہم و فراست کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ کی عمر صرف چھ سال تھی، تو آپ نے محفلِ میلاد کے دوران ایک بڑے مجمع کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر انتہائی فصیح و بلیغ، مدلل اور دلنشین بیان فرمایا، جسے سن کر بڑے بڑے علمائے کرام بھی دنگ رہ گئے۔ آپ نے اپنے والدِ گرامی اور اپنے وقت کے جید اساتذہ سے روایتی درسِ نظامی کے تمام مروجہ علوم حاصل کیے۔ آپ نے صرف و نحو، منطق، فلسفہ، فقہ، اصولِ فقہ، تفسیر، حدیث اور علومِ عقلیہ کی کتب کا گہرا مطالعہ کیا۔ کتابوں کے ساتھ آپ کا شغف اس حد تک تھا کہ آپ نے نوجوانی اور بچپن کے ایام میں راتوں کو اٹھ کر مطالعہ کرنے کو اپنا مستقل معمول بنا لیا تھا۔ آپ کی زندگی کا ایک اور حیرت انگیز باب آپ کی کم عمری میں فتویٰ نویسی کا آغاز ہے۔ آپ نے اپنی باضابطہ دینی تعلیم محض تیرہ سال (13) کی عمر میں مکمل کی۔

کا دائرہ اتنا وسیع اور ہمہ جہت ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ نے مختلف علوم و فنون پر ایک ہزار سے زائد چھوٹے بڑے رسائل و کتب تصنیف فرمائے، جن کے موضوعات تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، نحو، فلکیات اور فلسفہ سمیت پچاس سے زائد علوم پر محیط ہیں۔ آپ کی چند اہم ترین خدمات درج ذیل ہیں:

* فقہ و فتویٰ کا شاہکار "فتاویٰ رضویہ": آپ کا سب سے بڑا اور جلیل القدر علمی کارنامہ "فتاویٰ رضویہ" ہے، جو تقریباً 30 ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعہ صرف فقہی مسائل اور جزئیات کا احاطہ نہیں کرتا، بلکہ اس میں تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، نحو، منطق، فلسفہ، تاریخ، فلکیات اور جدید و قدیم علوم پر انتہائی محققانہ، مفصل اور مدلل بحثیں موجود ہیں۔ اسے برصغیر پاک و ہند میں فقہ حنفی کا سب سے مستند، جامع اور آخری مرجع مانا جاتا ہے۔

* ترجمہ قرآن "کنز الایمان": 1911ء میں آپ نے قرآن کریم کا اردو ترجمہ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" کے نام سے پیش کیا۔ اس ترجمے کی سب سے بڑی انفرادیت یہ ہے کہ یہ لفظی ترجمے کے انتہائی قریب ہونے کے باوجود فصاحت و بلاغت اور سلاست کا شاہکار ہے۔ اس میں شانِ انبیاء اور خصوصاً شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر باریک بینی سے لحاظ رکھا گیا ہے کہ قاری کے دل میں احترامِ نبوی اور عظمتِ مصطفیٰ کا نور جاگزیں ہو جاتا ہے۔

* علمِ کلام اور عقائد کا تحفظ ("حسام الحرمین"): برصغیر میں جب انگریزی دورِ حکومت کے دوران مختلف فتنوں، گمراہ کن تحریکوں اور نظریات نے سر اٹھایا، تو اعلیٰ حضرت نے علمِ کلام اور تحریری جہاد کے ذریعے ان کا بھرپور تعاقب کیا۔ آپ نے عقیدہ ختمِ نبوت، عظمتِ رسول اور روایتی سنی عقائد کے دفاع میں درجنوں کتابیں لکھیں۔ آپ کی شہرہ آفاق کتاب "حسام الحرمین" نے فتنوں کے خلاف زبردست علمی تحریک پیدا کی، جس پر حرمین شریفین کے جلیل القدر علمائے کرام (مکہ مکرمہ اور مدینہ المنورہ کے مفتیانِ عظام) نے دستخط کر کے اس کی مکمل تائید و تصدیق کی۔

* علومِ عقلیہ، ریاضی اور فلکیات: اعلیٰ حضرت بیک وقت شریعت کے پاسدار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دور کے ماہرِ ریاضیات اور فلکیات دان بھی تھے۔ آپ نے مسجدوں میں درست سمتِ قبلہ کے تعین، چاند کی رویت کے اصولوں، سورج اور چاند گرہن کے اوقات اور فلکیاتی تقویم کی درستی کے لیے پیچیدہ ریاضیاتی حسابات پر مشتمل کئی رسائل تحریر کیے، جن کے علمی معیار کو اس دور کے ماہرین نے بھی کھلے دل سے تسلیم کیا۔

عشقِ رسول، شاعری اور روح پرور کلام (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت کی پوری زندگی عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور میں ڈوبی ہوئی تھی۔ آپ کی ذات میں شریعت کی سخت پابندی اور طریقت کی روح کا حسین امتزاج پایا جاتا تھا۔ آپ نے سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ شاہ آلِ رسول مارہروی کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔

آپ کی شاعری آپ کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلنے والے عشقِ رسول کا عملی مظہر ہے۔ آپ کا مجموعہ کلام "حدائقِ بخشش" اردو نعت گوئی اور ادبی تاریخ میں ایک لازوال سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کے کلام میں وہ تاثیر اور سچی تڑپ پائی جاتی ہے جو براہِ راست دلوں کو گرما دیتی ہے۔ آپ کا لکھا ہوا شہرہ آفاق سلام آج بھی دنیا بھر کے کونے کونے میں عاشقانِ رسول کی زبان پر عقیدت، محبت اور ادب کے ساتھ جاری رہتا ہے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
عرشِ حق ہے مسندِ رفعت مرے مولا کی، جس پہ ہے عرش کی زینت پہ لاکھوں سلام

اس کے علاوہ آپ کے قلم سے نکلے ہوئے چند اور مشہور اشعار اور قصیدے بھی امت کے دلوں کو منور کر رہے ہیں، جن میں عشقِ مصطفیٰ کا بحرِ بیکراں موجزن ہے:

وہ سرورِ کشورِ رسالت، جو عرش بریں کے مکیں ہوئے
عطائے خدا و شفاعتِ کبریا، کے وہیں سے مالکیں ہوئے

اور ایک اور مقام پر آپ نے بارگاہِ رسالت میں یوں خراجِ عقیدت پیش کیا:

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود، طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
فطرس کو ملی جس سے شفا اس در سے سبھی، بے ساروں کو ملا ہے سہارا تم پہ کروڑوں درود

آپ کے ان کلاموں اور قصیدوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں سیرتِ طیبہ کے تمام گوشے، اخلاقِ حسنہ اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے شانِ رسالت کا انتہائی خوبصورت اور متوازن اظہار کیا گیا ہے۔

وصال اور ورثہ

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ دینِ اسلام کی خدمت، اشاعتِ علم اور امت کی اصلاح کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ بالآخر، یہ آفتابِ علم و معرفت 25 صفر 1340ھ بمطابق اکتوبر 1921ء کو دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گیا۔ آپ کا وصال بریلی شریف میں ہوا۔ آپ کا مزارِ پرنور (درگاہ اعلیٰ حضرت) آج بھی دنیا بھر کے لاکھوں عقیدت مندوں، طلبہ، علماء اور سالکین کے لیے مرکزِ عقیدت اور فیض کا سرچشمہ بنا ہوا ہے۔

امام احمد رضا خان بریلوی کی حیات اور ان کی علمی خدمات اس بات کا روشن ثبوت ہیں کہ جب کوئی بندہ اخلاصِ نیت، سخت محنت، عمیق مطالعہ اور عشقِ رسول کے جذبے کے ساتھ دین کی خدمت کرتا ہے، تو وقت اسے ایک فرد سے نکال کر صدیوں کے لیے ایک لازوال تحریک اور تاریخ ساز ہستی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

صرف کتاب نہیں زندگی کا بھی عنوان

الیفہ قاسمی

بعض ملاقاتیں انسانوں سے نہیں، لفظوں سے ہوتی ہیں؛ مگر ان کی بازگشت برسوں تک روح کی گہرائیوں میں سنائی دیتی رہتی ہے۔ بعض تحریریں صرف پڑھی نہیں جاتیں، بلکہ خاموشی سے انسان کے باطن میں اتر کر اس کے سوئے ہوئے احساسات کو جگا دیتی ہیں۔ بعض عنوان محض کتابوں کے نام نہیں ہوتے، بلکہ زندگی کے اُن سربستہ رازوں کا استعارہ بن جاتے ہیں جن کی گرہیں انسان پوری عمر کھولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اور بعض قلم ایسے ہوتے ہیں جو صرف حقیقت کو بیان نہیں کرتے، بلکہ اس کے چہرے سے آہستہ آہستہ پردہ اٹھاتے ہیں۔ میرے لیے ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا کی بھی ہر تحریر ایسی ہوتی ہے جو قاری کو اپنے ہی وجود سے ایک نئی ملاقات کا موقع عطا کرتی ہے۔ اٹھائیس جولائی کی شام تھی۔ گھڑی کی سوئیاں چار بجنے کا اعلان کر رہی تھیں اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وقت نے اپنی رفتار سمیٹ لی ہو۔ بارش کی بوندیں کھڑکی کے شیشوں پر دستک دیتیں، پھر خاموشی سے اپنے نشان چھوڑتی ہوئی نیچے اتر جاتیں، جیسے اپنے وجود کی کوئی اَن کہی داستان شیشوں کے سپرد کر رہی ہو اور آسمان مدتوں کے بچھڑے ہوئے کسی دوست کی طرح زمین سے لپٹ کر رو رہا ہو۔ بارش ہمیشہ سے میرے لیے محض ایک موسم نہیں بلکہ یہ میرے باطن کی زبان بھی رہی ہے۔ کبھی اس کی بوندیں یادوں کے چراغ روشن کرتی ہیں، کبھی کسی بچھڑے ہوئے لمحے کی آہٹ بن جاتی ہیں، اور کبھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آسمان انسان کے دکھ اپنے دامن میں سمیٹ کر زمین پر نچھاور کر رہا ہو۔ اُس روز کی بارش بھی انہی بارشوں میں سے ایک تھی جو صرف جسم کو نہیں، روح کو بھی بھگو دیتی ہیں۔ حسبِ معمول میں نے لیپ ٹاپ کھولا۔ یوں محسوس ہوا جیسے ذہن کتابوں میں تھا، مگر دل احساسات کی کسی گمشدہ بستی کی تلاش میں بھٹک رہا ہو۔ آخر کار میں نے آہستگی سے لیپ ٹاپ بند کیا اور خاموشی سے اپنے موبائل پر فیس بک وا کیا۔ انگلی اسکرین پر رواں تھی، مگر دل کسی ایسی تحریر کی جستجو میں تھا جو صرف آنکھوں سے نہ پڑھی جائے، بلکہ روح میں اتر کر دیر تک وہاں بسی رہے۔ ایک پوسٹ سے دوسری پوسٹ تک سفر جاری تھا، مگر دل کسی لفظ پر نہ ٹھہرا۔ پھر اچانک میری نگاہ ایک ایسی پوسٹ پر جا ٹھہری جس نے میرے اندر برپا تمام شور کو یکا یک خاموش کر دیا۔ وہ ڈاکٹر نعیمہ جعفری صاحبہ کی پوسٹ تھی۔ ان کے قلم سے میری شناسائی آج کی نہیں تھی۔ ان کی متعدد تحریریں پہلے بھی پڑھ چکی تھی، اور ہر مرتبہ یہی محسوس ہوا کہ ان کی نثر میں ایک خاموش وقار، ایک تہذیبی شائستگی اور ایک ایسی فکری گہرائی ہے جو قاری کو آہستہ آہستہ اپنے حصار میں لے لیتی ہے۔ مجھے ہمیشہ یہ احساس رہا کہ بعض قلم صرف واقعات قلم بند نہیں کرتے، بلکہ انسان کے اندر رونما ہونے والے اُن احساسات کو بھی لفظ عطا کر دیتے ہیں جنہیں خود انسان بھی پوری طرح سمجھ نہیں پاتا۔

اسی پوسٹ میں ان کی ایک تصنیف کا ذکر تھا۔ "آدھی حقیقت، آدھا فسانہ" عنوان پڑھتے ہی میں جیسے ساکت ہو گئی۔ بارش اب بھی اسی شدت سے برس رہی تھی، مگر یوں لگا جیسے اس کی آواز کہیں بہت دور کھو گئی ہو۔ میری نظریں اس عنوان پر جم گئیں۔ میں نے اسے ایک بار پڑھا، پھر دوبارہ، پھر نہ جانے کتنی بار۔ ہر بار اس کے معانی پہلے سے زیادہ گہرے محسوس ہوئے، جیسے ہر قرأت کے ساتھ ایک نیا راز میرے سامنے آشکار ہو رہا ہو۔ یہ صرف چار لفظ نہیں تھے، بلکہ زندگی کا ایک ایسا آئینہ تھے جس میں ہر انسان اپنا ادھورا عکس دیکھ سکتا تھا۔ اچانک مجھے یہ لگا جیسے یہ عنوان خاموشی سے مجھ سے گفتگو کر رہا ہو اور یہ کہہ رہا ہو: "کیا تم نے اس دنیا کو غور سے پڑھا ہے؟ تم جن چہروں کو حقیقت سمجھتی ہو، کیا کبھی ان کے اندر چھپے ہوئے فسانوں کو بھی پڑھا ہے؟" میں نے آہستگی سے نگاہ اٹھائی اور کھڑکی کے اُس پار پھیلی ہوئی دنیا کو دیکھنے لگی۔ بارش کا ہر قطرہ زمین سے لپٹ کر گویا فنا کا فلسفہ دہرا رہا تھا۔ پھول اپنے دامن میں بارش کے موتی سمیٹے مسکرا رہے تھے۔ چھت پر بھیگتے معصوم بچے بے نیازی سے اپنے بچپن کی ساعتوں کو امر کر رہے تھے، اور شاہراہ پر گزرتا ہر انسان اپنے وجود میں ایک اَن کہی داستان، ایک ناخواندہ باب اور ایک خاموش کرب لیے اپنی منزل کی جانب رواں تھا۔ اُس لمحے مجھ پر یہ راز منکشف ہوا کہ کائنات میں شاید کوئی شے بھی ویسی نہیں جیسی بادی النظر میں دکھائی دیتی ہے۔ ہر چہرے کے پسِ منظر میں ایک ناگفتہ داستان، ہر مسکراہٹ کے عقب میں ایک خاموش کرب، اور ہر خاموشی کی تہہ میں ایک بے آواز فریاد پوشیدہ ہوتی ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ جیسے وہ عنوان اب کتاب کا نام نہ رہا ہو، بلکہ میرے وجود کا آئینہ بن چکا ہو۔ اور میں سوچنے لگی کہ شاید انسان کی اصل شناخت وہ نہیں جو لوگ اس کے بارے میں جانتے ہیں، بلکہ وہ ہے جس سے صرف اس کا رب آگاہ ہوتا ہے۔

وہی رب جو مسکراہٹوں کے پیچھے چھپے ہوئے آنسو بھی جانتا ہے، خاموشیوں میں دبے ہوئے نوحے بھی سنتا ہے، اور اُن دعاؤں کو بھی قبولیت عطا کرتا ہے جو کبھی لبوں تک نہیں پہنچ پاتیں۔ اسی لمحے میرے دل نے نہایت دھیمے لہجے میں کہا: "واقعی... ہم سب آدھی حقیقت اور آدھا فسانہ ہی تو ہیں۔" کوئی اپنی مسکراہٹ میں برسوں کی اداسیاں چھپا لیتا ہے، کوئی اپنی خاموشی میں چیخوں کا ایک جہان آباد کیے رکھتا ہے۔ کوئی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر دل میں نفرت کی سلگتی راکھ لیے پھرتا ہے، اور کوئی بظاہر بغض وعناد کا لبادہ اوڑھے ہوئے بھی اندر سے محبت کا ایک بے کراں سمندر ہوتا ہے۔ شاید اس دنیا میں کوئی بھی انسان مکمل طور پر ویسا نہیں ہوتا جیسا وہ دکھائی دیتا ہے۔ ہر شخص اپنے وجود میں ایک ایسا باب چھپائے ہوئے ہے جو کبھی کسی کے سامنے مکمل طور پر نہیں کھل پاتا۔ ہم سب اپنے اندر ایک ایسی کتاب لیے پھرتے ہیں جس کے چند اوراق حقیقت سے لکھے گئے ہیں، اور باقی خوابوں، حسرتوں، خاموش دعاؤں، ادھورے ارمانوں، ٹوٹے ہوئے یقین، اَن کہی کہانیوں اور بچھڑی ہوئی خواہشوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ وقت ان صفحات کو پلٹتا رہتا ہے، مگر شاید پوری کتاب کبھی کسی کے سامنے نہیں کھلتی۔ انسان زندگی بھر دوسروں کو پڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، جبکہ اپنے ہی وجود کی عبارت اُس سے اوجھل رہتی ہے۔ میں دیر تک انہی خیالوں میں گم رہی۔ بارش اب بھی اسی شدت سے برس رہی تھی، مگر اب یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی ہر بوند میرے دل پر گر رہی ہو۔ نہ جانے کیوں آنکھیں نم ہونے لگیں۔ شاید بعض عنوان صرف پڑھے نہیں جاتے، بلکہ انسان کے اندر اتر کر اس سے سوال بھی کرتے ہیں۔ میں نے خاموشی سے زندگی کو مخاطب کیا: "اے زندگی! یہ آدھی حقیقت، آدھا فسانہ کیا ہے؟" کچھ لمحے خاموشی طاری رہی، پھر یوں محسوس ہوا جیسے زندگی میرے سامنے آ کر ٹھہر گئی ہو۔ وہ آہستہ سے بولی: "الیفہ! حقیقت وہ نہیں جسے تم صرف اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہو، حقیقت وہ ہے جو کبھی بدلتی نہیں۔ اور فسانہ صرف کتابوں کے صفحات میں لکھی ہوئی کہانی نہیں، بلکہ یہ دنیا بھی ایک فسانہ ہے؛ ایسی دلکش کہ انسان اسے ابدی اور ازلی حقیقت سمجھ بیٹھتا ہے، حالانکہ اس کا مقدر فنا ہے۔" اس کے الفاظ میرے وجود میں اترتے چلے گئے۔ میں نے بارش میں بھیگتے درختوں کو دیکھا، سڑک پر چلتے لوگوں کو دیکھا، اُن کے چہروں پر سجی مسکراہٹوں کو دیکھا، اور پھر اپنے اندر جھانکنے لگی۔

اچانک احساس ہوا کہ دنیا واقعی بہت حسین ہے، مگر اس کی خوبصورتی ہمیشہ رہنے والی نہیں۔ یہاں محبت بھی بدل جاتی ہے، وعدے بھی ٹوٹ جاتے ہیں، رشتے بھی بچھڑ جاتے ہیں، اور انسان بھی ایک دن مٹی کی آغوش میں اتر جاتا ہے۔ شاید اسی لیے اس کے خالق نے اسے "متاع الغرور" یعنی دھوکے کا سامان قرار دیا ہے۔ اسی لمحے میرے دل میں ایک عجب سی کسک اٹھی اور ذہن میں خیال کی یہ رو روشن ہونے لگی کہ ہم اپنی ساری توانائیاں اسی دنیا کو سنوارنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ دن رات اسی کے لیے محنت کرتے ہیں، اسی کے خواب دیکھتے ہیں، اسی کے لیے روتے اور ہنستے ہیں، مگر آخرت... جو اصل حقیقت ہے... اس کی تیاری کو اکثر کل پر ٹال دیتے ہیں۔ میرے لب بے اختیار ہلنے لگے: "تو کیا ہم واقعی ایک فسانے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں، اور حقیقت کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں؟" جواب میں صرف بارش کی آواز سنائی دی۔۔ اسی لمحے مجھے محسوس ہوا کہ "آدھی حقیقت، آدھا فسانہ" صرف ایک کتاب کا عنوان نہیں، بلکہ ہماری زندگی کا عنوان ہے۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ میری آنکھوں میں نمی تھی اور دل دعا میں ڈوب چکا تھا: "اے میرے رب! مجھے اس حکایتِ ہستی اور فسانہ دنیا میں اس قدر نہ الجھنے دینا کہ میں تیری حقیقت کو بھول جاؤں۔ جب میری زندگی کا یہ باب ختم ہو، تو میرے ہاتھ خالی نہ ہوں، میری آنکھیں ندامت سے اشک بار نہ ہوں، بلکہ تیرے کرم کی روشنی میرے سفرِ آخرت کو آسان بنا دے۔" بارش مسلسل برس رہی تھی، مگر اب مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ صرف زمین ہی نہیں بھیگ رہی بلکہ میرے دل کے اندر برسوں سے جمی ہوئی دھول بھی صاف ہو رہی ہے... اسی لمحے مجھے "آدھی حقیقت، آدھا فسانہ" کا حقیقی مفہوم سمجھ میں آیا اور میرے ذہن کی اسکرین پر بہت سی عبارتیں روشن ہونے لگیں...

رابطہ: 9711670867

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Saturday, 29th August 2026
عوامی نیوز کولکاتا
سنیچر، ۲۹/ اگست ۲۰۲۶ء

مستعفی کوچ معراج الدین واڈو کی عدم موجودگی میں کلکتہ پریمیئر لیگ کے نویں میچ میں محمڈن کو ملی پہلی شکست

کولکاتا،28/اگست: پریمیئر لیگ فٹ بال میں محمڈن اسپورٹنگ کو اپنے گروپ بی کے نویں میچ میں پہلی شکست ہوئی جب کول انڈیا نے محمڈن کے خلاف دو گول کئے۔ پہلا گول پہلے نصف کے انجوری ٹائم میں اظہر الدین ملک نے اسکور کیا جو محمڈن کا سابق کھلاڑی ہے۔ دوسرا گول 88 ویں منٹ پر جسکون پریت سنگھ نے اسکور کئے۔ محمڈن جس نے ان بیٹن رہتے ہوئے 5 جیت اور تین ڈرا کے ساتھ 18 پوائنٹ بنائے تھے اسے نویں میچ میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا، لیکن اس شکست سے محمڈن کے کوچ معراج الدین واڈو کو دوش نہیں دیا جاسکتا کیوں کہ انہیں کلب میں چند نامساعد حالات کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے جمعرات کی رات کو کلب کے سکریٹری اور صدر کو اپنا استعفیٰ نامہ بھیج دیا تھا۔ انہوں نے اپنے استعفیٰ نامہ میں لکھا کہ چند نامساعد حالات کی وجہ سے میں کلب کے کوچ کی حیثیت سے استعفیٰ دے رہا ہوں۔

میں نے اپنی کوچنگ میں 8 میچوں تک کلب کو ناقابلِ تسخیر بنائے رکھا لیکن انسان کی اپنی چند مجبوریاں ہوتی ہیں اور ان مجبوریوں کے پیش نظر میں نے یہی مناسب سمجھا کہ کلب کی کوچنگ سے استعفیٰ دے دوں۔ واضح رہے کہ معراج الدین واڈو کی کوچنگ میں محمڈن کی ٹیم بہت حد تک سنور چکی تھی اور اس کے اندر یہ صلاحیت پیدا ہو چلی تھی کہ وہ بغیر انٹرنیشنل کھلاڑی کے وہ دو بڑی ٹیموں کے خلاف بھرپور جواب دینے کی صلاحیت رکھتی تھی اور یہ سب معراج الدین واڈو کی کوچنگ کا ثمرہ تھا۔

پانچ مرتبہ ورلڈ چمپئن برازیل کا مقابلہ 3/اکتوبر کو انڈیا سے

سالٹ لیک اسٹیڈیم میں انٹرنیشنل فرینڈلی کے طور پر کھیلا جائے گا یہ میچ

کولکاتا، 28/اگست: 3/اکتوبر کو سالٹ لیک میں انڈین فٹ بال کی سنئیر ٹیم پانچ بار کی ورلڈ چمپئن برازیل سے ایک انٹرنیشنل فرینڈلی میچ کھیلے گی اور اس کے لئے آل انڈیا فٹ بال فیڈریشن (اے آئی ایف ایف) نے اسی موقع پر یہ فیصلہ بھی لیا کہ فیفا آسیان کپ جو انڈونیشیا میں ستمبر-اکتوبر میں ہونے جا رہا ہے اس سے اپنی ٹیم واپس لے لے۔ فیڈریشن کے اس احمقابلہ فیصلے پر انڈیا کے سابق کپتان بائچونگ بھوٹیا نے جس کا فیڈریشن کے ساتھ چھتیس کا آنکڑہ ہے اس نے فیڈریشن کو خوب لتاڑا اور بہت برا بھلا کہا اور یہ بھی کہا کہ جوکروں کا ایک گروپ اس وقت آل انڈیا فٹ بال فیڈریشن کو چلا رہا ہے جو انٹرنیشنل فرینڈلی کو تو اہمیت دے رہا ہے لیکن اصل ٹورنامنٹ سے منہ موڑ کر ایکا چھے مقابلے والے ٹورنامنٹ سے خود کو الگ کر رہا ہے گویا دنیا کے سامنے انڈین فٹ بال کی کمزوری کو ظاہر کر رہا ہے کہ انڈیا فیفا آسیان کپ میں کھیلنے کے لائق ٹیم نہیں ہے اسی فیڈریشن اپنی ٹیم کو ہٹا رہی ہے۔ بائچونگ بھوٹیا نے کہا کہ آخر ضرورت تھی کہ برازیل کے ساتھ انٹرنیشنل فرینڈلی کھیلا جائے اور اس فرینڈلی میچ سے انڈین ٹیم کو کیا فائدہ پہنچے گا۔ یہ سبھی کو معلوم ہے کہ انٹرنیشنل فرینڈلی (دوستانہ) میچ ہے اور اس قسم کے روایتی میچوں میں عموماً اہم کھلاڑی ہاتھ پاؤں بچا کر کھیلنا چاہتے ہیں مبادا زخمی نہ ہو جائیں لیکن ایسٹ بنگال کے اسپینی کوچ انٹونیو لوپیز ہباس نے کہا کہ برازیلین ٹیم انڈیا کے ساتھ انٹرنیشنل فرینڈلی کھیلے گی اور اس میچ میں بڑی دلکشی ہوگی۔ میں خود اس میچ کو اسٹیڈیم جا کر دیکھنا پسند کروں گا۔ جہاں تک فیڈریشن کی بات کریں تو میں تعریف کرنا چاہوں گا کہ برازیل کے ساتھ انٹرنیشنل فرینڈلی کھیلنے کا آئیڈیا بہت ہی شاندار ہے جس کی میں تعریف کرتا ہوں۔ اسپورٹس مین اسپرٹ رکھتے ہوئے ہر ایک کو چاہیے کہ اس انٹرنیشنل فرینڈلی میچ کی ستائش کر کے انڈین ٹیم کی ہمت افزائی کرے کہ وہ اس ٹیم کے ساتھ انٹرنیشنل فرینڈلی کھیلنے جا رہی ہے جس نے پانچ مرتبہ ورلڈ کپ جیت کر ایک منفرد تاریخ بنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ برازیل نے پانچ مرتبہ ورلڈ کپ جیتنے کی تاریخ بنائی ہے۔ جہاں تک فیڈریشن کا برازیل کے ساتھ انٹرنیشنل فرینڈلی کھیلنے کی تعریف انٹونیو لوپیز ہباس نے کیا ہے وہ اپنی جگہ پر صحیح ہے لیکن جو اعتراضات بائچونگ بھوٹیا نے پیش کئے ہیں وہ سب الزامات بالکل صحیح ہیں لیکن ہوش کسے ہے؟

ہندوستان کے لیے 'ورلڈ ٹیسٹ چمپئن شپ' کے فائنل کا راستہ مشکل ضرور لیکن ناممکن نہیں، 7 ٹیسٹ میچ ہیں باقی

28/اگست: سری لنکا کی سرزمین پر ٹیسٹ سیریز 0-1 سے جیتنے والی ہندوستانی ٹیم کے لیے 'ورلڈ ٹیسٹ چمپئن شپ' (ڈبلیو ٹی سی) میں فائنل کی راہ مشکل ضرور دکھائی دے رہی ہے، لیکن یہ ناممکن نہیں ہے۔ کولمبو ٹیسٹ میچ میں ہندوستانی ٹیم ایک وقت مقابلے میں جیت سے صرف چند قدم دور تھی، لیکن سونل دنوشا کی ناٹ آؤٹ 133 رنز کی اننگ نے مقابلہ ڈرا کرا دیا۔ ہندوستانی ٹیم اگر یہ میچ جیت جاتی تو 12 ڈبلیو ٹی سی پوائنٹس ملتے، لیکن ڈرا سے صرف 4 پوائنٹس ملے۔ یہی فرق اب فائنل کی دوڑ میں اہم ثابت ہوسکتا ہے۔ اب ہندوستانی ٹیم کے لیے موجودہ ڈبلیو ٹی سی سائیکل میں باقی ساتوں ٹیسٹ میچ پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گئے ہیں۔ ہندوستان نے کولمبو ٹیسٹ میں اپنی پہلی اننگ 503/9 کے اسکور پر ڈکلیئر کی۔ پھر سری لنکا کو پہلی اننگ میں 290 رنز پر سمیٹ کر بڑی برتری حاصل کی تھی۔ فالو آن دینے کے بعد بھی ہندوستانی گیند باز سری لنکا کو آل آؤٹ نہیں کر سکے۔ سونل دنوشا نے مورچہ سنبھالا اور سری لنکا کو شکست سے بچا لیا۔ کولمبو میں جیت ہندوستان کے ڈبلیو ٹی سی کے حساب کتاب کو کافی مضبوط کر دیتی۔ جیت کے بعد ہندوستان کا پوائنٹ فیصد 51.51 سے بڑھ کر 63.33 فیصد ہو جاتا اور ٹیم بنگلہ دیش کو پیچھے چھوڑ کر پوائنٹس ٹیبل میں چوتھے مقام پر پہنچ جاتی۔ لیکن ڈرا کی وجہ سے ہندوستان 51.51 فیصد پوائنٹس کے ساتھ پانچویں مقام پر رہی ہے۔ یعنی سری لنکا میں سیریز جیتنے کے باوجود ٹیم انڈیا ڈبلیو ٹی سی فائنل کی دوڑ میں وہ برتری حاصل نہیں کر سکی، جس کی اسے ضرورت تھی۔

ڈبلیو ٹی سی کے موجودہ سائیکل (2026-27) میں ہندوستان کو ابھی 7 ٹیسٹ کھیلنے ہیں اور یہی مقابلے طے کریں گے کہ ٹیم فائنل تک پہنچ پائے گی یا نہیں۔ ہندوستان کو اسی سال نیوزی لینڈ کے خلاف اس کی سرزمین پر 2 ٹیسٹ میچ کھیلنے ہیں۔ پھر اگلے سال ہندوستانی ٹیم 5 ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں آسٹریلیا کی میزبانی کرے گی۔ ان سات مقابلوں میں ہندوستان کے پاس اپنی صورتحال بدلنے کا کافی موقع ہے، لیکن اب کسی بھی میچ میں پوائنٹس گنوانا مہنگا پڑ سکتا ہے۔ اگر ہندوستان اپنے باقی تمام ساتوں ٹیسٹ میچ جیت لیتا ہے تو اس کا پوائنٹ فیصد 70.37 تک پہنچ جائے گا۔ ایسا ہونے پر وہ فائنل کے لیے آسانی سے کوالیفائی کر جائے گا۔ ہندوستان کے لیے چھ جیت اور ایک شکست کا حساب بھی خراب نہیں ہوگا۔ اس صورتحال میں ٹیم تقریباً 65 فیصد پوائنٹس پر ختم کرے گی، جو گزشتہ ڈبلیو ٹی سی سائیکل کے اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے فائنل کی دوڑ میں مضبوط اسکور ہوسکتا ہے۔

ہندوستان کے سامنے سب سے پہلے نیوزی لینڈ کا چیلنج ہوگا۔ بیرون ملک ہونے والی یہ ٹیسٹ سیریز ڈبلیو ٹی سی ٹیبل میں ٹیم کی سمت طے کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ اگر ہندوستان نیوزی لینڈ میں دونوں ٹیسٹ جیتتا ہے تو آسٹریلیا کے خلاف پانچ میچوں کی سیریز سے پہلے اس کے پاس اچھی صورتحال میں پہنچنے کا موقع ہوگا۔ لیکن اگر وہاں پوائنٹس گنوائے گئے تو ہوم سیریز میں دباؤ اور بڑھ جائے گا۔ نیوزی لینڈ کے بعد ہندوستان کو آسٹریلیا کے خلاف پانچ ٹیسٹ کی گھریلو سیریز کھیلنی ہے۔ آسٹریلیا فی الحال ڈبلیو ٹی سی ٹیبل میں سرفہرست ٹیموں میں ہے، اس لیے یہ سیریز ہندوستان کے لیے دوہری اہمیت رکھتی ہے۔ ہندوستان یہاں نہ صرف اپنے کھاتے میں پوائنٹس جوڑ سکتا ہے، بلکہ براہِ راست اپنے اہم حریف کے پوائنٹ فیصد پر بھی اثر ڈال سکتا ہے۔

اگر ہندوستان نیوزی لینڈ کے خلاف دونوں ٹیسٹ ہار جاتا ہے تو ڈبلیو ٹی سی فائنل کی راہ مشکل ہو جائے گی۔ ایسی صورتحال میں آسٹریلیا کو 0-5 سے ہرانے کے باوجود ہندوستان کا آخری پوائنٹ فیصد تقریباً 59.26 فیصد ہی رہے گا۔ اس کے بعد ہندوستان کو صرف اپنی کارکردگی پر انحصار کرنے کے بجائے دوسری ٹیموں کے نتائج کا بھی انتظار کرنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز ہندوستان کے لیے انتہائی اہم ہے۔ وہاں ایک بھی ٹیسٹ ہارنے سے آسٹریلیا کے خلاف ہونے والی پانچ میچوں کی سیریز کی اہمیت اور بڑھ جائے گی۔ گزشتہ 2 ڈبلیو ٹی سی سائیکلوں میں فائنل میں پہنچنے والی ٹیموں کا پوائنٹ فیصد الگ الگ رہا ہے۔ گزشتہ سائیکل میں جنوبی افریقہ نے 69.44 اور آسٹریلیا نے 67.54 فیصد پوائنٹس کے ساتھ فائنل میں جگہ بنائی تھی۔ 2023 کے ڈبلیو ٹی سی سائیکل میں آسٹریلیا 66.67 فیصد پوائنٹس کے ساتھ فائنل میں پہنچا تھا، جبکہ ہندوستان نے 58.80 فیصد کے ساتھ فائنل کا ٹکٹ حاصل کیا تھا۔ اس لیے ہندوستانی ٹیم کے لیے ابھی صورتحال پوری طرح خراب نہیں ہے۔ ٹیم کے پاس 7 ٹیسٹ باقی ہیں اور فائنل کی دوڑ میں وہ پوری طرح بنی ہوئی ہے۔

کلکتہ ڈربی میں ایسٹ بنگال کی ریکارڈ جیت اور "پی کے" کی کوچنگ کا ریکارڈ

کولکاتا،28/اگست: 135ویں ڈورنڈ کپ فٹ بال ٹورنامنٹ میں ایسٹ نے پورے 22/ برسوں کے بعد دوبارہ اس ٹرافی کو حاصل کرلیا جب اس نے فائنل میں موہن بگان سپر جائینٹ کو 4-1 گول سے شکست فاشد دے دی۔ ویسے موہن بگان نے اس فائنل میں بہت ہی کمزور مزاحمت کی اور بیشتر موقعوں پر ایسا محسوس کیا گیا کہ جس انداز میں انہیں کھیلنا چاہیے تھا وہ انداز دیکھنے کو نہیں ملا۔ دوسری موہن بگان کے گول کیپر جس نے سیمی فائنل میں دو شاندار پنالٹی شاٹ ٹائی بریکر کے دوران بچا کر اپنی ٹیم کو ڈورنڈ کے فائنل میں پہنچانے میں مدد کی تھی، اسی گول کیپر کو فائنل میں ایسٹ بنگال کے خلاف بالکل نروس اور غیر متحرک پایا گیا۔ موہن بگان کے خلاف جو چار گول ہوئے اس میں صرف پپن سنگھ کا گول خوب صورت تھا لیکن ایڈمنڈس نے جو ہیٹ ٹرک بنائی اس میں دو گول بالکل بکواس تھے اور دوسرا کوئی بھی گول کیپر ہوتا تو اسے گول میں تبدیل کرنا مشکل ہوتا کیوں کہ دونوں مرتبہ گیند اس کے ہاتھوں سے ٹکراتے ہوئے جال کے اندر داخل ہوئی۔

ایسٹ بنگال نے ڈورنڈ کے فائنل میں اپنے دیرینہ حریف موہن بگان کو شکست دے کر 1975 کے شیلڈ فائنل کی یاد تازہ کردی تھی جب اس فائنل میں ایسٹ بنگال کو موہن بگان کے مقابلے میں 5 گول نل سے کامیابی ملی تھی جس میں ایسٹ بنگال کے کوچ پی کے بنرجی تھے اور موہن بگان کے کوچ ارون گھوش تھے۔ اس میچ میں شیام تھاپا نے دو گول اسکور کئے تھے جب کہ سرجیت سین گپتا، رنجیت مکھرجی اور سبھانکر سانیال نے ایک ایک گول اسکور کیا تھا۔ واضح رہے کہ یہ میچ 30 رستمبر 1975 کو کھیلا گیا تھا اور اس فائنل میں ایسٹ بنگال کی شاندار کارکردگی کو آج تک کوئی بھی بھلا نہیں سکا ہے کیوں کہ کولکاتا ڈربی کا وہ نتیجہ آج تک ٹوٹ نہیں سکا ہے۔ اس دور میں ایسٹ بنگال کے لجنڈری کوچ پی کے بنرجی کی بدولت ایسٹ بنگال نے لگاتار چھ برسوں تک کلکتہ پریمیئر لیگ فٹ بال پر قبضہ کیا تھا اور 1970 سے 1976 تک مسلسل یہ کامیابی حاصل کی تھی۔ 25/ اکتوبر 2009 میں آئی لیگ ڈربی میں موہن بگان نے ایسٹ بنگال کو 5-3 سے شکست دی تھی لیکن اس نتیجے کے باوجود وہ 1975 کی ذلت کو فراموش نہ کرسکی جو 5-صفر کی شکل میں ملی تھی۔ 13 جولائی 1997ء کے فیڈریشن کپ سیمی فائنل میں ایسٹ بنگال نے موہن بگان کو 4-1 سے شکست دی تھی۔ بائچونگ بھوٹیا نے اس میچ میں ہیٹ ٹرک کی تھی۔ کوچ پی کے بنرجی تھے۔ اس فائنل میں موہن بگان کے کوچ امل دتہ کا ڈائمنڈ سسٹم ناکام ہوگیا تھا۔ 22/ مارچ 2000 میں نیشنل فٹ بال لیگ میں ایسٹ بنگال نے موہن بگان کو 3-1 سے شکست دی تھی اس وقت ڈورنڈ کپ جیت کر ایسٹ بنگال کے اسپینی کوچ انٹونیو کی کارکردگی صفر ہے۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/ چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع ۔ ایڈیٹر: پریم شنکر ، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804